e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14•RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 26 , Issue, 61 Friday , November 27 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۶)شمارہ نمبر(۶۱) لکھنؤ، بروز جمعہ ۲۷-نومبر ۲۰۲۶ء،مطابق ۱۶/جمادی الثانی-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

آئی آر سی ٹی سی: لالو خاندان عرضیاں خارج، الزامات برقرار

دہلی ہائی کورٹ نے جمعرات (26 نومبر) کو راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے صدر لالو پرساد یادو، ان کی اہلیہ رابڑی دیوی اور ان کے بیٹے تیجسوی یادو کی عرضیاں خارج کر دیں۔ ان عرضیوں میں آئی آر سی ٹی سی ہوٹل گھوٹالہ معاملے میں ان کے خلاف مجرمانہ الزامات طے کرنے کے ٹرائل کورٹ کے حکم کو چیلنج کیا گیا تھا۔ جسٹس سورن کانتا شرما کی سنگل بنچ نے عرضیاں خارج کر دیں اور ملزمین کے خلاف الزامات طے کرنے کے ٹرائل کورٹ کے حکم کو برقرار رکھا۔ یہ عرضیاں لالو پرساد یادو، رابڑی دیوی اور تیجسوی یادو نے راؤز ایونیو کورٹ کے خصوصی جج وشال گوگنے کے 13 اکتوبر 2025 کو جاری کردہ حکم کے خلاف دائر کی تھیں۔ اس حکم میں ان کے خلاف بدعنوانی، مجرمانہ سازش اور دھوکہ دہی سے متعلق جرائم کے الزامات طے کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ اس سے قبل دہلی ہائی کورٹ نے فوجداری نظر ثانی کی درخواستوں اور ٹرائل کورٹ کی کارروائی پر روک لگانے کا مطالبہ کرنے والی عرضیوں پر سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی) کو نوٹس جاری کیا تھا۔

سی جے پی کے تین رہنماؤں کے خلاف لک آؤٹ سرکلر جاری

ممبئی (ایجنسی) ممبئی پولیس نے کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کے تین رہنماؤں ابھیجیت دیپکے، سوربھ داس اور آشوتوش رانکا کے خلاف لک آؤٹ سرکلر جاری کیا ہے۔ اس کے تحت تینوں رہنما ملک سے باہر نہیں جاسکیں گے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ان کے خلاف یہ کارروائی ممبئی میں بغیر پیشگی اجازت احتجاج کرنے کے معاملے میں درج مقدمے کی تحقیقات کے سلسلے میں کی گئی ہے۔ سی جے پی کے ان رہنماؤں نے 2 اکتوبر کو گاندھی جینتی کے موقع پر ممبئی میں مبینہ طور پر بغیر اجازت احتجاج کیا تھا۔ اس معاملے میں ممبئی پولیس نے ان کے خلاف مقدمہ درج کیا تھا۔ پولیس کے مطابق، تفتیش کے دوران ان رہنماؤں سے پوچھ گچھ کی ضرورت پڑ سکتی ہے، اس لیے ان کی ملک میں موجودگی ضروری ہے۔ اسی بنیاد پر ان کے خلاف لک آؤٹ سرکلر جاری کیا گیا ہے۔ یہ سرکلر 23 نومبر کو جاری کیا گیا تھا، لیکن اس معاملے کا انکشاف اس وقت ہوا جب سی جے پی کے قومی شریک کنوینر سوربھ داس نے برطانیہ جانے سے روکے جانے کے خلاف دہلی ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔

یوپی اسمبلی انتخابات: سماجوادی پارٹی نے جاری کیا منشور

10 لاکھ نوکریوں اور کسانوں کی قرض معافی سمیت کئی اہم ضمانتیں

دلتوں اور پی ڈی اے کو سرکاری ٹھیکوں میں 50 فیصد ریزرویشن، نوجوانوں کو 5 ہزار ماہانہ الاؤنس اور 5 روپے میں کھانا دینے کا اعلان

اکھلیش یادو نے کہا، ملک سمودھان سے چلے گا، من ودھان سے نہیں، پی ڈی اے اب دوسروں کی نہیں، اپنی حکومت بنائے گا

لکھنؤ: سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے جمعرات کو یومِ آئین کے موقع پر پارٹی کا انتخابی منشور جاری کرتے ہوئے نوجوانوں، کسانوں، خواتین، سرکاری ملازمین اور محروم طبقات کے لیے وعدوں کی طویل فہرست پیش کی۔ ’جن من گھوشنا پتر‘ اور ’ستائیس کا سنکلپ: پی ڈی اے کا پرن پتر‘ کے ذریعے پارٹی نے روزگار، ریزرویشن، سماجی انصاف اور معاشی تحفظ کو اپنے انتخابی ایجنڈے کا مرکز بنایا ہے۔ اکھلیش یادو نے اعلان کیا کہ ریاست میں سماج وادی پارٹی کی حکومت بننے پر پہلی کابینہ میٹنگ میں سرکاری محکموں کے 10 لاکھ خالی عہدوں کو فوری طور پر پُر کرنے کا فیصلہ کیا جائے گا۔ بے روزگار گریجویٹ نوجوانوں کو ملازمت ملنے تک ہر ماہ 5 ہزار روپے الاؤنس دینے کا بھی وعدہ کیا گیا ہے۔ بھرتی کے عمل کو مقررہ وقت میں مکمل کرنے اور امتحانات میں پیپر لیک جیسے واقعات پر سخت کارروائی کی یقین دہانی کرائی گئی ہے۔ ایسی گڑبڑیوں کے لیے متعلقہ وزیروں اور افسران کی جواب دہی بھی طے کی جائے گی۔

تعلیم کے شعبے میں 26 ہزار بند سرکاری پرائمری اسکول دوبارہ کھولنے، بارہویں جماعت پاس طلبہ کو لیپ ٹاپ دینے اور نئی تعلیمی پالیسی نافذ کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ غریب اور پی ڈی اے طبقے کے طلبہ کو اعلیٰ تعلیم کے یکساں مواقع فراہم کرنے کے ساتھ ہنرمندی کی تربیت کے ذریعے روزگار سے جوڑنے کی بات بھی کہی گئی ہے۔ کسانوں کے لیے قرض معافی اور ریاست کی 23 فصلوں کے ساتھ دودھ پر بھی کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) کی قانونی ضمانت دینے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ گنے کے کسانوں کے بقایا جات کی ادائیگی کے لیے 15 ہزار کروڑ روپے کا فنڈ بنایا جائے گا، جس کے ذریعے 24 گھنٹے کے اندر گنے کی قیمت ادا کرنے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ دیہی معیشت کو مضبوط بنانے کے لیے ڈیڑھ لاکھ کروڑ روپے خرچ کرنے کی تجویز بھی پیش کی گئی ہے۔ سماجی انصاف کے تحت 50 کروڑ روپے تک کے سرکاری ٹھیکوں میں دلتوں اور پی ڈی اے طبقے کو 50 فیصد ریزرویشن دینے، ذات پر مبنی مردم شماری شروع کرانے اور اس کی رپورٹ کی بنیاد پر فلاحی منصوبے بنانے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ دلتوں کی ترقی کے لیے وزیر اعلیٰ کی سربراہی میں دلت ترقیاتی کونسل بھی قائم کی جائے گی۔ خواتین اور بزرگوں کے لیے بھی کئی اعلانات کیے گئے ہیں۔ بزرگ خواتین اور بزرگ کاریگروں کو سالانہ 40 ہزار روپے کی مالی امداد دی جائے گی۔ غریبوں اور محروم طبقات کو سستا کھانا فراہم کرنے کے لیے سماج وادی کینٹین قائم کی جائیں گی، جہاں محض 5 روپے میں کھانا دستیاب ہوگا۔ غریب اور پی ڈی اے خاندانوں کو معیاری علاج، دوائیں، کھانا اور رہائش مفت فراہم کرنے کی تجویز بھی شامل ہے۔ سرکاری ملازمین کو راغب کرنے کے لیے اکھلیش یادو نے پرانی پنشن اسکیم بحال کرنے کا وعدہ کیا۔ اس کے علاوہ خواتین اور اقلیتوں کے خلاف سنگین جرائم پر زیرو ٹالرنس کی پالیسی اپنانے کا اعلان کیا گیا۔ نظم ونسق کے معاملے پر بی جے پی حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے اکھلیش نے کہا کہ سماج وادی پارٹی کی حکومت بننے پر غنڈہ گردی، مافیا راج، زمینوں پر غیر قانونی قبضے اور دھمکیوں کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ زمینوں پر ناجائز قبضوں سے نمٹنے کے لیے الگ خصوصی ٹاسک فورس بنانے کا بھی اعلان کیا گیا، جس کی ترجیح غریبوں، دلتوں اور اقلیتوں کی زمینوں کو بااثر افراد کے قبضے سے بچانا ہوگی۔ اکھلیش یادو نے منشور کو محض انتخابی وعدوں کی دستاویز کے بجائے ریاست کی ترقی اور سماجی تبدیلی کا روڈ میپ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی نے اپنے گزشتہ منشوروں میں کیے گئے وعدے پورے کیے ہیں اور حکومت بننے پر نئی ضروریات کے مطابق مزید فیصلے بھی کیے جائیں گے۔

پرن پتر کے اہم نکات

کسان-مزدور اور غریب طبقہ: کسانوں کو باوقار منافع بخش قیمت اور وقت پر ادائیگی، مزدوروں کو مناسب اجرت اور معیارِ زندگی بہتر بنانے کا وعدہ۔ غریب، استحصال زدہ، محروم، متاثرہ اور توہین آمیز سلوک کا شکار لوگوں کے وقار اور خود اعتمادی کو بحال کرنے پر زور۔

صحت اور خواتین: ضرورت مند، بیمار، بزرگ، زچہ-بچہ کے لیے معیاری مفت طبی سہولت اور موثر ایمبولینس سروس۔ خواتین کو بااختیار، خود کفیل بنانے، احترام، تحفظ، مفت تعلیم اور مساوی مواقع۔

نوجوان اور تعلیم: نوجوانوں کے لیے سرکاری و نجی شعبے میں منصفانہ روزگار، بھرتی کے عمل میں شفافیت، ویٹنگ لسٹ، اسکالرشپ، ہنرمندی کی تربیت۔ بیرونِ ملک تعلیم، کھیل، فن اور اسٹارٹ اپ کے مواقع۔ بند پرائمری اسکولوں کو دوبارہ شروع کرنا، شکشامتروں، انسٹرکٹرز اور تمام اساتذہ کو باوقار تنخواہ و مستقل نوکری۔

ملازمین: آشا، آنگن باڑی، نرسنگ اسٹاف، کنٹریکٹ، آؤٹ سورسنگ، فورتھ کلاس سمیت تمام ملازمین کے لیے باوقار تنخواہ، سماجی تحفظ، ایڈجسٹمنٹ اور پرانی پنشن نافذ کرنے کا عزم۔

امن وقانون: امن وقانون کے نظام کو اے آئی، باڈی کیمرا، سی سی ٹی وی نیٹ ورک، فرانزک لیب اور ڈیٹا پر مبنی پولیسنگ سے ہائی ٹیک بنانے کا وعدہ۔ پولیس کو سیاسی دباؤ، ذات پات کے امتیاز اور حراست میں تشدد سے آزاد کرنا۔ خواتین کے تحفظ کے لیے ڈائل 112 کو مضبوط، جوابدہ بنانا اور فاسٹ ٹریک کورٹ سے فوری انصاف۔

بنیادی ترقی: سڑک، ریل، فضائی رابطے، ہائی وے، میٹرو، روپ وے کی توسیع۔ ہر گاؤں-بستی تک سستی بجلی، پانی، انٹرنیٹ، وائی فائی، سی سی ٹی وی اور اسٹریٹ لائٹ سے آراستہ نئے گاؤں بسانے کا منصوبہ۔

سمان یوجنا: فنکاروں، کھلاڑیوں، دستکاروں، وکلا، صحافیوں سمیت تمام شعبوں کی صلاحیتوں کے لیے اسکیمیں اور یش بھارتی ایوارڈ کو زیادہ رقم کے ساتھ دوبارہ شروع کرنے کا اعلان۔ اکھلیش نے کہا کہ منشور کے وعدوں کو حکومت بننے پر زمینی سطح پر اتارا جائے گا اور ضرورت پڑنے پر وقت کے مطابق نئے فیصلے بھی لیے جائیں گے۔

’اپوزیشن مسلمانوں کو ریزرویشن دینا چاہتی ہے‘

ناری شکتی وندن بل روکنا خواتین کی توہین ہے، یومِ آئین پر بلاگ کے ذریعے کانگریس کو بنایا نشانہ

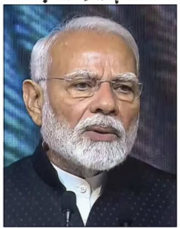

نئی دہلی: (ایجنسی) وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعرات کو یومِ آئین کے موقع پر ایک بلاگ تحریر کر کے کانگریس پر سخت تنقید کی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اپوزیشن کی سب سے بڑی جماعت او بی سی ریزرویشن میں کٹوتی کر کے مسلمانوں کو ریزرویشن دینا چاہتی ہے۔ مودی کے مطابق آئین سازوں، بالخصوص ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر، اس کے سخت مخالف تھے۔ مودی نے ناری شکتی وندن بل کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اپوزیشن کی ایک بڑی جماعت نے خواتین کو ریزرویشن دینے کے لیے پیش کیے گئے بل کو منظور نہیں ہونے دیا۔ اس سے ایک بار پھر ثابت ہوتا ہے کہ اس جماعت کے دل میں آئینی اقدار کا کتنا کم احترام ہے۔ وزیر اعظم نے اپنے بلاگ میں لکھا کہ اس سال کے آغاز میں جو کچھ ہوا، اس نے ہم سب کو شرمسار کیا۔ آئین کی تاریخ ان خواتین کو یاد کیے بغیر مکمل نہیں ہوسکتی، جنہوں نے اس کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں ملک کی خواتین کو یقین دلاتا ہوں کہ انہیں انصاف دلانے کے ہمارے عزم کو دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔

مودی نے نکسلواد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کئی دہائیوں تک ملک کے متعدد علاقوں، بالخصوص قبائلی خطوں میں نکسل پسندوں نے بندوق کے زور پر غریب ترین افراد کو ان حقوق سے محروم رکھا، جو آئین نے انہیں فراہم کیے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اس سال نکسلواد کے خاتمے سے انہیں خصوصی اطمینان حاصل ہوا ہے۔ وزیر اعظم نے 1951 میں کی گئی پہلی آئینی ترمیم اور ایمرجنسی کے دوران نافذ کی گئی 42 ویں آئینی ترمیم کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ پہلی ترمیم سے شہریوں کی بنیادی آزادی متاثر ہوئی تھی۔ اس وقت عبوری پارلیمنٹ نے اپنی اکثریت کا استعمال کرتے ہوئے یہ ترمیم منظور کی تھی۔ مودی نے کہا کہ ایمرجنسی کے دوران کی گئی 42 ویں آئینی ترمیم نے عدالتی جائزے کے اختیار کو محدود کیا اور ملک کے اداروں کے درمیان اختیارات کے توازن کو تبدیل کر دیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اس وقت کی حکومتوں نے منتخب ریاستی حکومتوں کو برطرف کرنے کے لیے دفعہ 356 کا بار بار استعمال کیا۔ ان کے مطابق ایک سیاسی جماعت کے نام اس دفعہ کے تقریباً 100 مرتبہ استعمال کرنے کا ریکارڈ درج ہے۔

سپریم کورٹ نے جاری کیا حکم، پیکٹ بند غذائی اشیاء پر چسپاں کیا جائے گا انتباہی لیبل

نئی دہلی۔ (ایجنسی) پیکٹ بند غذائی اشیاء میں نمک، چینی اور سیچوریٹڈ فیٹ کی زیادہ مقدار سے متعلق اب صارفین کو پیکٹ پر ہی انتباہ دیا جائے گا۔ سپریم کورٹ نے فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز اتھارٹی آف انڈیا (ایف ایس ایس اے آئی) سے انتباہی لیبل کے قواعد تیار کرنے کو کہا ہے۔ عدالت نے واضح کیا ہے کہ غذائی اشیا میں موجود کل شکر اور سیچوریٹڈ فیٹ کو انتباہ کی بنیاد بنایا جائے، نہ کہ صرف الگ سے شامل کی گئی چینی اور چکنائی کو۔ جسٹس جے بی پارڈی والا اور جسٹس کے ونود چندرن پر مشتمل بنچ نے کہا کہ نمک، کل شکر اور سیچوریٹڈ فیٹ کی زیادہ سے زیادہ حد نئے سرے سے مقرر کی جائے۔ انتباہ کے لیے مقرر کردہ حد نہ تو اتنی کم ہو کہ ہر غذائی شے کے پیکٹ پر انتباہ چھاپنا پڑے اور نہ ہی اتنی زیادہ ہو کہ صحت کے لیے نقصان دہ مقدار بھی اس کے دائرے سے باہر رہ جائے۔

عدالت نے ہدایت دی ہے کہ پیکٹ کے مرکزی حصے پر 3 الگ الگ ہیکساگون بنائے جائیں۔ ان پر بالترتیب ہائی فیٹ، ہائی شوگر اور ہائی سالٹ لکھا ہو۔ ہر ہیکساگون پیکٹ کے مرکزی ڈسپلے حصے کا کم از کم 4 سے 5 فیصد حصہ گھیرے۔ اس کے اندر لکھے الفاظ کا فونٹ اتنا بڑا اور واضح ہونا چاہیے کہ صارفین آسانی سے پڑھ سکیں۔ بنچ نے بچوں اور عام لوگوں کو پیکٹ بند غذائی اشیا میں موجود غذائی اجزا اور ان کی صحت پر پڑنے والے اثرات کے بارے میں بیدار کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ سپریم کورٹ نے ایف ایس ایس اے آئی کو ان ہدایات کی بنیاد پر مسودہ قواعد وضوابط تیار کرنے اور متعلقہ فریقین سے تجاویز اور اعتراضات طلب کرنے کو کہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی قواعد کو جلد از جلد حتمی شکل دے کر نوٹیفائی کرنے کی بھی ہدایت دی ہے۔ اس معاملے میں 10 ہفتے بعد اگلی سماعت ہوگی۔ اس دن عدالت دریافت کرے گی کہ مسودہ قواعد تیار کیا گیا یا نہیں۔ یہ معاملہ پیکٹ کے اگلے حصے پر انتباہی لیبل (ایف او پی ایل) نافذ کرنے سے متعلق ہے۔

30 نومبر کو لوک سبھا اور 2 دسمبر کو راجیہ سبھا کا اجلاس

حد بندی کے نئے فارمولے پر غور، ہنگامے کے آثار، حکومت کے پاس لوک سبھا میں 41 اور راجیہ سبھا میں 11 اراکین کم

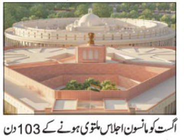

نئی دہلی: (ایجنسی) مرکزی حکومت نے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کی کارروائی دوبارہ شروع کرنے کی تیاری کر لی ہے۔ پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اطلاع دی کہ حکومت نے لوک سبھا اسپیکر اور راجیہ سبھا کے چیئرمین سے دونوں ایوانوں کی کارروائی دوبارہ شروع کرانے کی درخواست کی ہے۔ اس کے تحت لوک سبھا کا اجلاس 30 نومبر اور راجیہ سبھا کا اجلاس 2 دسمبر سے بلانے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ ضروری سرکاری کام کاج نمٹانے کے لیے یہ قدم اٹھایا جارہا ہے۔

حکومت نے لوک سبھا کی کارروائی 30 نومبر 2026، پیر سے اور راجیہ سبھا کی کارروائی 2 دسمبر 2026، بدھ سے دوبارہ شروع کرنے کی درخواست کی ہے۔ دونوں ایوانوں کا کام کاج 3 دسمبر کو ختم ہونے کا امکان ہے۔ تاہم کرن رجیجو نے واضح کیا ہے کہ کارروائی ختم کرنے کا فیصلہ ایوانوں کے سامنے موجود کام کاج اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جائے گا۔ اس لیے 3 دسمبر کو حتمی تاریخ نہیں سمجھا جاسکتا۔ 13 اگست کو مانسون اجلاس ملتوی ہونے کے 103 دن بعد بھی پارلیمنٹ کا اجلاس باضابطہ طور پر غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی نہیں کیا گیا ہے۔ اس معاملے پر اپوزیشن سرمائی اجلاس میں تاخیر کو لے کر حکومت سے سوال کر رہی ہے۔ امکان ظاہر کیا جارہا ہے کہ حکومت ان تاریخوں کے دوران حد بندی سے متعلق خواتین کے ریزرویشن کا آئینی ترمیمی بل پیش کر سکتی ہے۔ آئینی ترمیمی بل منظور کرانے کے لیے 543 رکنی لوک سبھا میں دو تہائی اکثریت، یعنی 361 ووٹ درکار ہیں۔ فی الحال این ڈی اے کے پاس 320 ارکان پارلیمنٹ ہیں۔

حکومت کو گھیرنے کی تیاری میں کانگریس

نئی دہلی: مرکزی حکومت کی جانب سے 30 نومبر سے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کی کارروائی دوبارہ شروع کرنے کے اعلان کے فوراً بعد اہم اپوزیشن جماعت کانگریس نے بھی اپنی سیاسی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔ آئندہ اجلاس میں حکومت کو گھیرنے کی حکمت عملی تیار کرنے کے لیے کانگریس نے جمعہ، 27 نومبر کی شام ایک اہم میٹنگ طلب کی ہے۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ مودی حکومت نے انتہائی داغدار دو تہائی اکثریت کے ذریعے آئینی ترمیمی بل منظور کرانے کی امید میں پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس بلایا ہے۔ پارٹی کے سینئر رہنما جے رام رمیش نے اسے آئین کی بڑی توہین اور اس پر حملہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اب لڑائی شروع ہوچکی ہے۔ مرکزی وزیر برائے پارلیمانی امور کرن رجیجو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ کے ذریعے حکومت کے اس فیصلے کی باضابطہ اطلاع دی۔ انہوں نے بتایا کہ ضروری قانون سازی اور سرکاری کام کاج نمٹانے کے لیے حکومت نے لوک سبھا اسپیکر اور راجیہ سبھا کے چیئرمین سے دونوں ایوانوں کی کارروائی دوبارہ شروع کرنے کی درخواست کی ہے۔ پارلیمنٹ کا اجلاس بلانے کے اعلان کے بعد کانگریس نے بھی اپوزیشن کی حکمت عملی طے کرنے کی تیاری شروع کر دی ہے۔

بی جے پی-آر ایس ایس آئین سے نفرت کرتی ہیں: کانگریس صدر

ووٹ کے حق کو چھیننے کی کوشش برداشت نہیں کریں گے، ملکارجن کھڑگے نے لکھنؤ میں یوم آئین کے پروگرام سے کیا خطاب

لکھنؤ: کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے بی جے پی اور آر ایس ایس پر آئین کو کمزور کرنے، جمہوری اداروں کو متاثر کرنے اور ووٹ کے حق سے محروم کرنے کی کوششوں کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا ہے کہ کانگریس آئین اور جمہوریت کے تحفظ کے لیے اپنی لڑائی جاری رکھے گی۔ انہوں نے کہا کہ اگر ووٹ کاٹنے کی کوشش کی گئی تو ملک کا ہر نوجوان اس کے خلاف آواز اٹھائے گا۔ ملکارجن کھڑگے بدھ کو یومِ آئین کے موقع پر لکھنؤ میں اتر پردیش کانگریس کے دفتر نہرو بھون میں منعقدہ پروگرام سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ 26 نومبر 1949 کو آئین ساز اسمبلی نے ہندوستان کے آئین کو منظور کیا تھا، جس نے ملک کے ہر شہری کو حقوق اور طاقت دی۔ لیکن آج ملک میں دو نظریات کے درمیان لڑائی جاری ہے۔ ایک طرف آئین کے ساتھ کھڑے لوگ ہیں اور دوسری طرف آئین کو کمزور کرنے والے ہیں۔ کھڑگے نے الزام لگایا کہ آر ایس ایس ابتدا سے ہی آئین کے خلاف رہی ہے اور گزشتہ 12 برسوں میں آئینی اداروں کو کمزور کرنے کی کوششیں ہوئی ہیں۔ انہوں نے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے باباصاحب بھیم راؤ امبیڈکر سے متعلق سابقہ بیان پر بھی تنقید کی۔ کھڑگے نے کہا کہ امبیڈکر کا نام لینا کوئی فیشن نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک آئین کے ساتھ دھوکہ ہوتا رہے گا، کانگریس امبیڈکر کا نام لیتی رہے گی۔

ووٹ کے حق اور انتخابی عمل پر بات کرتے ہوئے کانگریس صدر نے ایس آئی آر کے ذریعے ووٹروں کے نام حذف کیے جانے پر تشویش ظاہر کی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ایس آئی آر اور ای وی ایم کے ذریعے انتخابی عمل کو متاثر کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ جب تک انتخابی عمل میں شفافیت یقینی نہیں بنائی جاتی، آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کا تصور مشکل ہے۔ کھڑگے نے 2024 کے لوک سبھا انتخابات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اتر پردیش کے عوام نے بی جے پی کے 400 پار کے نعرے کو ناکام بنایا اور اس کے سیاسی رتھ کو روک دیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ 2027 کے اتر پردیش اسمبلی انتخابات میں بھی عوام بی جے پی کو اقتدار سے باہر کرنے میں اہم کردار ادا کریں گے۔ معاشی مسائل پر حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ملک میں بے روزگاری اور مہنگائی بڑھ رہی ہے، جب کہ مزدوروں کو مناسب اجرت نہیں مل رہی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت کارپوریٹ گھرانوں کو سہولتیں دے رہی ہے، لیکن غریبوں، کسانوں اور محنت کشوں کے مسائل حل کرنے میں ناکام ہے۔ کھڑگے نے کانگریس کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ آپسی اختلافات اور غرور سے بچتے ہوئے متحد ہوکر کام کریں۔

شرد پوار کی پھر بگڑی طبیعت، بریچ کینڈی اسپتال میں داخل

ممبئی (ایجنسی) این سی پی (ایس پی) کے سربراہ شرد پوار کی طبیعت ایک بار پھر خراب ہوگئی ہے۔ ان کی بیٹی اور پارٹی کی قومی ورکنگ صدر سپریا سولے نے بتایا کہ ان کے والد کو ممبئی کے بریچ کینڈی اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ 85 سالہ شرد پوار کی طبیعت خراب ہونے کی اطلاع ملتے ہی سپریا میٹنگ چھوڑ کر اسپتال روانہ ہوگئیں۔ سپریا سولے نے اپنے ’واٹس ایپ‘ اسٹیٹس پر لکھا کہ ”بابا کو بریچ کینڈی اسپتال میں داخل کرا رہی ہوں۔ ایسا لگتا ہے کہ انہیں پانی کی کمی ہوگئی ہے۔ انہیں اب تھوڑا آرام کرنے اور کم سفر کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن بابا سنتے ہی نہیں ہیں۔ وہ اپنے کام سے بہت محبت کرتے ہیں۔“ آخر میں سپریا نے اپنے خیر خواہوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے لکھا کہ ”آپ سب کی فکرمندی اور نیک خواہشات کا شکریہ۔“ واضح رہے کہ سپریا سولے نے آج این سی پی (ایس پی) کے لیڈران کی اہم میٹنگ بلائی تھی۔ اس دوران پارٹی میں جاری تنازعہ پر خاص طور پر تبادلۂ خیال ہونے والا تھا۔ شرد پوار بھی اس میٹنگ میں شرکت کرنے والے تھے، لیکن ان کی طبیعت بگڑ گئی اور سپریا کو بھی میٹنگ درمیان میں ہی چھوڑنی پڑی۔

ملک میں مہنگائی کا اثر رسوئی تک جا پہنچا

اشیائے خورد ونوش کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ!

نئی دہلی۔ (ایجنسی) ملک میں مہنگائی کا اثر اب عام آدمی کی رسوئی پر صاف نظر آنے لگا ہے۔ گزشتہ ایک سال میں کئی ضروری غذائی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ پیاز کی قیمت تقریباً دوگنی ہوگئی ہے اور چینی 31 فیصد مہنگی ہوئی ہے۔ سرسوں، سویا اور سورج مکھی کے تیل کی قیمتوں میں بھی تقریباً 15 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ مرکزی حکومت کے 24 نومبر 2025 اور 24 نومبر 2026 کے اعداد وشمار کے مطابق پیاز کی اوسط خوردہ قیمت 26.95 روپے سے بڑھ کر 53.38 روپے فی کلوگرام ہوگئی ہے۔ یعنی ایک سال کے اندر اس کی قیمت میں 98.07 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ دوسری جانب، آلو اور ٹماٹر کی قیمتوں میں کمی آئی ہے۔ سرکاری اعداد وشمار کے مطابق ایک سال کے اندر پیاز کی قیمتوں میں سب سے زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ 24 نومبر 2025 کو پیاز کی اوسط خوردہ قیمت 26.95 روپے فی کلوگرام تھی۔ 24 نومبر 2026 کو یہ بڑھ کر 53.38 روپے ہوگئی۔ چینی کی قیمت بھی 46.60 روپے سے بڑھ کر 61.06 روپے فی کلوگرام پہنچ گئی۔ اس طرح اس کی قیمت میں 31.03 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ چاول کی قیمت 43.34 روپے سے بڑھ کر 48.25 روپے فی کلوگرام ہوگئی۔ اس میں 11.33 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ گیہوں اور آٹے کی قیمتوں میں بھی معمولی اضافہ درج کیا گیا ہے۔ خوردنی تیلوں کی قیمتوں میں بھی گزشتہ ایک سال کے دوران اضافہ ہوا ہے۔ مرکزی حکومت کے محکمہ خوراک وعوامی تقسیم کے اعداد وشمار کے مطابق سرسوں کے تیل کی اوسط خوردہ قیمت 186.54 روپے سے بڑھ کر 215.30 روپے فی کلوگرام ہوگئی ہے۔

لکھنؤ میں اویسی-چندر شیکھر ریلی

اویسی نے ایس پی پر خاندان پرستی اور ذات پرستی کا الزام لگایا، ہماری خواہش محلوں میں رہنے کی نہیں: چندر شیکھر

لکھنؤ: آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے صدر اسدالدین اویسی نے اتر پردیش کی سیاست میں سماجی انصاف اور مسلم-دلت اتحاد کا معاملہ اٹھاتے ہوئے چندر شیکھر آزاد کو وزیر اعلیٰ بنانے کی وکالت کی۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں نہ تو ٹھاکر راج ہونا چاہیے اور نہ ہی یادو راج، بلکہ ایسا نظام ہونا چاہیے جس میں تمام طبقات کو برابری اور عزت ملے۔ اپنے خطاب میں اویسی نے کہا کہ مسلم اور دلت سماج کے مسائل کافی حد تک ایک جیسے ہیں۔ دونوں طبقات کو متحد ہوکر اپنے حقوق کی لڑائی لڑنی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ سوراج کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کبھی ٹھاکر راج ہو اور کبھی یادو راج۔ اسی طرح سوراج کا مطلب ہندو راشٹر بھی نہیں ہے۔ اویسی نے سماج وادی پارٹی اور اس کے صدر اکھلیش یادو کو نشانہ بناتے ہوئے ذات پات اور خاندان پرستی کا الزام لگایا۔ انہوں نے اکھلیش یادو کو چیلنج کرتے ہوئے سوال کیا کہ کیا وہ کرہل اسمبلی نشست سے کسی مسلم امیدوار کو ٹکٹ دیں گے؟

انہوں نے کہا کہ سماج وادی پارٹی کے رہنما سوشلزم اور ڈاکٹر رام منوہر لوہیا کے خیالات کی بات کرتے ہیں، لیکن پارٹی میں خاندان کو ہی ترجیح دی جاتی ہے۔ اویسی نے اپنے خطاب میں کہا، اب عبدل دری نہیں بچھائے گا۔“ ان کے اس بیان کو مسلم سماج کی جانب سے سیاسی شراکت داری اور قیادت میں حصہ داری کے مطالبے کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔ بی جے پی حکومت اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ پر بھی نشانہ لگاتے ہوئے اویسی نے الزام لگایا کہ یہ آئین کی بنیادی روح کے مخالف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش میں غنڈہ راج کا خاتمہ ہونا چاہیے اور لوگوں کو انصاف آئین کے مطابق ملنا چاہیے۔ اویسی نے کہا کہ انصاف کا راستہ نہ تو انکاؤنٹر ہے اور نہ ہی بلڈوزر، بلکہ باباصاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کا بنایا ہوا آئین ہے۔ انہوں نے آئین کو سماجی برابری، انصاف اور حقوق کی لڑائی کی بنیاد قرار دیتے ہوئے مسلم اور دلت سماج سے متحد ہونے کی اپیل کی۔

راہل نے آئین کے تحفظ کے عزم کا اعادہ کیا، اسے قوم کی روح قرار دیا

نئی دہلی (یو این آئی) کانگریس لیڈر اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے جمعرات کو آئین کے تحفظ کے اپنے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے اسے قوم کی روح قرار دیا اور کہا کہ یہ ہر ہندوستانی کے وقار، حقوق اور جمہوری آزادیوں کا تحفظ کرنے والی سب سے مضبوط ڈھال ہے۔ یوم آئین کے موقع پر سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری ایک پیغام میں راہل گاندھی نے کہا کہ آئین محض ایک قانونی دستاویز نہیں ہے بلکہ یہ ملک کے جمہوری اصولوں کی عکاسی کرتا ہے اور ہر شہری کی آواز اور وقار کا تحفظ کرتا ہے۔ انہوں نے کہا، ہندوستان کا آئین محض ایک کتاب نہیں بلکہ یہ قوم کی روح ہے۔ یہ ہر شہری کے وقار کا تحفظ کرنے والی ڈھال اور ہر آواز کی طاقت ہے۔ یہ انصاف، آزادی، مساوات اور اخوت کا محافظ ہے۔ آئینی نظام کے تحفظ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کانگریس لیڈر نے آئین کو ہندوستانی جمہوریت کی بنیاد اور ناانصافی کے خلاف ایک طاقتور وسیلہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس کا تحفظ اجتماعی ذمہ داری ہے اور ہر ہندوستانی کے حقوق کے لیے جدوجہد جاری رکھنے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔

راہل گاندھی نے کہا، یوم آئین کے موقع پر میں اپنے اس عہد کا اعادہ کرتا ہوں کہ ہم ہر حال میں آئین کا دفاع کریں گے اور ہر ہندوستانی کے حقوق کے لیے جدوجہد جاری رکھیں گے۔ انہوں نے اپنے پیغام کا اختتام جے سمودھان، جے ہند کے نعروں کے ساتھ کیا۔ ان کا یہ پیغام ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب کانگریس اپنی سیاسی سرگرمیوں اور بیانات میں آئینی اقدار، جمہوری اداروں اور شہریوں کے بنیادی حقوق کے تحفظ پر مسلسل زور دے رہی ہے۔ یوم آئین، جسے سمودھان دیوس بھی کہا جاتا ہے، ہر سال 26 نومبر کو منایا جاتا ہے۔ اس دن 26 نومبر 1949 کو دستور ساز اسمبلی کی جانب سے ہندوستانی آئین کو منظور کیے جانے کی یاد تازہ کی جاتی ہے۔ آئین 26 جنوری 1950 کو نافذ العمل ہوا تھا، جس کے ساتھ ہی ہندوستان ایک جمہوریہ بنا۔ اس موقع پر آئین کے دیباچے میں درج انصاف، آزادی، مساوات اور اخوت کے اصولوں کے تئیں ملک کے عزم کا اعادہ کیا جاتا ہے۔

یمن میں 3 لاکھ 64 ہزار سے زائد افراد بے گھر

اقوام متحدہ کا انسانی امداد کی فوری فراہمی پر زور

عدن، 26 نومبر (یواین آئی): اقوامِ متحدہ کے انڈر سیکریٹری جنرل برائے انسانی امور اور ہنگامی امداد کے رابطہ کار ٹام فلیچر یمن کے عارضی دارالحکومت عدن پہنچ گئے ہیں۔ ان کا یہ دورہ ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب ملک میں لڑائی شدت اختیار کر رہی ہے، نقل مکانی کا دائرہ وسیع ہو رہا ہے اور انسانی ضروریات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ عدن سے جاری ایک پریس بیان میں فلیچر نے کہا کہ ان کے دورے کے چار بنیادی پیغامات ہیں۔ ان میں جنگ سے متاثرہ شہریوں کی حمایت، انسانی امداد کے کارکنوں سے یکجہتی، حوثی ملیشیا کی حراست میں موجود اقوامِ متحدہ کے ملازمین اور امدادی کارکنوں کی فوری اور غیر مشروط رہائی کا مطالبہ، اور ضرورت مند افراد تک، خصوصاً تعز گورنری میں، انسانی امداد کی محفوظ اور پائیدار رسائی یقینی بنانے کے لیے دباؤ ڈالنا شامل ہے۔ اقوامِ متحدہ کے عہدیدار نے زور دیا کہ جھڑپوں کے جاری رہنے کی سب سے بھاری قیمت عام شہری ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اسپتالوں اور طبی عملے پر حملے اور اہم سپلائی راستوں پر عائد پابندیاں خاندانوں کی خوراک، ادویات اور بنیادی ضروریات تک رسائی میں رکاوٹ بن رہی ہیں۔ فلیچر نے کہا کہ گزشتہ اگست سے اب تک 3 لاکھ 64 ہزار سے زیادہ افراد اپنے گھروں سے بے گھر ہو چکے ہیں، جن میں دسیوں ہزار افراد گزشتہ ہفتے کے دوران نقل مکانی پر مجبور ہوئے۔ اس کے ساتھ ہی یمن کی نصف آبادی کو انسانی امداد کی ضرورت ہے، جو بحران کی وسعت اور امدادی کارروائیوں پر بڑھتے ہوئے دباؤ کی عکاسی کرتی ہے۔ عالمی برادری کے نام اپنے پیغام میں فلیچر نے فنڈنگ اور انسانی ضروریات پوری کرنے کی صلاحیت میں کمی سے خبردار کیا۔ انہوں نے کہا کہ رواں سال 8 کروڑ 70 لاکھ افراد تک زندگی بچانے والی امداد پہنچانے کی اقوامِ متحدہ کی کوششوں میں یمن میں سب سے بڑی کمی دیکھی جا رہی ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا ہم یمنی عوام کو عالمی توجہ کے دائرے سے غائب نہیں ہونے دیں گے۔ فلیچر کا یہ دورہ ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب امدادی تنظیموں کو بڑھتے ہوئے چیلنجوں کا سامنا ہے، جن میں سلامتی سے متعلق پابندیاں اور متاثرہ علاقوں تک رسائی میں دشواریاں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ حوثیوں کے زیرِ کنٹرول علاقوں میں امدادی کارکنوں کی مسلسل حراست کا معاملہ بھی درپیش ہے، جس سے امدادی عملے کی سلامتی اور تنظیموں کی اپنی سرگرمیاں جاری رکھنے کی صلاحیت کو مزید چیلنجز کا سامنا ہے اقوامِ متحدہ کے عہدیدار کی یمنی حکومت کے متعدد عہدیداروں سے ملاقاتیں بھی طے ہیں۔ ان ملاقاتوں میں انسانی ضروریات سے نمٹنے کے اقدامات، بے گھر اور جنگ سے متاثرہ افراد کی صورتِ حال، امداد کی فراہمی میں حائل رکاوٹوں اور امدادی کارروائیوں کے لیے بین الاقوامی تعاون بڑھانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔

عراق میں داعش سے تعلق کے الزام میں آٹھ فرانسیسی شہریوں کو عمر قید

بغداد۔ عراق کی ایک عدالت نے شدت پسند تنظیم داعش (اسلامک اسٹیٹ) میں شمولیت کے جرم میں آٹھ فرانسیسی شہریوں کو عمر قید کی سزا سنا دی، جبکہ اسی نوعیت کے الزامات کے تحت دو دیگر فرانسیسی ملزمان کو 15، 15 سال قید کی سزا دی گئی۔ عدالت نے مزید 10 افراد کے مقدمات میں فیصلہ سنانے کا عمل آئندہ تاریخ تک ملتوی کر دیا ہے۔ خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق یہ سزائیں عراق میں جاری ان مقدمات کا حصہ ہیں جن کے تحت ہزاروں مشتبہ جہادیوں کا احتساب کیا جا رہا ہے۔ سزا پانے والے افراد ان 47 فرانسیسی شہریوں میں شامل ہیں جنہیں گزشتہ سال شام سے عراق منتقل کیا گیا تھا اور جن پر ستمبر سے مقدمات چل رہے ہیں۔ داعش نے 2014 میں عراق اور شام کے وسیع علاقوں پر قبضہ کر لیا تھا۔ اس دوران گروہ پر بڑے پیمانے پر قتل عام، خواتین اور لڑکیوں کو جنسی غلامی پر مجبور کرنے اور دیگر سنگین جرائم کے الزامات عائد ہوئے۔ انہی برسوں میں یورپ سمیت مختلف خطوں سے متعدد افراد داعش میں شامل ہونے کے لیے مشرقِ وسطیٰ پہنچے تھے۔ عراقی جیلوں میں پہلے ہی داعش کے مشتبہ ارکان کی بڑی تعداد موجود ہے، جبکہ حالیہ عرصے میں شام سے منتقل کیے گئے مزید ہزاروں قیدیوں نے جیلوں پر دباؤ بڑھا دیا ہے۔ جن ملزمان کے مقدمات کا فیصلہ ابھی نہیں سنایا گیا، ان میں ایڈرین گیہال بھی شامل ہے۔ اسے اس شخص کے طور پر جانا جاتا ہے جس کی آواز 2016 کے نیس حملے کی ذمہ داری قبول کرنے والے داعش کے پیغام میں سنائی گئی تھی۔ اس حملے میں ایک ٹرک ڈرائیور نے باسٹیل ڈے کی تقریبات کے دوران ہجوم پر گاڑی چڑھا دی تھی، جس سے 86 افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ فیصلے کے منتظر افراد میں تھومس کولانژ اور کوینٹن لے بروں بھی شامل ہیں۔ تھومس کی اہلیہ، جوان کے ساتھ شام گئی تھیں، کو گزشتہ سال فرانس میں 10 سال قید کی سزا سنائی گئی تھی۔ جبکہ داعش کے ریڈیو آپریشن سے وابستہ رومن گارنیئر کو عمر قید کی سزا سنائی گئی۔ سماعتوں کے دوران زیادہ تر ملزمان نے تنظیم میں شمولیت کا اعتراف کیا اور اپنے اقدامات پر ندامت کا اظہار کیا۔ بعض ملزمان نے فرانس واپس بھیجے جانے کی خواہش بھی ظاہر کی، جبکہ کئی نے دعویٰ کیا کہ وہ برسوں پہلے داعش سے ناطہ توڑ چکے ہیں۔ فرانس شدت پسند تنظیموں سے وابستہ افراد کے سینکڑوں اہلِ خانہ کو وطن واپس لا چکا ہے، تاہم اس نے ایسے بیشتر مردوں کی واپسی سے انکار کیا ہے جن پر ان تنظیموں میں ملوث ہونے کے الزامات ہیں۔ اس کے نتیجے میں انہیں بیرونِ ملک ہی عدالتی کارروائی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

ایران کی تیل برآمدات روکنے پر پورے خطے سے تیل کی ترسیل بند کرنے کی دھمکی

اسرائیل کا امریکی مدد کے بغیر بھی ایران پر حملے کے لیے تیار رہنے کا اعلان

تہران، 26 نومبر (یو این آئی) ایران کی پارلیمنٹ کے نائب اسپیکر حمید رضا حاجی بابائی نے جمعرات کے روز خبردار کرتے ہوئے کہا کہ اگر ایران کی اپنی تیل کی برآمدات کو روکا گیا تو وہ پورے خطے سے ہونے والی تیل کی برآمدات کو روک دے گا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کا مقابلہ کرنے کا واحد راستہ ناکہ بندی کے بدلے ناکہ بندی“ ہے۔ مسٹر حاجی بابائی نے کہا، اگر ایران کا تیل برآمد نہیں ہوگا، تو اس خطے سے بھی کوئی تیل باہر نہیں جا سکے گا۔“ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر خطے کے ممالک آبنائے ہرمز یا خلیج فارس میں کہیں بھی امریکہ کی مدد کرتے ہیں، تو”ایران اس پورے خطے کو نشانہ بنائے گا۔“ انہوں نے واضح کیا کہ اگر تیل کی قیمتوں کو کم کرنے نیز امریکہ اور یورپ کی مدد کرنے کے مقصد سے آبنائے ہرمز کو نظر انداز کر کے کسی دوسرے راستے سے تیل برآمد کرنے کی کوشش کی گئی، تو ایران اسے حملے کے لیے”ایک جائز ہدف“تصور کرے گا۔ انہوں نے کہا،” جو کوئی بھی امریکہ کی معاشی مدد کرنے کے لیے ایسا قدم اٹھائے گا، اسے اسلامی جمہوریہ کے ساتھ حالتِ جنگ میں تصور کیا جائے گا۔“ ایرانی رکنِ پارلیمنٹ نے ملک کے دفاعی نظریے میں تبدیلی کے امکان کا بھی اظہار کیا۔ انہوں نے کہا،”اگر ضروری ہوا، تو ہم اپنے دفاعی نظریے میں تبدیلی کریں گے۔ کسی بھی نئی جارحیت کی صورت میں، ہم دنیا میں کہیں بھی اپنے دشمنوں پر وار کرنے کے لیے اپنے پاس دستیاب تمام جائز ذرائع اور صلاحیتوں کا استعمال کریں گے۔“ ادھر اسرائیلی فوج (آئی ڈی ایف) کے ترجمان کا کہنا ہے کہ اسرائیل امریکی حمایت کے بغیر بھی ایران پر حملہ کرنے کے لیے تیار ہے۔ فوج کے ترجمان ایفی ڈیفرین نے جمعرات کے روز اسرائیلی پبلک براڈکاسٹر کان کو بتایا کہ اسرائیل کی فوج تنہا ایران پر حملہ کرنے کے لیے تیار ہے۔ مسٹر ڈیفرین نے کہا، ہم صورتحال پر نظر رکھے ہوئے ہیں اور امریکیوں کے بغیر، کسی بھی وقت، تنہا بھی، بھرپور حملہ کرنے کے لیے تیار ہیں۔“ ایران کے ساتھ کشیدگی کے بارے میں پوچھے جانے پر، ڈیفرین نے کہا، گائیڈ لائن میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ اسرائیل کو ختم کرنے کا ایران کا خواب ابھی تک ماند نہیں پڑا ہے۔ وہ اس ہدف کی جانب کام کر رہے ہیں۔“

ٹرمپ کی ڈیموکریٹ سینیٹر عبدالالسید سے یونیورسل ہیلتھ کیئر پر بات چیت کے لیے ملاقات متوقع

واشنگٹن، 26 نومبر (یواین آئی): امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ وہ مشی گن سے منتخب ہونے والے ڈیموکریٹ سینیٹر عبدالالسید سے یونیورسل ہیلتھ کیئر کے منصوبے پر بات چیت کے لیے ملاقات کریں گے۔ ٹرمپ کے اس بیان کو انتخابی مہم کے دوران ایک دوسرے پر سخت تنقید کرنے والے دونوں رہنماؤں کے درمیان ممکنہ تعاون کا اشارہ قرار دیا جا رہا ہے۔ امریکی اخبار نیویارک پوسٹ کو وائٹ ہاؤس کے اوول آفس میں انٹرویو دیتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ وہ عبدالالسید سے ملاقات کریں گے۔ انہوں نے ڈیموکریٹ رہنما کی جانب سے میڈیکیئر فار آل منصوبے کو ٹرمپ کیئر کا نام دینے کی تجویز کو سراہتے ہوئے انہیں ایک ذہین شخص قرار دیا۔ ٹرمپ کا کہنا تھا کہ صحت عامہ کے نظام میں اصلاحات کے معاملے پر دونوں فریق کسی درمیانی راستے پر پہنچ سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ کانگریس میں ڈیموکریٹس کی آنے والی اکثریت کے ساتھ مل کر کام کرنے کے امکانات کا جائزہ لے رہے ہیں، اگرچہ ابتدا میں اختلافات اور کشیدگی کا امکان موجود ہے۔ عبدالالسید نے اپنی انتخابی مہم میں یونیورسل ہیلتھ کیئر کو مرکزی اہمیت دی تھی۔ انہوں نے تجویز پیش کی تھی کہ تمام امریکی شہریوں کو پیدائش سے لے کر زندگی کے آخری مرحلے تک طبی سہولیات کی ضمانت دینے والے منصوبے کو صدر ٹرمپ کے نام سے ٹرمپ کیئر کہا جائے۔

قاہرہ میں ایندھن کے ٹینکر میں آتشزدگی، 31 افراد ہلاک اور 21 زخمی

حادثے میں 27 گاڑیاں جل کر تباہ، چار زخمیوں کی حالت تشویشناک

قاہرہ، 26 نومبر (یو این آئی) مصر کے دارالحکومت قاہرہ کی رنگ روڈ پر صوبہ جیزہ کے علاقے وراق میں بدھ کی شام ایندھن کے ایک ٹینکر میں لگنے والی شدید آگ سے 31 افراد ہلاک اور 21 دیگر زخمی ہو گئے۔ اس واقعے سے پورے ملک میں سوگ اور صدمے کی لہر دوڑ گئی ہے۔ یہ حادثہ ایندھن سے بھرے ایک ٹینکر کے الٹنے کے بعد پیش آیا۔ خیال کیا جا رہا ہے کہ اسی وجہ سے خوفناک آگ بھڑک اٹھی، جس نے کئی گاڑیوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ آگ کے بلند شعلوں اور گہرے کالے دھوئیں کے درمیان کئی لوگ پھنس گئے۔ واقعے کی ویڈیوز سوشل میڈیا پر وائرل ہوئیں۔ ان میں تباہی کے وسیع مناظر کے ساتھ ساتھ عام مصری شہریوں کی بہادری اور دوسروں کی جان بچانے کے لیے کی گئی غیر معمولی کوششیں بھی دکھائی دیں۔ لوگوں کی جان بچانے کے انسانی جذبے سے سرشار ہو کر کئی نوجوان آگ کے شعلوں میں گھرے ٹینکر کی جانب دوڑے اور ہنگامی امدادی ٹیموں کے پہنچنے کا انتظار کیے بغیر پھنسے ہوئے لوگوں کو نکالنے کی کوشش کی۔ دیگر راہگیروں نے بھی لوگوں کو بحفاظت باہر نکالنے اور گاڑیوں کو آگ سے دور لے جانے کے لیے راستہ دکھانے میں مدد کی۔ بعض ویڈیوز میں کئی نوجوان دھماکے سے محض چند سیکنڈ قبل ایندھن کے ٹینکر کے قریب جاتے دکھائی دیے۔ یہ مناظر شدید خطرے کے باوجود ان کے حوصلے اور بہادری کو ظاہر کرتے ہیں۔ وزارتِ صحت نے حادثے میں 31 افراد کی ہلاکت اور 21 کے زخمی ہونے کی تصدیق کی ہے۔ وزیرِ صحت خالد عبدالغفار نے ٹیلی ویژن پر دیے گئے ایک بیان میں بتایا کہ زخمیوں میں سے چار کی حالت تشویشناک ہے اور ان کے جسم کا 70 سے 80 فیصد حصہ جھلس گیا ہے۔ وہیں، 10 افراد کے جسم کا 30 سے 40 فیصد حصہ جلا ہے، جبکہ دو افراد دم گھٹنے سے متاثر ہوئے ہیں۔ پبلک پراسیکیوشن کے ابتدائی اندازے کے مطابق، آگ میں کاروں اور موٹر سائیکلوں سمیت 27 گاڑیاں مکمل طور پر جل کر خاکستر ہو گئیں۔ پبلک پراسیکیوشن نے کہا کہ وہ ہلاک اور زخمی ہونے والوں کے حتمی اعداد و شمار اکٹھا کر رہا ہے اور واقعے سے ہونے والے مجموعی نقصان کا جائزہ لے رہا ہے، تاکہ حادثے کی وجوہات اور اس کے ذمہ داران کا تعین کیا جا سکے۔ پبلک پراسیکیوشن نے ان جاں بحق افراد کی باقیات سے ڈی این اے کے نمونے لینے کا حکم بھی دیا ہے، جن کی شناخت ابھی تک نہیں ہو سکی ہے، تاکہ ان کی شناخت کو یقینی بنایا جا سکے۔ وزارتِ صحت نے امدادی کارروائیوں اور زخمیوں کو ہسپتال منتقل کرنے کے لیے 39 ایمبولینسیں تعینات کی تھیں۔ صدر عبدالفتاح السیسی نے جاں بحق افراد کے لواحقین سے گہری تعزیت اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے مرحومین کے اہلِ خانہ کے لیے صبرِ جمیل اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لیے دعا کی۔ انہوں نے متعلقہ حکام کو ہدایت دی کہ زخمیوں اور جاں بحق افراد کے لواحقین کو ہر ممکن مدد فراہم کی جائے، ہسپتالوں میں زیرِ علاج افراد کو مکمل طبی سہولیات یقینی بنائی جائیں اور حادثے کے بعد ملبہ اور باقیات جلد ہٹا کر ٹریفک کو معمول پر لایا جائے۔ پبلک پراسیکیوشن حادثے کے تمام پہلوؤں کا پتہ لگانے اور ذمہ داری طے کرنے کے لیے تحقیقات جاری رکھے ہوئے ہے۔

ٹرمپ اور نیٹو سربراہ کی ملاقات، روس–یوکرین جنگ اور ایران تنازعے پر تبادلۂ خیال

زیلنسکی کا امن مذاکرات میں یورپی نمائندوں کی شمولیت پر زور

واشنگٹن، 26 نومبر (یواین آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور نیٹو کے سیکریٹری جنرل مارک روٹے نے فلوریڈا میں ٹرمپ کی رہائش گاہ مار–اے–لاگو میں ایک ملاقات کے دوران روس–یوکرین جنگ، ایران کے تنازعے اور اتحاد بھر میں دفاعی اخراجات بڑھانے پر تبادلۂ خیال کیا، یہ بات وائٹ ہاؤس نے بتائی۔ جمعرات کو ہونے والی اس ملاقات کو وائٹ ہاؤس نے ایک ”شاندار ملاقات“ قرار دیا جس میں اہم بین الاقوامی سلامتی کے امور کا احاطہ کیا گیا۔ ملاقات کے بعد جاری کردہ ایک مشترکہ بیان میں وائٹ ہاؤس نے کہا،” یہ ملاقات بہت مؤثر رہی، جس میں روس اور یوکرین کے درمیان جنگ اور ایران کا تنازعہ بنیادی موضوعات تھے“ٹرمپ اور روٹے نے دی ہیگ اور ترکیہ کے شہر انقرہ میں ہونے والے نیٹو سربراہی اجلاسوں میں ہونے والی پیش رفت کا بھی جائزہ لیا اور روس–یوکرین تنازعے کو مزید پھیلنے سے روکنے کی کوششوں پر گفتگو کی۔ بیان میں کہا گیا،”ہم نے اس بات کی اہمیت پر بھی تبادلۂ خیال کیا کہ روس ایسے کسی بھی اقدام سے گریز کرے جو جان بوجھ کر یا غیر ارادی طور پر جنگ کو وسعت دے، اور جلد از جلد اس جنگ کا پرامن حل حاصل کرنے کی اہمیت پر بھی زور دیا گیا۔“ وائٹ ہاؤس کے مطابق، دونوں رہنماؤں نے امریکہ اور نیٹو کے رکن ممالک میں دفاعی اخراجات اور دفاعی صنعتی بنیاد میں سرمایہ کاری کو مسلسل بڑھانے کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا۔ دریں اثنا، یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی بے تابی سے واشنگٹن کی جانب سے روس کے ساتھ امن مذاکرات کے اگلے دور کی تاریخ مقرر کیے جانے کا انتظار کر رہے ہیں، جس کے بارے میں ان کا کہنا ہے کہ اس میں چار فریق شامل ہونے چاہئیں۔ زیلنسکی نے کہا کہ یوکرین نے امریکی ثالثی میں جاری امن عمل میں یورپ کی مکمل شمولیت کو یقینی بنانے کے لیے ”بہت کچھ کیا ہے۔“ کیف میں اسٹونیا کے وزیر خارجہ مارگس تساہکنا کے ساتھ مذاکرات کے بعد زیلنسکی نے کہا،”اور اب ہم امریکی فریق کی جانب سے اگلی میٹنگ کی تاریخ مقرر کیے جانے کا انتظار کر رہے ہیں، جواب چار فریقی ہونی چاہیے“ اسٹونیا کے وزیرِ خارجہ کے ساتھ اپنی ملاقات کے دوران زیلنسکی نے توانائی کی امداد اور آئندہ سال کے اوائل میں اسٹونیا میں منعقد ہونے والی اگلی یوکرین ریکوری کانفرنس کی تیاریوں پر تبادلۂ خیال کیا۔ زیلنسکی نے کہا،” بلاشبہ، ہم نے مذاکرات اور مستقبل کی سلامتی کی ضمانتوں پر بھی بات کی۔“ ان کے یہ بیانات روس اور یوکرین کے درمیان 10 اور 11 نومبر کو ابوظہبی میں امریکی ثالثی میں ہونے والے امن مذاکرات کے تازہ دور کے بعد سامنے آئے ہیں۔ بات چیت کے بعد امریکی خصوصی ایلچی جیرڈ کشنر نے کہا تھا کہ دونوں فریق اس بات پر متفق ہو گئے ہیں کہ اگلے دور میں یورپی نمائندے بھی شامل ہوں گے۔ یورپ کو اب تک امریکی ثالثی میں ہونے والے مذاکرات سے باہر رکھا گیا ہے، اور روس اس کی شرکت کی مخالفت کر رہا ہے۔ روسی صدر ولادیمیر پوتن نے گزشتہ ہفتے کہا تھا کہ ماسکو نے امریکی ایلچیوں کی اس تجویز سے اتفاق کیا ہے جس کے تحت یوکرین کی سلامتی کو ایک وسیع تر آل یورپی سلامتی کے فریم ورک میں ضم کیا جائے گا۔ پوتن نے کہا،”اسی وجہ سے ہم نے سفارتی ذرائع سے یہ تجویز پیش کی ہے کہ یورپی نمائندے ماسکو آئیں تا کہ ان کا مؤقف واضح ہو سکے۔ ایک بار یہ ہو جانے کے بعد ہم یوکرین کے ساتھ مکالمہ جاری رکھنے کے فارمیٹ کا فیصلہ کریں گے۔“

شمالی کوریا کی جوہری حیثیت ناقابلِ تبدیل ہے: کم جونگ ان

پیانگ یانگ، 26 نومبر (یواین آئی) شمالی کوریا کے سپریم لیڈر کم جونگ ان نے متعدد عملی شعبوں میں ٹیکٹیکل جوہری ہتھیاروں کی توسیع پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ جوہری ہتھیاروں سے لیس ملک کی حیثیت سے ان کے ملک کا درجہ ناقابلِ تبدیل ہے۔ کورین سینٹرل نیوز ایجنسی (کے سی این اے) نے جمعرات کے روز یہ اطلاع دی۔ مسٹر کم نے بدھ کے روز شمالی کوریا کے ایک خفیہ جوہری مواد پیدا کرنے والے یونٹ اور تحقیقی ادارے کے دورے کے دوران کہا کہ ان کا ملک منظم طریقے سے جوہری مواد پیدا کرنے کی صلاحیت میں اضافہ کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس دورے کا مقصد رواں سال کے آغاز میں حکمران جماعت کے ایک اہم اجلاس میں طے کی گئی جوہری حکمتِ عملی کے نفاذ میں ہونے والی پیش رفت کا جائزہ لینا تھا۔ کے سی این اے کے مطابق، مسٹر کم نے کہا کہ شمالی کوریا اپنے جوہری ذخیرے کو مضبوط اور جدید بنانے کے لیے”جوہری مواد پیدا کرنے کی صلاحیت کو منظم طریقے سے بڑھا رہا ہے۔“ انہوں نے بدلتی ہوئی سکیورٹی صورتحال اور مخالف قوتوں کی جانب سے درپیش خطرات کا حوالہ دیتے ہوئے، مختلف مشنوں اور عملی ضروریات کے لیے ٹیکٹیکل جوہری ہتھیار تیار کرنے اور تعینات کرنے پر مزید زور دینے کی اپیل کی۔ مسٹر کم نے کہا،” ہماری جوہری صلاحیت اب ایک حقیقت بن چکی ہے۔ اس حقیقت سے انکار کرنا محض اپنی ناکامی کو تسلیم کرنا ہے۔“ انہوں نے امریکہ پر الزام عائد کیا کہ وہ نیوکلیئر شیئرنگ (جوہری ہتھیاروں کی شراکت داری) کے انتظامات اور جوہری ہتھیاروں کے مشترکہ استعمال کے ذریعے شمال مشرقی ایشیا میں اپنے اتحادیوں کے درمیان جوہری ہتھیاروں کے پھیلاؤ کو فروغ دے رہا ہے۔ ان کے بقول، اس کا مقصد”ایک جوہری فوجی اتحاد کا نظام“قائم کرنا ہے۔ مسٹر کم نے خبردار کیا کہ شمالی کوریا کے جوہری ہتھیاروں سے لیس ملک کی آئینی حیثیت کو چیلنج کرنے کی کوئی بھی کوشش اس کی خودمختاری اور اندرونی معاملات میں مداخلت تصور کی جائے گی۔ انہوں نے کہا،”جو کوئی بھی ہمارے ملک کی آئینی حیثیت کو جھٹلانے یا چھیننے کی کوشش کرے گا... ہم اسے جنگ کا کھلا اعلان سمجھیں گے۔“ شمالی کوریا نے 2023 میں اپنے آئین میں جوہری ہتھیاروں سے لیس ملک کی حیثیت کو شامل کیا تھا۔ کم نے کہا کہ ملک اپنے جوہری ذخیرے کو برقرار رکھنے کے لیے دوسرے ممالک سے کوئی اجازت نہیں لے گا۔ رپورٹ کے ساتھ جاری کی گئی تصاویر میں کم کو آلات کی قطاروں کے درمیان چلتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے، یہ آلات ممکنہ طور پر یورینیم کی افزودگی میں استعمال ہونے والے سینٹری فیوجز ہیں۔ تجزیہ کاروں نے کچھ ایسی اشیاء کی بھی نشاندہی کی ہے جو چھوٹے ٹیکٹیکل جوہری ہتھیار معلوم ہوتے ہیں، جن میں ہواسان- 31 بھی شامل ہے۔ ان تنصیبات کے مقام اور جوہری مواد کی پیداوار کے پیمانے کے بارے میں کوئی تفصیلات فراہم نہیں کی گئیں۔ مسٹر کم کا یہ دورہ ایسے وقت میں ہوا ہے جب جزیرہ نما کوریا پر کشیدگی میں کافی اضافہ ہو چکا ہے۔

داعش کی رکنیت کے الزام میں عراق کی عدالت نے 8 فرانسیسی شہریوں کو عمر قید سنا دی

بغداد، 26 نومبر (یواین آئی): عراق کی ایک عدالت نے شدت پسند تنظیم داعش سے تعلق اور اس کی رکنیت کے الزام میں 8 فرانسیسی شہریوں کو عمر قید کی سزا سنائی ہے، جبکہ دو دیگر ملزمان کو 15، 15 سال قید کی سزا دی گئی ہے۔ فرانس کے خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق عراقی عدالت نے جمعرات کو 10 فرانسیسی شہریوں کے مقدمات کا فیصلہ سنایا۔ ان تمام افراد پر داعش کا رکن ہونے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ عدالت مجموعی طور پر 20 فرانسیسی شہریوں کے مقدمات کی سماعت کر رہی ہے۔ ان میں سے 10 ملزمان کو سزائیں سنائی جا چکی ہیں، جبکہ باقی 10 افراد کے خلاف فیصلہ بعد کی تاریخ تک مؤخر کر دیا گیا ہے۔ یہ مقدمات ان غیر ملکی جنگجوؤں سے متعلق ہیں جن پر عراق اور شام میں داعش کی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کا الزام ہے۔

امریکہ کی فوجی مدد کے بغیر بھی ایران پر حملہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں: اسرائیل

تل ابیب، 26 نومبر (یواین آئی): اسرائیل نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ امریکہ کی فوجی مدد کے بغیر بھی کسی بھی وقت ایران پر حملہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور ضرورت پڑنے پر خود کارروائی کر سکتا ہے۔ اسرائیلی فوج کے ترجمان افی ڈیفرین نے کہا ہے کہ اسرائیل کسی بھی وقت پوری طاقت کے ساتھ ایران پر حملے کے لیے تیار ہے، خواہ اسے یہ کارروائی امریکہ کے تعاون کے بغیر ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ اسرائیلی سرکاری نشریاتی ادارے کان کے مطابق افی ڈیفرین کا کہنا تھا کہ ایران بدستور اسرائیل کے وجود کے لیے خطرہ ہے اور اسرائیل کو تباہ کرنے کا ایرانی تصور ختم نہیں ہوا ہے۔ 28 فروری کو جنگ شروع ہونے کے بعد سے اسرائیل اور ایران کے درمیان مسلسل دھمکیوں اور جوابی بیانات کا سلسلہ جاری ہے۔ اس سے قبل ستمبر میں اسرائیلی وزیر دفاع اسرائیل کاٹز نے بھی دھمکی دی تھی کہ اگر ایران نے اسرائیل پر حملہ کیا تو اسرائیلی فوج تہران کو پتھر کے زمانے اور تاریکی میں دھکیل دے گی۔ اسرائیلی فوج کے تازہ بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ تل ابیب ایران کے خلاف ممکنہ فوجی کارروائی کے لیے امریکہ کی شمولیت کو لازمی نہیں سمجھتا۔ تاہم بیان میں کسی حملے کی تاریخ یا مخصوص منصوبے کی تفصیلات نہیں بتائی گئیں۔

ایران کے معاملے پر ٹرمپ کی گہری نظر، امریکی انتظامیہ تمام امکانات پر غور کر رہی ہے: کشنر

واشنگٹن، 26 نومبر (یواین آئی): امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے خصوصی ایلچی جیرڈ کشنر نے تصدیق کی ہے کہ انہوں نے ایران کے ساتھ جاری تنازع کے دوران ایرانی نمائندوں سے متعدد مرتبہ ملاقاتیں کی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ صدر ٹرمپ نے ایران کے معاملے پر تمام ممکنہ آپشنز کھلے رکھے ہوئے ہیں۔ ایم ڈی میٹس پوڈکاسٹ میں گفتگو کرتے ہوئے جیرڈ کشنر نے کہا کہ صدر ٹرمپ ایران کی صورت حال پر گہری توجہ دے رہے ہیں اور انہوں نے اس بحران سے نمٹنے کے لیے ایک خصوصی ٹیم بھی تشکیل دی ہے۔ کشنر کے مطابق ٹرمپ ایران کے معاملے پر پوری طرح توجہ مرکوز کیے ہوئے ہیں اور ان کی انتظامیہ موجودہ صورت حال سے نمٹنے کے لیے مختلف امکانات پر غور کر رہی ہے۔ انہوں نے ایران کے معاملے پر یورپی ممالک کے ردِعمل کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا۔ کشنر کا کہنا تھا کہ یورپی ممالک امریکہ سے بہت زیادہ توقعات رکھتے ہیں، تاہم ایران کے معاملے پر ان کا طرزِ عمل متاثر کن نہیں رہا۔ جیرڈ کشنر نے مزید بتایا کہ وہ ایران سے متعلق تنازع کے معاملے پر امریکی نائب صدر جے ڈی وینس کی سربراہی میں کام کر رہے تھے۔ کشنر کی جانب سے ایرانی نمائندوں سے متعدد ملاقاتوں کی تصدیق ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب واشنگٹن نے ایران کے حوالے سے اپنے تمام آپشنز کھلے رکھنے کا عندیہ دیا ہے۔

نیٹ مائیگریشن میں نصف کمی کے باوجود برطانیہ آنے والے تارکینِ وطن میں ہندوستانی بدستور سرفہرست

لندن، 26 نومبر (یواین آئی(جمعرات کے روز جاری کردہ سرکاری اعداد وشمار کے مطابق، جون 2026 کو ختم ہونے والے سال میں برطانیہ کی نیٹ مائیگریشن نصف سے بھی زیادہ کم ہو کر 77,000 رہ جانے کے باوجود- جو ایک سال قبل 204,000 تھی- ہندوستان بدستور برطانیہ آنے والے طویل مدتی تارکینِ وطن کا سب سے بڑا ذریعہ بنا ہوا ہے۔ یہ صورتحال برطانیہ اور ہندوستان دونوں کو نمایاں کرتی ہے، جبکہ ایک طرف مجموعی نقل مکانی میں شدید کمی اور دوسری طرف آمد کے سب سے بڑے ذریعے کے طور پر ہندوستان کی برقرار پوزیشن کے درمیان تضاد کو بھی اجاگر کرتی ہے۔ آفس فار نیشنل سٹیٹسٹکس (او این ایس(نے کہا کہ تازہ ترین عارضی تخمینہ 1997 کے بعد سب سے کم ہے، جس میں کووڈ- 19 وبا کا دور شامل نہیں جب بین الاقوامی سفر پر پابندیاں عائد تھیں۔ اعداد وشمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ جون 2026 کو ختم ہونے والے سال میں برطانیہ میں کل طویل مدتی امیگریشن (آمد(17 فیصد کم ہو کر 738,000 رہ گئی، جو پچھلے سال 893,000 تھی۔ دوسری جانب ملک چھوڑ کر جانے والوں (ایمیگریشن(کی تعداد 661,000 رہی، جو ایک سال قبل کے نظرثانی شدہ تخمینے 689,000 کے مقابلے میں کافی حد تک مستحکم ہے۔ برطانیہ آنے والے غیر یورپی یونین (نان ای یو(شہریوں میں ہندوستانیوں کی تعداد سب سے زیادہ رہی، اس عرصے کے دوران 122,000 ہندوستانی طویل مدتی تارکینِ وطن کے طور پر آئے۔ ان میں 77,000 افراد تعلیم سے متعلق وجوہات، 40,000 روزگار (کام(اور 5,000 دیگر وجوہات کی بنا پر برطانیہ پہنچے۔ او این ایس نے بتایا کہ غیر یورپی یونین امیگریشن میں ایک لاکھ سے زیادہ کی کمی واقع ہوئی، جو مجموعی خالص نقل مکانی میں کمی کی بنیادی وجہ بنی۔ جون 2025 کو ختم ہونے والے سال کے مقابلے میں روزگار کی غرض سے آنے والوں کی تعداد میں 45,000، تعلیم سے متعلق نقل مکانی میں 33,000 اور سیاسی پناہ (اسائلم (سے متعلق نقل مکانی میں 19,000 کی کمی آئی۔ برطانیہ منتقل ہونے والے 550,000 غیر یورپی یونین شہریوں میں سے 47 فیصد تعلیم، 25 فیصد روزگار اور 13 فیصد سیاسی پناہ سے متعلق وجوہات کی بنا پر آئے۔

وائبرنٹ گجرات 2027 کے روڈ شو میں یوپی کی سرمایہ کاری صلاحیتوں کو اجاگر کیا گیا

وزیر اے کے شرما کی صنعت کاروں سے اترپردیش میں سرمایہ کاری اور کاروبار کی توسیع کی اپیل

4 REGIONS
1 VISION

لکھنؤ، 26 نومبر۔شہری ترقیات اور توانائی کے وزیر جناب اے کے۔ شرما نے جمعرات کو لکھنؤ کے ہلٹن ہوٹل میں 10 سے 12 جنوری 2027 تک منعقد ہونے والے وائبرنٹ گجرات-2027 کے پیش نظر منعقدہ ایک روڈ شو اور سرمایہ کاری کے فروغ کے پروگرام میں شرکت کی۔ اس موقع پر، جناب رمن بھائی سولنکی، خوراک، شہری سپلائی اور امور صارفین کی موجودگی میں گجرات حکومت اور صنعت کاروں اور سرمایہ کاروں سے خطاب کیا۔ گجرات کے ترقی کے سفر اور اتر پردیش میں سرمایہ کاری کے بے پناہ امکانات کی تفصیل۔ اس موقع پر اتر پردیش کے شہری ترقی اور توانائی کے وزیر جناب اے کے۔ شرما نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کے 2047 تک ترقی یافتہ ہندوستان کے وژن کو عملی جامہ پہنانے کے لیے تمام ریاستوں کی فعال شرکت ضروری ہے۔ ہر ریاست کی اپنی منفرد صلاحیتیں، وسائل اور صلاحیت ہوتی ہے۔ ان صلاحیتوں کو مربوط انداز میں استعمال کرکے اور ریاستوں کے درمیان اقتصادی، صنعتی اور تکنیکی تعاون کو فروغ دے کر ایک ترقی یافتہ ہندوستان کا ہدف حاصل کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وائبرنٹ گجرات صرف گجرات کا واقعہ نہیں ہے بلکہ پورے ہندوستانی اقتصادی خوشحالی اور ترقی کے سفر کا ایک اہم حصہ ہے۔ وزیر شرما نے کہا کہ گجرات کے کاروباری جذبے، صنعتی ثقافت اور اتر پردیش کی وسیع اقتصادی صلاحیت کا امتزاج ملک کی ترقی کو نئی بلندیوں تک لے جاسکتا ہے۔ اتر پردیش کے کاروباری افراد، نوجوان، افرادی قوت اور سرمایہ کاری ترقی یافتہ ہندوستان کے عزم کو مضبوط کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش صرف وائبرنٹ گجرات میں شراکت دار نہیں ہے، بلکہ اس کی ترقی کے سفر کا ساتھی ہے۔ گجرات کی قیادت اور اتر پردیش کی شراکت داری ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرے گی۔ گجرات میں اپنے انتظامی دور کے دوران اپنے تجربات کا اشتراک کرتے ہوئے مسٹر شرما نے کہا کہ انہیں وائبرینٹ گجرات کے ابتدائی پروگراموں کی نگرانی اور ان کو منظم کرنے کا موقع ملا۔ وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے گجرات کے وزیر اعلی کے طور پر، سرمایہ کاروں کو اعتماد، سیکورٹی، سہولت اور پالیسی سپورٹ فراہم کر کے گجرات کو عالمی سرمایہ کاری کے ایک بڑے مرکز کے طور پر قائم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ گجرات کا کاروباری اور صنعتی ترقی کا تجربہ دوسری ریاستوں کے لیے ایک تحریک ہے۔ وزیر شرما نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی رہنمائی اور وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں اتر پردیش میں صنعتی ترقی اور سرمایہ کاری کا ایک نیا دور شروع ہوا ہے۔ 2017 سے، ریاست میں امن و امان، سڑکوں، بجلی کی فراہمی، پینے کے پانی، سیوریج، نقل و حمل اور دیگر بنیادی ڈھانچے میں نمایاں بہتری دیکھی گئی ہے۔ ریاستی حکومت کی سرمایہ کاری پر مبنی پالیسیوں اور بہتر صنعتی ماحول نے صنعت کاروں کے لیے نئے مواقع کھولے ہیں۔ وزیر شرما نے تاجروں اور سرمایہ کاروں پر زور دیا کہ وہ گجرات سے انٹرپرینیورشپ سیکھیں اور اتر پردیش میں سرمایہ کاری کر کے اپنے کاروبار کو وسعت دیں۔ ریاستی حکومت صنعتوں کے قیام، آپریشن اور توسیع کے لیے ہر سطح پر تعاون فراہم کرنے کے لیے پابند عہد ہے۔ سرمایہ کاری اور صنعتی ترقی سے روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے اور نوجوانوں کی صلاحیتوں کے بہتر استعمال کو یقینی بنایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کسی ایک ریاست کی کوششوں سے نہیں بلکہ اجتماعی طاقت، باہمی تعاون اور تمام ریاستوں کی مربوط کوششوں سے ممکن ہوگی۔ ریاستوں کے درمیان ترقیاتی تجربات، ٹیکنالوجی، اختراعات اور سرمایہ کاری کا تبادلہ ملک کی معیشت کو مزید مضبوط کرے گا۔ گجرات اور اتر پردیش کے درمیان اقتصادی اور صنعتی شراکت داری اس سمت میں اہم کردار ادا کرے گی۔ اس پروگرام میں UPNEDA کے ڈائریکٹر جناب رویندر کمار، گجرات اور اتر پردیش حکومت کے دیگر سینئر افسران، مختلف صنعتی تنظیموں کے نمائندے، صنعت کار، کاروباری اور سرمایہ کار موجود تھے۔

علمِ اصولِ فقہ کے بحرِ ذخار تھے آیت اللہ العظمیٰ وحید خراسانی: علماء وافاضل

المومل کلچرل فاؤنڈیشن کے زیرِ اہتمام تعزیتی بزم اور مجلسِ ترحیم کا انعقاد

لکھنؤ: ۔ آیت اللہ العظمیٰ شیخ حسین وحید خراسانیؒ کی رحلتِ پُرملال سے عالمِ اسلام، بالخصوص ملتِ تشیع اور حوزاتِ علمیہ ایک عظیم علمی و روحانی شخصیت سے محروم ہو گئے ہیں۔ اسی سلسلے میں المومل کلچرل فاؤنڈیشن کی جانب سے لکھنؤ کے سرفراز گنج واقع المومل ہال میں تعزیتی بزم اور مجلسِ ترحیم منعقد ہوئی، جس میں علماء، افاضل اور معزز شخصیات نے شرکت کر کے مرحوم فقیہ کی علمی و دینی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ پروگرام کا آغاز معلمِ قرآن مولانا سید منہال حیدر زیدی کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ اس کے بعد فاؤنڈیشن کے روحِ رواں مولانا ڈاکٹر احتشام الحسن نے آیت اللہ وحید خراسانیؒ کے علمی، اخلاقی اور روحانی کمالات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ آپ کا زہد، سادگی، تقویٰ اور علمی مہارت اپنی مثال آپ تھی۔ انہوں نے اہلِ منبر و محراب پر زور دیا کہ وہ عظیم علمی شخصیات کی زندگیوں سے سبق حاصل کریں۔ ناظمِ جلسہ مولانا سید منہال حیدر زیدی کی دعوت پر مولانا سید حیدر عباس رضوی نے اپنے خطاب میں کہا کہ رسولِ اعظمؐ کے فرمان کے مطابق ہر چیز کی ایک بنیاد ہوتی ہے اور اسلام کی بنیاد فقہ ہے۔ یہ تعزیتی نشست صرف ایک عظیم فقیہ کی رحلت پر اظہارِ افسوس نہیں، بلکہ تاریخِ فقاہت اور اس کے علمی تسلسل کے وارثوں کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کا بھی موقع ہے۔ انہوں نے بتایا کہ آیت اللہ وحید خراسانیؒ نے محض 27 برس کی عمر میں اجتہاد کا بلند مقام حاصل کیا اور آیت اللہ العظمیٰ سید محمد حجت کوہ کمرہ ایؒ سے اجازۂ اجتہاد حاصل کیا۔ آپ کے درس میں بڑی تعداد میں طلبہ اور فضلاء شریک ہوتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کے علمی مقام کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کے حلقۂ درس میں آپ کے استاد آیت اللہ العظمیٰ سید ابوالقاسم خوئیؒ کے درس سے بھی زیادہ افراد شریک ہوتے تھے۔ انہوں نے اجتہاد کے تاریخی تسلسل کا ذکر کرتے ہوئے ابان بن تغلب، زرارہ بن اعین، محمد بن مسلم، برید اور فضل بن شاذان جیسی شخصیات کی علمی و فقہی خدمات کو بھی یاد کیا۔ مرکزِ فقہ و فقاہت کے بانی مولانا سید محمد عابدی نے مرحوم مرجع عالی قدر کی علمی و دینی خدمات اور عزائے فاطمی کے فروغ کے لیے ان کی کوششوں کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں عزائے فاطمی کی ترویج کے سلسلے میں آیت اللہ وحید خراسانیؒ کی ہدایات اور رہنمائی آج ثمر آور ثابت ہو رہی ہیں۔ بعد ازاں خطیبِ مجلس مولانا سید مصطفی رضا نے آیتِ کریمہ ”قُلْ※ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ“ کی روشنی میں علم و جہالت کے فرق کو واضح کیا۔ انہوں نے آیت اللہ وحید خراسانیؒ کے اساتذہ اور علمی مقام کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آپ تولّی و تبرّی کے معاملے میں کسی مداہنت کے قائل نہیں تھے۔ تاہم تبرّی کا مطلب گالی گلوچ یا غیر اخلاقی طرزِ عمل نہیں، بلکہ اس کے صحیح مفہوم اور حدود کو سمجھنا ضروری ہے۔ انہوں نے علماء کی دینی و فکری رہنمائی کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی اور اپنے خطاب کو مصائبِ اہلِ بیتؑ کے ذکر پر مکمل کیا، جس سے مجلس میں رقت آمیز فضا قائم ہو گئی۔ اس موقع پر مولانا سید ضیغم بارہ بنکوی کا منظوم خراجِ عقیدت بھی پیش کیا گیا، جس کا ایک شعر تھا: خدماتِ دین کرتے رہے ساری عمر وہ گویا وہ اپنے دور کے شیخِ مفید تھے۔ پروگرام میں مولانا موسیٰ رضا یوسفی، مولانا سید زکریا رضوی، مولانا سید عزادار حسین، مولانا منظر عباس، مولانا محمد علی، مولانا محمد وسیم، مولانا تنظیم، سید محمد حسنین، انجینئر حسن عباس اور عاصم عباس سمیت متعدد علماء، دانشوروں اور معزز شخصیات نے شرکت کی۔

امام بارہ غفران مآب میں کل یادِ حکیمِ امت کا انعقاد

لکھنؤ: پدم بھوشن اور آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے سابق نائب صدر مولانا (ڈاکٹر) کلبِ صادق مرحوم کی یاد میں 28 نومبر، بروز جمعہ، امام بارہ غفران مآب میں ”یادِ حکیمِ امت“ کا انعقاد کیا جائے گا۔ مرحوم کے صاحبزادے مولانا (ڈاکٹر) کلبِ سبطین نوری نے بتایا کہ تلاوتِ کلامِ پاک سے شام 7 بجے شروع ہونے والی مجلس سے مولانا فیض عباس مشہدی خطاب کریں گے۔

ڈاکٹر آفتاب حسین کو افہام زماں سوسائٹی نے اعزاز سے نوازا

لکھنؤ: ڈاکٹر آفتاب حسین، جنہیں آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا (اے ایس آئی) کے جبل پور سرکل کے چیئرمین مقرر کیا گیا تھا، کو لکھنؤ کی افہم زمانہ سوسائٹی کے ایک وفد نے شال، یادگاری اور توصیف سے نوازا۔ قابل ذکر ہے کہ ڈاکٹر حسین کو حال ہی میں جبل پور سرکل میں تعینات کیا گیا تھا۔ لکھنؤ میں اے ایس آئی کے چیئرمین کے طور پر اپنے دور میں، انہوں نے تاریخی ورثے کے مقامات کے تحفظ اور بحالی میں اہم کردار ادا کیا۔ ان کی اہم شراکتوں میں چھوٹا امام باڑہ کے باورچی خانے کی تزئین و آرائش، کاظمین میں جاری تحفظ کے کام میں کلیدی کردار ادا کرنا، اور شاہ نجف اور رومی دروازوں کی خوبصورتی اور بحالی کو مکمل کرنا شامل ہے۔ پروقار تقریب کے دوران سوسائٹی کے اراکین نے ڈاکٹر آفتاب حسین کے لیے اپنی تعریف کا اظہار کیا جو ایک ہنر مند اور سرشار افسر اور ایک شفیق انسان ہیں۔ سوسائٹی نے ان کی نئی ذمہ داری اور روشن مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

یومِ آئین کی 77ویں سالگرہ کے موقع پر کوئز اور مباحثے کے مقابلوں کا انعقاد

لکھنؤ، 26 نومبر 2026۔ آج یومِ آئین کی 77ویں سالگرہ کے موقع پر دو روزہ پروگرام کے تحت شیعہ کالج کے طلبہ وطالبات میں آئینی اقدار کے تئیں بیداری مہم کے ذریعے آئین کی تمہید اور آئین کے مختصر نسخے ڈاکٹر رابن ورما کے ہاتھوں تقسیم کیے گئے۔ پہلے دن کوئز پروگرام کا انعقاد کیا گیا، جس میں آئین سے متعلق سوالات پوچھے گئے۔ دوسرے دن مباحثے کے مقابلے، آئین کی تمہید کی اجتماعی قرأت اور آئین کے مختصر نسخے تقسیم کیے گئے۔ ڈاکٹر ورما نے طلبہ وطالبات سے یومِ آئین کو ایک تہوار کے طور پر منانے کی بات کہی اور بتایا کہ یہ دن آئین پر یقین رکھنے والے، انصاف پسند اور تحریکِ آزادی کے شہداء کے خوابوں کا ہندوستان تعمیر کرنے میں تعاون دینے والے تمام لوگوں کے لیے ایک تحریک کا دن ہے۔ آج ہی کے دن سماج کی آخری صف میں کھڑے شخص کو حقیقی معنوں میں دوسری آزادی حاصل ہوئی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ اس ملک کے ہر شہری کو آئین کے تحت یکساں حقوق حاصل ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان کے آئین کو زندہ آئین اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس کی تمہید کو چھوڑ کر آئین کے ہر صفحے میں تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ آئین کی تمہید اور کتابچے کی تقسیم کے پروگرام میں ڈاکٹر میثم مبارک، ڈاکٹر ارمان تقوی، ڈاکٹر علی مہدی، راج کمار سینی، ستیارتھ پانڈے، ابھیشیک شریواستو، جے شنکر کشیپ، التمش حسین سمیت بڑی تعداد میں طلبہ وطالبات موجود رہے۔

آئین کی قدروں کو سمجھنا اور انہیں عملی زندگی میں اپنانا ہر طالب علم کی ذمہ داری ہے ڈاکٹر علی ظفر

گورنمنٹ انٹر کالج لیل خرد میں یومِ آئین کے موقع پر لیگل لٹریسی کلب کے زیرِ اہتمام خصوصی بیداری پروگرام منعقد

محمود آباد، 26 نومبر 2026ء۔ گورنمنٹ انٹر کالج لیل خرد، محمود آباد، ضلع سیتاپور میں یومِ آئین کے موقع پر لیگل لٹریسی کلب کے زیرِ اہتمام ایک خصوصی بیداری پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس موقع پر طلبہ کو ہندوستانی آئین کی اہمیت، اس کے بنیادی اصولوں، شہری حقوق، فرائض اور جمہوری نظام کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کیا گیا۔ پروگرام میں ڈاکٹر علی ظفر، پرنسپل جناب رام سنیہی پراشر اور جناب محمد ہارون نے اہم مقررین کی حیثیت سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر علی ظفر نے کہا کہ ہندوستانی آئین ہمارے ملک کی جمہوریت کی بنیاد اور قومی اتحاد و یکجہتی کی مضبوط ضمانت ہے۔ آئین صرف قوانین اور ضابطوں کا مجموعہ نہیں بلکہ یہ ہمارے ملک کے ہر شہری کو عزت، مساوات، آزادی اور انصاف کے ساتھ زندگی گزارنے کا حق دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 26 نومبر 1949ء کو دستور ساز اسمبلی نے ہندوستانی آئین کو منظور کیا تھا، جبکہ 26 جنوری 1950ء کو یہ نافذ العمل ہوا۔ اسی تاریخی اہمیت کے پیش نظر ہر سال 26 نومبر کو یومِ آئین منایا جاتا ہے۔ ڈاکٹر علی ظفر نے مزید کہا کہ آئین کی تمہید میں درج انصاف، آزادی، مساوات اور اخوت کے اصول ہندوستانی جمہوریت کی روح ہیں۔ ان اصولوں کا مقصد ایک ایسے معاشرے کی تشکیل ہے جہاں ہر فرد کو یکساں مواقع اور احترام حاصل ہو۔ طلبہ کو چاہیے کہ وہ آئین کو صرف نصابی کتابوں تک محدود نہ رکھیں بلکہ اس کے پیغام کو اپنی روزمرہ زندگی میں بھی اپنائیں۔ انہوں نے کہا کہ اپنے حقوق سے واقف ہونا ضروری ہے، لیکن ایک اچھا اور ذمہ دار شہری بننے کے لیے اپنے فرائض کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا بھی اتنا ہی اہم ہے۔ پرنسپل جناب رام سنیہی پراشر نے اپنے خطاب میں کہا کہ آئین ہمیں ایک ذمہ دار، بااخلاق اور باشعور شہری بننے کی ترغیب دیتا ہے۔ طلبہ ملک کا مستقبل ہیں، اس لیے ان کے اندر آئینی اقدار، نظم و ضبط، باہمی احترام اور قومی یکجہتی کا جذبہ پیدا کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں زبان، مذہب، ذات اور علاقائی اختلافات سے اوپر اٹھ کر ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہیے اور ملک کی ترقی میں اپنا مثبت کردار ادا کرنا چاہیے۔ تعلیم کا مقصد صرف معلومات حاصل کرنا نہیں بلکہ ایک اچھا انسان اور ذمہ دار شہری بننا بھی ہے۔ جناب محمد ہارون نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے آئین میں دیے گئے بنیادی حقوق اور بنیادی فرائض کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ ہر شہری کو آئین کے ذریعے کچھ بنیادی حقوق حاصل ہیں، لیکن ان حقوق کے ساتھ کچھ ذمہ داریاں بھی وابستہ ہیں۔ ہمیں قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرنا، ملک کی یکجہتی اور سالمیت کو برقرار رکھنا، عوامی املاک کی حفاظت کرنا اور سماجی ہم آہنگی کو فروغ دینا چاہیے۔ انہوں نے طلبہ کو اپنی تعلیم، کردار اور روزمرہ کے رویے میں ذمہ داری کا مظاہرہ کرنے کی ترغیب دی۔ پروگرام کے دوران طلبہ کو آئین کی تمہید، بنیادی حقوق، بنیادی فرائض اور جمہوری اداروں کے کردار کے بارے میں معلومات فراہم کی گئیں۔ اس کے ساتھ ہی انہیں بتایا گیا کہ قانون کی جانکاری ہر شہری کے لیے ضروری ہے تاکہ وہ اپنے حقوق کا تحفظ کر سکے اور کسی بھی ناانصافی یا قانونی مسئلے کی صورت میں درست رہنمائی حاصل کر سکے۔ طلبہ کو یہ بھی سمجھایا گیا کہ معاشرے میں امن، بھائی چارہ اور مساوات قائم رکھنے کے لیے آئینی اصولوں پر عمل کرنا بے حد ضروری ہے۔ اس موقع پر لیگل لٹریسی کلب کے مقصد پر بھی روشنی ڈالی گئی۔ بتایا گیا کہ کلب کے ذریعے طلبہ میں قانون، آئین، شہری ذمہ داریوں اور قانونی آگاہی کے بارے میں شعور پیدا کیا جائے گا، تاکہ وہ نہ صرف اپنے حقوق کو پہچان سکیں بلکہ دوسروں کے حقوق کا احترام بھی کریں۔

تھم گئیں دوریاں جب حجابات کی □ مصطفیٰؐ نے خدا سے ملاقات کی

بزم چراغ ادب کے تحت باوقار و پر معیار نعتیہ مشاعرہ

لکھنو، بزم چراغ ادب کے زیر اہتمام اردو منزل فردوس کالونی ہردوئی روڈ میں ایک شاندار و پر وقار نعتیہ مشاعرہ کا انعقاد کیا گیا۔ آغاز مولانا عبداللہ بخاری کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مشاعرے کی صدارت عالمی شہرت یافتہ شاعر و ادیب واصف فاروقی نے کی جبکہ نظامت کا فریضہ خوش فکر شاعر ڈاکٹر حشیم فاروقی نے انجام دیا۔ مشاعرہ کے سرپرست انوار الحق آئی اے ایس (سبک دوش) تھے۔ مہمانان خصوصی میں ڈاکٹر حبیب الاسلام قاضی شہر امام عیدگاہ فتح پور اور محمد خالد صدیقی صبر حدی تھے۔ اس موقع پر ادب دوست صاحب خانہ عبدالسمیع وفا نے شعرا و شرکا کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ میری نوتعمیر رہائش گاہ میں نعتیہ مشاعرہ سے آغاز بطور تبریک ہے۔ ان شاءاللہ※ بزم چراغ ادب※ کے تحت شعری و ادبی محفلوں کا سلسلہ جاری رہے گا اور میری خواہش ہے کہ ہر ادبی تقریب کی صدارت میرے محسن جناب واصف فاروقی صاحب تا حیات کرتے رہیں گے۔ میں متشکر ہوں اہل محلہ اور بڑی تعداد میں تشریف لانے والی عاشق رسول خواتین کا جن کی موجودگی نے تقریب کی عظمت میں اضافہ کیا۔ مشاعرہ کا اختتام ڈاکٹر حبیب الاسلام کی پر مغز ادبی گفتگو اور پر تاثیر دعائیہ کلمات پر ہوا۔ نعتیہ مشاعرہ منتخب اشعار نذر قارئین ہیں۔

قائم ہے جس سے قصرِ سخن کی بلندیاں
واصف وہ اک ستون ہے نعت رسول پاک
واصف فاروقی
اللہ کا قرآن ملا آپ سے ہمکو
اور ہم نے کیا رشد و ہدایت کو دفینہ
خالد صدیقی صبرحدی
تھم گئیں دوریاں جب حجابات کی
مصطفیٰ نے خدا سے ملاقات کی
شکیل گیاوی
سرورِ کونین کے تشریف لے آنے کے بعد
ساری دنیا کو ملی ہے ارتقا کی روشنی
ڈاکٹر مخمور کاکوروی
ابر رحمت چھائے رہتے ہیں وہاں چاروں طرف
کوئی موسم ہی نہیں طیبہ کے موسم کی طرح
ڈاکٹر رضوان الرضا
آپکے نقشِ قدم کی شان و عظمت کے طفیل
موم کی مانند پتھر کا جگر رکھا گیا
معید رہبر لکھنوی
دی زندگی کو آپ نے تحریکِ زندگی
جو سو رہے تھے انکو جگایا ہے آپ نے
ڈاکٹر منصور حسن
جو بڑھی تجلی سرمدی تو یہ کائنات چمک اٹھی
مٹی تیرگی، ہوئی روشنی کشف الدجا بجمالہ
عبدالسمیع وفا
خارزاروں کو سنبھالا ہے کسی انسان نے
ہمکو مشکل سے نکالا ہے کسی انسان نے
طارق سخا
تڑپ تڑپ کے دلِ بیقرار کہتا ہے
مدینے جانے کا کچھ انتظام ہو جائے
ڈاکٹر فہمی غازیپوری
سونا جو اگلتی ہے اب ارضِ عرب ساری
مکہ کی سخاوت ہے، برکت ہے مدینے کی
ڈاکٹر ناظم بریلوی
اسکو قرآن یاد ہے پورا
جسکی آنکھوں میں روشنی ہی نہیں
وقار کاشف

اتر ریلوے
ای۔ٹینڈر نوٹس
بھارت کے راشٹرپتی کی جانب سے سینئر ڈویژنل الیکٹرک انجینئر/ٹی آرڈی حضرت گنج، ڈویژنل ریلوے منیجر آفس لکھنؤ کے ذریعہ مقررہ فارمیٹ پر مندرجہ ذیل کاموں کیلئے سربمہر کھلے ای۔ٹینڈرز طلب کئے جاتے ہیں۔

1.	ای۔ٹینڈر نوٹس نمبر	ٹی آرڈی-19 سینئر ڈی ای ای۔لکھنؤ۔26۔ 02 کال
2.	کام کا نام	لکھنؤ ڈویژن کے فافامؤ-ڈاونچاہار، رائے بریلی، گوری گنج، ماں بیلہا دیوی دھام پرتاپ گڑھ، شاہ گنج، اور ورشن نگر TRD ڈپو کے تحت آنے والے لیول کراسنگ گیٹس (232 نمبر) پر بیریئر بوم ٹوٹنے سے ہونے والی OHE خرابی کو روکنے کیلئے اضافی تار کا بندوبست کرنا۔
3.	تخمینہ لاگت	2,67,66,392.90/- روپے
4.	زر بیعانہ کی رقم	5,35,300.00/- روپے
5.	مدت تکمیل کام	06 ماہ
6.	ٹینڈر فارم جمع کرنے کی آخری تاریخ اور وقت اور کھولنے کی تاریخ	مورخہ 18-12-2026 کو 15.00 بجے تک اور کھلنے کا وقت اسی دن 15.00 بجے کے بعد
7.	آفر کی ویلڈٹی	ٹینڈر کھلنے کی تاریخ سے 60 دن
8	اتر ریلوے کی ویب سائٹ	اضافی اطلاع اتر ریلوے کی ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر چیک کی جاسکتی ہے
9.	اہلیت کے معیارات	ٹینڈر دہندگان تب تک ٹینڈر ڈالنے لائق نہیں ہے، جب تک کہ وہ مندرجہ ذیل اہلیت کے معیارات پورا نہیں کرتا: 1. ٹینڈر دہندگان کا کم از کم اوسطاً سالانہ کانٹریکچویل کاروبار وی این یا 'وی' جو بھی کم ہو، ہونا چاہئے؛ جہاں وی = ٹینڈر کی مشتہر قیمت کروڑ روپے میں این = کام پورا کرنے کیلئے مقررہ سالوں کی تعداد جس کیلئے بولیاں طلب کی گئی ہیں۔ 2. ٹینڈر دہندگان گذشتہ سات مالی سال (ٹینڈر کے طلب کرنے کے ایک مہینے پہلے کے آخری دن تک)؛ "کم سے کم ایک اسی نوعیت ہر ایک تین کام کا 30 فیصد کم از کم مشتہر رقم کا کام کیا ہو" یا "کم سے کم ایک اسی مساوی ہر ایک دو کام کا 40 فیصد کم از کم مشتہر رقم کا کام کیا ہو۔" یا "کم سے کم ایک مساوی ایک کام کا 60 فیصد کم از کم مشتہر رقم کا کام کیا ہو۔" ایک اسی نوعیت کے کام کی تشریح ہوگی: Similar work means design, supply, erection, testing & commissioning of 50 Hz, Single Phase 25 KV AC OHE 3. ٹینڈر دہندہ اپنے آفر کے ساتھ بجلی کے ٹھیکیداروں کے ویلڈ لائسنس کی تصدیق شدہ فوٹو کاپی ضرور جمع کریں۔

نوٹ: اس ٹینڈر کیلئے کسی بھی طرح کے مینویل آفرز کی اجازت نہیں ہے اور کسی بھی طرح کے موصول مینویل آفر نظر انداز رخارج کر دیا جائے گا۔ مکمل تفصیلات ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر دیکھا جاسکتا ہے۔ نمبر: ٹی آرڈی۔19۔سینئر۔ڈی ای ای۔ لکھنؤ۔26۔ 02 کال مورخہ 25-11-2026
4098/2026
گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

ڈی پی ایس ایلڈیکو کا سالانہ جلسہ ’اینکور 2026: بھاؤ امرتم‘ اختتام پذیر

لکھنؤ۔ دہلی پبلک اسکول (ڈی پی ایس)، ایلڈیکو کی جانب سے سالانہ جلسہ ’اینکور 2026: بھاؤ امرتم جذبات کا امرت‘ کا انعقاد کیا گیا، جس میں رقص، موسیقی، ڈرامہ اور داستان گوئی کے ذریعے نو رسوں کی جھلک دیکھنے کو ملی۔ پروگرام کا آغاز شمع روشن کرنے اور گنیش وندنا کے ساتھ ہوا۔ مہمانِ خصوصی کے طور پر سمگر ششکشا کے ایڈیشنل اسٹیٹ پروجیکٹ ڈائریکٹر وشنو کانت پانڈے موجود رہے، جبکہ معزز مہمانوں میں پدم شری ڈاکٹر ودیا بندو سنگھ اور پدم شری ڈاکٹر انیل کمار رستوگی شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ سپر ہاؤس گروپ کی قیادت سے نائب صدر شاہینہ امین، جوائنٹ مینیجنگ ڈائریکٹر ظفر الامین اور ڈائریکٹر فردوس امین بھی موجود رہے۔ اسٹیج پر پری پرائمری سے لے کر نویں جماعت تک کے طلبہ نے مختلف موضوعات پر اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ پری پرائمری ونگ نے ’اے واچ آف ونڈرز‘، پہلی اور دوسری جماعت نے ’نیچرز ڈیوائن رپسوڈی‘ اور تیسری سے پانچویں جماعت نے ’دی الکیمی آف ایموشن فرام کانوینٹ ٹو کمپین‘ پیش کیا۔ وہیں ’ایکوز آف پیس‘، ’اویکننگ دی سول‘ اور ’راگ ملہار انڈین کلاسیکل فیوژن‘ جیسی موسیقی کی پیشکشوں نے سامعین کو مسحور کیے رکھا۔ ڈرامہ اور ادبی پیشکش کے تحت چھٹی سے آٹھویں جماعت کے طلبہ نے ماحولیات اور انسانی ذمہ داری پر مبنی ’انفینیٹ ریزوننس وھیئر نیچر فالز، ہیومینیٹی رائزز‘ جبکہ چھٹی سے نویں جماعت کے طلبہ نے آسکر وائلڈ کی تصنیف ’دی ہیپی پرنس‘ کو اسٹیج پر پیش کیا۔ اس کے علاوہ ’جذباتِ قوالی‘ اور اختتامی پیشکش ’فائنل کریسینڈو‘ نے پروگرام کو مزید پرجوش بنا دیا۔ اپنے خطاب میں مہمانِ خصوصی وشنو کانت پانڈے اور معزز مہمان پدم شری ڈاکٹر ودیا بندو سنگھ نے طلبہ کی ہمہ جہت ترقی اور ان کی پیشکشوں کی ستائش کی۔ وہیں پرنسپل گنجن ساہنی نے اسکول کی سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے ادارے کی حصولیابیوں اور تعلیمی سرگرمیوں کی تفصیلات سامنے رکھیں۔

منی کرکٹ چیمپئنز: کرکٹ مینیاک ٹورنامنٹ میں مائٹی ماورکس فاتح قرار

لکھنؤ کنڈرگارٹن ونگ میں جمعرات کے روز کرکٹ مینیاک ٹورنامنٹ※ کا پُرجوش اور سنسنی خیز انعقاد کیا گیا۔ 10 اوورز کے فارمیٹ میں کھیلے گئے اس ٹورنامنٹ میں ننھے کھلاڑیوں نے کھیل کے جذبے، نظم وضبط اور ٹیم ورک کا شاندار مظاہرہ کیا۔ مقابلے کے لیے بچوں کو آٹھ ٹیموں بی سپر اسٹرائیکرز، تھنڈر ٹائٹنز، رائل چیلنجرز، پاور پینتھرز، بلیزنگ بلاسٹرز، رائزنگ واریرز، ڈائنامک ڈیر ڈیولز اور مائٹی ماورکس بی میں تقسیم کیا گیا تھا۔ دن بھر جاری رہنے والے میچوں میں ننھے کرکٹ شائقین کے جوش اور باہمی تال میل نے دیکھنے والوں کو مسحور کر دیا۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح پرنسپل محترمہ گنجن ساہنی، ہیڈ مسٹریس محترمہ وندنا کھرے، جونیئر انچارج محترمہ اپراجیتا شکلا، پری پرائمری کوآرڈینیٹر محترمہ شیفالی جوشی اور اسپورٹس ہیڈ جناب پردیپ اور جناب توفیق کی موجودگی میں ہوا۔ فائنل مقابلہ مائٹی ماورکس اور بلیزنگ بلاسٹرز کے درمیان کھیلا گیا۔ مائٹی ماورکس نے سُدھا ہوا کھیل پیش کرتے ہوئے مقررہ 10 اوورز میں 9 وکٹوں کے نقصان پر 40 رنز بنائے اور شاندار ٹیم اسپرٹ کے بل بوتے پر ٹائٹل اپنے نام کیا۔ فائنل میں اویان باجپئی نے 4 وکٹیں لے کر مؤثر بولنگ کی، جبکہ عمدہ کارکردگی پر سمگر پانڈے کو مین آف دی میچ※ قرار دیا گیا۔ صحت مندانہ مسابقت اور کھلتے چہروں کے ساتھ اختتام پذیر ہونے والا یہ ایونٹ بچوں کے لیے ایک یادگار تجربہ بن گیا

اتحاد کے بیانات پر مشورہ دینے کے لئے کانگریس صدر پہنچے لکھنؤ

لکھنؤ: 26 نومبر (پی این ایس) ریاستی اسمبلی انتخابات سے قبل سیٹوں کی تقسیم کو لے کر ایس پی اور کانگریس لیڈروں کے درمیان جاری جھگڑے اور الزامات کے درمیان، کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھرگے نے واضح کیا کہ اتحاد برقرار رہے گا۔ انہوں نے دونوں پارٹیوں کے لیڈروں کو مشورہ دیا کہ وہ غلط بیانی کرنے اور ایسی کوئی بھی بات کہنے سے گریز کریں جس سے اتحاد متاثر ہو۔ کھرگے، جو آئین تحفظ مارچ میں شرکت کے لیے لکھنؤ پہنچے تھے، ریاستی کانگریس کے دفتر میں کارکنوں سے خطاب کر رہے تھے۔ کھرگے نے کہا، جتنے بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا ہم فتح حاصل کرنے تک جاری رکھیں گے۔ لیکن ہمیں جیت کو یقینی بنانا چاہیے، مل کر لڑنا چاہیے اور آگے بڑھنا چاہیے۔ کسی کو بھی تکبر سے بات نہیں کرنی چاہیے، چاہے وہ کوئی بھی ہو۔ ہماری پارٹی اور دوسری پارٹی جس کے ساتھ ہمارا اتحاد ہے، اتحاد رہے گا۔ انہوں نے کہا، کسی کو تکبر سے بات نہیں کرنی چاہیے، کیونکہ ہم نے بی جے پی کو ہٹانا ہے، ہمیں مودی اور یوگی حکومتوں کو ہٹانا ہے۔

دہلی میں آج یونائیٹڈ کسان مارچ کی تیاریاں، پولس الرٹ، وارننگ جاری

لکھنؤ: 26 نومبر (پی این ایس) جمعرات، 26 نومبر کو متحدہ کسان مورچہ (SKM) کے مجوزہ احتجاجی مارچ سے پہلے دہلی پولیس ہائی الرٹ پر ہے۔ پولیس نے واضح کیا کہ مارچ کے لیے کوئی اجازت نامہ موصول نہیں ہوا اور نہ ہی اس کے انعقاد کی منظوری دی گئی ہے۔ کسان تنظیموں نے کناٹ پلیس میں کالی باڑی سے جنتر منتر تک مارچ کا اعلان کیا ہے۔ اس کے بارے میں، دہلی پولیس کے ڈی سی پی نے بدھ کی رات سوشل میڈیا پر ایک پریس نوٹ جاری کیا، جس میں رہنما خطوط کی تفصیل دی گئی۔ دہلی پولیس کے مطابق انڈین سول سیکیورٹی کوڈ (بی این ایس ایس) کی دفعہ 163 کے تحت جاری کردہ احکامات نافذ العمل ہیں۔ اس کے تحت بغیر اجازت اجتماعات، جلوس، مظاہرے، تقاریر، نعرے بازی اور دھرنے پر پابندی ہے۔ پولیس نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ احکامات کی تعمیل کریں اور انتظامیہ کے ساتھ تعاون کریں۔ خلاف ورزی کرنے والوں کو قانونی کارروائی کی تنبیہ بھی کی گئی ہے۔

اودھ نامہ

ہندوستانی نوجوانوں کے معاشی مسائل

ہندوستان کی معیشت پر عوامی بحث اکثر ترقی، بنیادی ڈھانچے، ڈیجیٹل تبدیلی، اور پالیسی اصلاحات کے گرد گھومتی ہے۔ یہ بحث اہم ہے، لیکن اس میں ان نوجوانوں کے سوالات کا جواب کم ہی ملتا ہے جن کے پاس ڈگریاں ہیں لیکن اچھی نوکریاں نہیں، نوکریاں ہیں لیکن تحفظ نہیں، اور محنت ہے لیکن بہتر زندگی کی کوئی یقین دہانی نہیں۔ کیونکہ بے روزگاری کا ڈیٹا ایک نامکمل تصویر پیش کرتا ہے۔ متواتر لیبر فورس سروے (PLFS) 2023 - 24 کے مطابق، 15 سے 29 سال کی عمر کے لوگوں میں بے روزگاری کی شرح 10.2 فیصد ہے، جو کہ 2017-18 میں 17.8 فیصد سے کم ہے۔ یہ بہتری حقیقی ہے، لیکن اس کے نیچے ایک بہت زیادہ پیچیدہ حقیقت ہے۔

یہ اعداد و شمار یہ ظاہر نہیں کرتے کہ کتنے فارغ التحصیل افراد اپنی تعلیم سے بالکل مختلف ملازمتوں پر مجبور ہیں، کتنے جن کی آمدنی میں ماہانہ اتار چڑھاؤ آتا ہے، کتنے نوجوان برسوں کی تعلیم کے بعد بھی اپنے خاندانوں پر انحصار کرتے ہیں، اور مسابقتی امتحانات کا جذباتی اور مالی بوجھ، تاخیر سے بھرتی، اور طویل انتظار۔ کاغذ پر، ایک شخص ملازمت" ہوسکتا ہے، پھر بھی کرایہ ادا کرنے، تعلیمی قرضوں کی ادائیگی، اور مستقبل کے لیے بچت کرنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہذا، اگرچہ بے روزگاری کو کم کرنا ایک کامیابی ہے، لیکن یہ خود بخود ثابت نہیں ہوتا کہ روزگار بامعنی، مستحکم، یا مناسب معاوضہ ہے۔

امریکہ سے اسباق۔ 2008 کے مالیاتی بحران کے بعد امریکی معیشت بحال ہوئی، لیکن لاکھوں خاندانوں کے لیے گھر، نوکریاں اور اعتماد واپس نہیں آیا۔ اس بحران نے ایک بڑھتے ہوئے احساس کو جنم دیا کہ اگرچہ جی ڈی پی ترقی کا ایک مفید پیمانہ ہے، لیکن یہ لوگوں کی بھلائی کا مکمل پیمانہ نہیں ہے۔ ماہرین اقتصادیات جوزف اسٹگلٹز، امرتیا سین، اور ژاں پال فیتوسی نے خبردار کیا کہ ترقی کو صرف پیداوار سے نہیں بلکہ تقسیم، عدم تحفظ اور معیار زندگی سے بھی ناپا جانا چاہیے۔

چینی مثال۔ چین نے اپنی عظیم صنعتی ترقی کے باوجود نوجوانوں کی بے روزگاری، پراپرٹی مارکیٹ کے بحران اور گھریلو اعتماد جیسے مسائل کا سامنا کیا۔ وہاں بھی سبق یہ ہے کہ تیز رفتار ترقی اور گھریلو اعتماد ہمیشہ ساتھ ساتھ نہیں چلتے۔ اوسط اعداد و شمار دھوکہ دے سکتے ہیں ایک امیر شہر سے گریجویٹ اور آسام سے گریجویٹ کی ڈگری ایک جیسی ہوسکتی ہے، لیکن ان کی ملازمت کا بازار بالکل مختلف ہوسکتا ہے۔ قومی اوسط اس فرق کو چھپاتے ہیں۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہندوستان کی اقتصادی کامیابی کو صرف اعداد و شمار سے نہیں ماپا جائے گا، بلکہ اس بات سے بھی کہ نوجوان اس ترقی کو موقع، سلامتی، اعتماد اور اپنے مستقبل کو تشکیل دینے کی طاقت کے طور پر سمجھتے ہیں۔ معاشی اعداد و شمار نوجوان ہندوستانیوں کے سوالات کا جواب کیوں نہیں دیتے؟ بے روزگاری کے اعداد و شمار ایک نامکمل تصویر پیش کرتے ہیں۔ متواتر لیبر فورس سروے (PLFS) 2023-24 کے مطابق، 15 سے 29 سال کی عمر کے لوگوں میں بے روزگاری کی شرح 10.2 فیصد ہے، جو کہ 2017-18 میں 17.8 فیصد سے کم ہے۔ یہ بہتری حقیقی ہے، لیکن اس کے نیچے ایک بہت زیادہ پیچیدہ حقیقت ہے۔

ماہرین اقتصادیات جوزف اسٹگلٹز، امرتیا سین، اور ژاں پال فیتوسی نے خبردار کیا کہ ترقی کو صرف پیداوار سے نہیں بلکہ تقسیم، عدم تحفظ اور لوگوں کے معیار زندگی سے بھی ناپا جانا چاہیے۔ چین، نمایاں صنعتی ترقی کا تجربہ کرنے کے باوجود، نوجوانوں کی بے روزگاری، جائیداد کی منڈی کا بحران، اور گھریلو اعتماد جیسے چیلنجوں کا بھی سامنا کرتا ہے۔ یہاں سبق یہ ہے کہ تیز رفتار ترقی اور گھریلو اعتماد ہمیشہ ساتھ ساتھ نہیں چلتے۔ اوسط اعداد و شمار دھوکہ دے سکتے ہیں۔ ایک امیر شہر سے گریجویٹ اور آسام سے گریجویٹ کی ڈگری ایک جیسی ہوسکتی ہے، لیکن ان کے لیے ملازمت کا بازار بالکل مختلف ہوسکتا ہے۔ قومی اوسط ان اختلافات کو چھپاتے ہیں۔

ہندوستان میں بے روزگاری آج سے نہیں آزادی کے بعد سے ایک مسئلہ ہے۔ کسی بھی حکومت نے اس مسئلہ کو سنجیدگی سے حل کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ ووٹ ھاسل کرنے کا ایک دلکش نعرہ ہی سمجھا۔ اسی طرح غریبی ہٹاؤ کا نعرہ مرحومہ اندرا گاندھی نے دیا تھا جو بہت زیادہ پر کشش تھا لیکن اس کے بعد سے کتنا پانی بہ پانی دریا میں بہہ گیا، کیا غریبی ہٹی، ارے ہٹنے کی تو بات جانے دیجئے اگر ہم پوچھیں کتنے فیصد غریبی کم ہوئی تو اس کا بھی جواب نہیں مل سکے گا۔ حکومتیں جن الیکشن شر پر آ آ ہے اس وق تبڑ توڑ کچھ کام کرنا شروع کرتی ہیں وہ بھی اس لالچ میں کہ عوام ان کو پھر ایک بار ووٹ دے کر منتخب کریں اور وہ پھر اسی طرح کام کرتے رہیں۔ اگر حکومتیں چاہ لیں تو ک ون سا کام ہے جو ہو نہیں سکتا۔ شہر کی راجدھانی میں ہی دیکھ لیجئے پانی نکاسی ایک اہم مسئلہ ہے۔ نالیوں کی صفائی ایک مسئلہ ہے، یہ چھوتے چھوتے مسائل بھی حل نہیں ہوتے تو بڑے بڑے مسائل حل کیا حل کئے جائیں گے۔ ابھی یو پی می ں اویسی اور چندر شیکھر آزاد کی پارتی والے اتحاد نے نعرہ دیا ہے کہ اگر حکومت بنی تو بیس بیس لاکھ روپے کھاتے میں ڈالے جائیں گے۔ کوئی پوچھے کہ کیا آپ کو پتہ ہے کہ ریاست کی آبادی کتنی ہے اور ریاست کے ہر فرد کو بیس بیس لاکھ دینے سے کتنا روپیہ خرچ ہوگا اور یہ روپیہ کہاں سے آئے گا۔

مسلمان: ووٹ کی طاقت یا قیادت کی صلاحیت؟

مولانا قاری اسحاق گورا

کسی قوم کی سیاسی حیثیت کا تعین محض اس کے ووٹوں کی تعداد سے نہیں ہوتا، بلکہ اس شعور سے ہوتا ہے جو اسے اپنے حقوق، ذمہ داریوں اور مستقبل کا ادراک عطا کرتا ہے۔ المیہ یہ نہیں کہ مسلمان انتخابی سیاست میں نظر انداز کیے جاتے ہیں؛ المیہ یہ بھی ہے کہ ہم نے اپنی اجتماعی قوت کو انتخابی موسموں کی ضرورت تو بننے دیا، مگر اسے مستقل سیاسی قوت میں تبدیل کرنے کی سنجیدہ کوشش کم کی۔ ووٹ دینا جمہوری حق ہے، مگر قیادت پیدا کرنا اجتماعی بصیرت کا تقاضا۔ قومیں صرف نمائندے منتخب کر کے تاریخ نہیں بدلتیں، بلکہ ایسے افراد تیار کرتی ہیں جو وقت کے دھارے کو سمجھیں، حالات کا تجزیہ کریں اور آنے والی نسلوں کے لیے راستے متعین کریں۔ سوال یہ ہے کہ ہندوستانی مسلمان اپنی سیاسی طاقت کو محض انتخابی اعداد و شمار تک محدود رکھیں گے یا اسے فکری، تعلیمی اور سماجی قوت میں تبدیل کرنے کا راستہ بھی اختیار کریں گے؟ ہندوستانی سیاست میں مسلمانوں کی انتخابی اہمیت سے انکار ممکن نہیں، لیکن انتخابی اہمیت اور سیاسی اثر پذیری دو مختلف حقیقتیں ہیں۔ کسی طبقے کے ووٹ فیصلہ کن ہو سکتے ہیں، مگر ضروری نہیں کہ اس کے مسائل بھی فیصلہ سازی کا حصہ بن جائیں۔ یہی وہ فرق ہے جسے سمجھنا آج کے مسلم معاشرے کے لیے ناگزیر ہے۔

انتخابات کے زمانے میں مسلم ووٹوں کی اہمیت پر گفتگو ہوتی ہے، سیاسی وعدے کیے جاتے ہیں، نمائندگی کے خواب دکھائے جاتے ہیں اور مختلف جماعتیں اپنی ترجیحات واضح کرتی ہیں۔ لیکن انتخابات کے بعد اصل امتحان شروع ہوتا ہے۔ کیا تعلیمی پسماندگی پر سنجیدہ پیش رفت ہوئی؟ کیا روزگار کے مواقع بڑھے؟ کیا شہری سہولتوں میں بہتری آئی؟ کیا عوامی نمائندوں نے اپنے حلقوں کے مسائل کو متعلقہ ایوانوں تک پہنچایا؟ یہ سوال کسی ایک سیاسی جماعت کے لیے نہیں، بلکہ ہر اس جماعت اور نمائندے کے لیے ہے جو عوام سے ووٹ اور اعتماد طلب کرتا ہے۔

مسلمانوں کو یہ حقیقت تسلیم کرنی ہوگی کہ سیاسی وابستگی جذبات کا نہیں، اصولوں اور کارکردگی کا معاملہ ہے۔ کسی جماعت سے قربت اسے احتساب سے بالاتر نہیں کرتی اور کسی جماعت سے اختلاف اس کے ہر اقدام کو غلط قرار دینے کا جواز نہیں بنتا۔ جمہوری شعور کا تقاضا ہے کہ حمایت بھی دلیل سے ہو اور مخالفت بھی اصول کی بنیاد پر۔ مسلم معاشرے میں قیادت کے فقدان کا ذکر اکثر کیا جاتا ہے، مگر اس سوال پر کم غور ہوتا ہے کہ قیادت پیدا کرنے کا اجتماعی نظام کہاں ہے؟ ہم رہنما کی تلاش میں تو سرگرداں رہتے ہیں، لیکن رہنما تیار کرنے کے لیے درکار تعلیمی، فکری اور تنظیمی ماحول کی تشکیل پر کتنی توجہ دیتے ہیں؟ قیادت محض مقبولیت کا دوسرا نام نہیں۔ مجمع جمع کر لینا عوامی اعتماد حاصل کرنے کے مترادف نہیں، اور بلند آواز میں تقریر کرنا سیاسی بصیرت کی دلیل نہیں۔ حقیقی قیادت وہ ہے جو وقتی جذبات سے بلند ہو کر دیرپا مفادات کو سمجھے، اختلاف میں توازن قائم رکھے اور اقتدار کو منصب نہیں بلکہ امانت تصور کرے۔ ہمیں ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جو پارلیمانی نظام سے واقف ہوں، آئین کی زبان سمجھتے ہوں، قانون کی باریکیوں سے آشنا ہوں اور معاشی و سماجی مسائل کا تجزیہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ جو صرف اپنی برادری کی نمائندگی نہ کریں بلکہ ملک کے اجتماعی مفاد میں بھی مؤثر کردار ادا کر سکیں۔ قیادت کا اصل امتحان تالیاں نہیں، فیصلوں کے نتائج ہوتے ہیں؛ اور رہنمائی کی اصل پہچان دعوے نہیں، وہ راستے ہوتے ہیں جو دوسروں کے لیے آسان بنائے جائیں۔

کسی بھی معاشرے کی سیاسی خودمختاری اس کی علمی خودمختاری سے الگ نہیں ہو سکتی۔ جو قوم قانون نہیں سمجھتی، وہ اپنے حقوق کے تحفظ میں دوسروں کی محتاج رہتی ہے؛ جو معیشت سے ناواقف ہے، وہ معاشی فیصلوں کے اثرات کا اندازہ نہیں لگا سکتی؛ اور جو تاریخ سے بے خبر ہے، وہ اکثر حال کے نعروں کو مستقبل کی حقیقت سمجھ بیٹھتی ہے۔ مسلم معاشرے میں سیاسی بیداری کی گفتگو اس وقت تک ادھوری رہے گی جب تک تعلیم کو اجتماعی ترجیحات میں مرکزی مقام نہیں دیا جاتا۔ ہمارے مدارس، اسکولوں، کالجوں اور سماجی اداروں کو ایک دوسرے کے مقابل نہیں بلکہ ایک دوسرے کے معاون کے طور پر کام کرنا چاہیے۔ دینی بصیرت کے ساتھ عصری علوم، اخلاقی تربیت کے ساتھ تحقیقی مزاج اور مذہبی شناخت کے ساتھ آئینی شعور پیدا کرنا وقت کی ضرورت ہے۔ ہمیں ایسے نوجوان تیار کرنے ہوں گے جو وکالت، صحافت، انتظامیہ، معاشیات، تحقیق اور پالیسی سازی کے میدانوں میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا سکیں۔ کیونکہ ایوانوں میں مؤثر آواز وہی بنتی ہے جس کے پیچھے علم، دلیل اور تیاری کی قوت موجود ہو۔ تعلیم صرف روزگار کا وسیلہ نہیں، بلکہ اجتماعی وقار اور سیاسی خود اعتمادی کا سرچشمہ بھی ہے۔

سیاسی نمائندگی کا مسئلہ صرف اس بات کا نہیں کہ کتنے افراد ایوانوں میں پہنچے، بلکہ یہ بھی ہے کہ وہاں پہنچنے کے بعد وہ کیا کردار ادا کرتے ہیں۔ نمائندگی کا مقصد محض کسی طبقے کی موجودگی درج کرانا نہیں، بلکہ اس کے مسائل کو قانون سازی، پالیسی اور حکومتی ترجیحات کا حصہ بنانا ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ مسلمان انتخابی سیاست میں امیدواروں کے انتخاب کو سنجیدگی سے لیں۔ شخصیت، شہرت، خاندانی تعلق یا وقتی مقبولیت کے بجائے کردار، صلاحیت، عوامی خدمت اور جواب دہی کو اہمیت دی جائے۔ ایک ایسا نمائندہ جو اپنے حلقے کے مسائل سے بے خبر ہو، عوام سے رابطہ منقطع کر لے اور ایوان میں پہنچ کر خاموش تماشائی بن جائے، وہ محض اپنی موجودگی سے نمائندگی کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ اسی طرح مسلمانوں کو صرف مسلم امیدواروں تک اپنی سیاسی سوچ محدود نہیں کرنی چاہیے۔ جمہوریت میں اصل اہمیت امیدوار کے کردار، نظریات، پالیسیوں اور عوامی خدمت کے ریکارڈ کی ہے۔ جو شخص آئینی اقدار، مساوات اور تمام شہریوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے سنجیدہ ہو، اس کے ساتھ جمہوری مکالمے اور تعاون کے امکانات تلاش کیے جانے چاہئیں۔ مسلم قیادت کا دائرہ صرف مسلمانوں کے مسائل تک محدود نہیں ہونا چاہیے۔ ہندوستان کی اجتماعی زندگی میں مہنگائی، بے روزگاری، کسانوں کی پریشانیاں، مزدوروں کے حقوق، خواتین کا تحفظ، صحت اور تعلیم جیسے مسائل ہر طبقے کو متاثر کرتے ہیں۔ اگر کوئی قیادت صرف اپنی برادری کے مفادات کی بات کرے اور قومی مسائل سے لاتعلق رہے تو اس کی سیاسی بصیرت محدود رہ جاتی ہے۔ اس کے برعکس جو قیادت اپنے حقوق کے ساتھ دوسروں کے حقوق کی حفاظت کو بھی ضروری سمجھے، وہ جمہوری معاشرے میں زیادہ وسیع اور تعمیری کردار ادا کر سکتی ہے۔

ہندوستان کی گنگا جمنی تہذیب اور آئینی روح کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اختلاف کے باوجود مکالمے کے دروازے بند نہ ہوں۔ مذہبی شناخت اپنی جگہ محترم ہے، مگر قومی ذمہ داری اس سے الگ کوئی چیز نہیں۔ ہمیں ایسی قیادت درکار ہے جو ناانصافی کے خلاف آواز اٹھائے، مگر انصاف کے اصولوں سے انحراف نہ کرے؛ جو اپنے معاشرے کے حقوق کا مطالبہ کرے، مگر کسی دوسرے کے حق کو نظر انداز نہ کرے۔ مسلم معاشرے میں علماء کا مقام صرف مذہبی رہنمائی تک محدود نہیں، بلکہ وہ اخلاقی تربیت اور اجتماعی اصلاح میں بھی بنیادی کردار ادا کر سکتے ہیں۔

دانشوروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ معاشرے کو جذبات کے بجائے دلیل کی روشنی میں سوچنا سکھائیں، جبکہ نوجوانوں کو اس فکری رہنمائی کو عملی صلاحیت میں تبدیل کرنا ہوگا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ علماء، اساتذہ، صحافی، وکلاء، ماہرینِ تعلیم اور سماجی کارکن ایک مشترکہ علمی و سماجی ماحول پیدا کریں، جہاں نوجوان آئین، جمہوریت، تاریخ اور قومی پالیسیوں کو سمجھ سکیں۔

اختلافِ رائے کو دشمنی سمجھنے کا مزاج ختم کرنا ہوگا۔ کسی سیاسی رہنما سے سوال کرنا بے ادبی نہیں، اور کسی جماعت کی پالیسی سے اختلاف کرنا مخالفت برائے مخالفت نہیں۔ درحقیقت سوال کرنے والا معاشرہ ہی اپنے نمائندوں کو ذمہ دار بناتا ہے۔ ہمیں ایسی نسل تیار کرنی ہے جو شخصیت پرستی سے نکل کر اصول پسندی کی طرف آئے، جو نعروں سے زیادہ دلائل کو اہمیت دے اور جو سوشل میڈیا کی مقبولیت کو حقیقی عوامی خدمت کا متبادل نہ سمجھے۔ مسلم معاشرے میں اکثر گفتگو پارلیمنٹ اور اسمبلیوں تک پہنچنے پر ختم ہو جاتی ہے، حالانکہ عوامی خدمت کی پہلی منزل بلدیاتی سیاست ہے۔ گلیوں کی صفائی، پانی کی فراہمی، نکاسی آب، سرکاری اسکولوں کی حالت، اسپتالوں کی سہولتیں اور شہری ترقی جیسے مسائل مقامی نمائندگی سے براہ راست وابستہ ہیں۔ اگر ہمارے نوجوان بلدیاتی اداروں میں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کریں، عوامی مسائل کی نشاندہی کریں اور مقامی سطح پر ذمہ دارانہ کردار ادا کریں تو یہی تجربہ مستقبل کی بڑی قیادت کی بنیاد بن سکتا ہے۔ قیادت کی تربیت ایوانوں میں داخل ہونے کے بعد نہیں، عوام کے درمیان رہ کر شروع ہوتی ہے۔ جو شخص اپنے محلے کے مسائل نہیں سمجھتا، اس سے قومی مسائل کی مؤثر نمائندگی کی توقع کیسے کی جا سکتی ہے؟

مسلم معاشرے کی سیاسی پیش رفت میں ایک بڑی رکاوٹ باہمی گروہ بندی اور شخصی مفادات بھی ہیں۔ اکثر اجتماعی مقاصد کے لیے شروع ہونے والی کوششیں چند اختلافات کے سبب کمزور پڑ جاتی ہیں۔ ہم شخصیات کے گرد جمع ہونے میں تو جلدی کرتے ہیں، مگر اصولوں کے گرد متحد ہونے میں دشواری محسوس کرتے ہیں۔ سیاسی اتحاد کا مطلب یہ نہیں کہ تمام افراد کی رائے ایک ہو جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بنیادی مسائل پر اختلافات کے باوجود مشترکہ راستہ تلاش کیا جائے۔ تعلیم، روزگار، آئینی حقوق، سماجی تحفظ اور سیاسی نمائندگی ایسے معاملات ہیں جن پر وسیع تر اتفاقِ رائے پیدا کیا جا سکتا ہے۔ اگر ہم ہر اختلاف کو مستقل تقسیم کا سبب بناتے رہیں گے تو ہماری اجتماعی توانائی داخلی کشمکش میں صرف ہوتی رہے گی۔ قوموں کی قوت اختلافات کے خاتمے میں نہیں، بلکہ اختلافات کے باوجود مقصد سے وابستہ رہنے میں پوشیدہ ہوتی ہے۔

مسلمانوں کو اپنے مسائل پر گفتگو کرنے کا پورا حق ہے، لیکن شکایت کو مستقل سیاسی حکمت عملی نہیں بنایا جا سکتا۔ محرومی کا احساس اگر تعمیری جدوجہد میں تبدیل نہ ہو تو وہ رفتہ رفتہ مایوسی کو جنم دیتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر شہر اور ضلع میں ایسے تعلیمی و سماجی فورم قائم ہوں جہاں نوجوانوں کی سیاسی تربیت ہو، عوامی مسائل پر تحقیق کی جائے، منتخب نمائندوں کی کارکردگی کا جائزہ لیا جائے اور قانونی و آئینی حقوق کے بارے میں آگاہی فراہم کی جائے۔ ہمیں اپنے معاشرے میں ایسے افراد کی سرپرستی بھی کرنی چاہیے جو سیاست کو ذاتی شہرت یا اقتدار کا ذریعہ نہیں بلکہ عوامی خدمت کا میدان سمجھتے ہوں۔ یہ کام ایک دن یا ایک انتخاب میں مکمل نہیں ہوگا۔ اس کے لیے مستقل مزاجی، ادارہ سازی اور اجتماعی تعاون درکار ہے۔ آج ہندوستانی مسلمانوں کے سامنے اصل سوال یہ نہیں کہ انتخابات میں ان کے ووٹوں کی اہمیت کتنی ہے، بلکہ یہ ہے کہ آنے والی نسلوں کی سیاسی، تعلیمی اور فکری حیثیت کیا ہوگی؟ کیا ہم اپنی نئی نسل کو صرف انتخابی نعروں کا سامع بنائیں گے یا اسے پالیسی سازی کا اہل بھی بنائیں گے؟ کیا ہم صرف اپنے نمائندوں سے توقعات وابستہ رکھیں گے یا خود بھی ایسے نمائندے تیار کرنے کی ذمہ داری قبول کریں گے جو علم، کردار اور بصیرت کے ساتھ عوام کی خدمت کر سکیں؟ یہ وقت محض سیاسی شکایتوں کا نہیں، اجتماعی خود احتسابی کا ہے۔ ہمیں یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ سیاسی طاقت صرف ووٹوں سے نہیں بنتی؛ اس کے پیچھے علم، تنظیم، معاشی استحکام، فکری آزادی اور اہل قیادت کی طویل جدوجہد ہوتی ہے۔

ووٹ کسی قوم کی آواز ضرور بن سکتا ہے، مگر اس آواز کو سمت دینے کے لیے شعور درکار ہوتا ہے۔ نمائندگی کسی فرد کو ایوان تک پہنچا سکتی ہے، مگر رہنمائی پوری قوم کو مستقبل کا راستہ دکھاتی ہے۔ مسلمانوں کو اب ووٹ بینک کی محدود شناخت سے آگے بڑھ کر ایک باشعور، تعلیم یافتہ اور ذمہ دار شہری معاشرہ بننے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ قوموں کی تقدیر صرف اس سے نہیں بدلتی کہ وہ کس کو منتخب کرتی ہیں، بلکہ اس سے بھی بدلتی ہے کہ وہ اپنے درمیان کس طرح کے افراد، ادارے اور قیادت تیار کرتی ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ جن قوموں نے اپنی نسلوں کو صرف مطالبہ کرنا سکھایا، وہ دوسروں کے فیصلوں کی منتظر رہیں؛ اور جنہوں نے اپنی نسلوں کو علم، کردار اور قیادت سے آراستہ کیا، انہوں نے اپنے عہد کے فیصلوں میں حصہ لیا۔ اب انتخاب ہمارے سامنے ہے: ہمیں صرف ووٹ دینے والی قوم بننا ہے یا رہنمائی کرنے والی قوم بھی؟

☆☆☆

حکومت نے جمہوری اداروں کو منظم انداز میں کمزور کیا

سرفراز احمد قاسمی، حیدرآباد

جمہوریت کسی بھی مہذب اور ترقی یافتہ معاشرے کے سیاسی نظام کی بنیاد ہوتی ہے۔ اس کی خوبصورتی محض انتخابات کے انعقاد، حکومتوں کی تشکیل اور اقتدار کی منتقلی میں نہیں، بلکہ آئین کی بالادستی، قانون کی حکمرانی، عدلیہ کی آزادی، پارلیمنٹ کی خودمختاری، آزاد صحافت اور شہریوں کے بنیادی حقوق کے تحفظ میں پوشیدہ ہوتی ہے۔ جمہوریت کا حقیقی حسن اسی وقت برقرار رہتا ہے جب حکومت عوام کے سامنے جواب دہ ہو، ادارے آئینی دائرے میں آزادانہ طور پر کام کریں اور اختلافِ رائے کو دشمنی یا غداری کے بجائے جمہوری حق تسلیم کیا جائے۔ ہندوستان دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہونے کا اعزاز رکھتا ہے۔ آزادی کے بعد ملک کے معماروں نے ایک ایسے آئینی نظام کی بنیاد رکھی تھی، جس میں مذہب، ذات، زبان اور علاقائی شناخت سے بالاتر ہو کر تمام شہریوں کو مساوی حقوق فراہم کیے گئے۔ لیکن گزشتہ 12 برسوں میں، مودی کی قیادت میں بی جے پی کے اقتدار میں آنے کے بعد، ملک کے جمہوری ڈھانچے، آئینی اداروں اور سیکولر تشخص کے حوالے سے مختلف اور سنجیدہ سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ سیاسی مبصرین، صحافتی اداروں، انسانی حقوق کی تنظیموں اور اپوزیشن جماعتوں نے بارہا اس امر پر اپنی تشویش ظاہر کی تھی کہ ہندوستانی جمہوریت اپنے بنیادی اصولوں سے دور ہوتی جا رہی ہے اور یہاں کی جمہوریت زوال پذیر ہے، گزشتہ دنوں امریکہ کی عالمی تنظیم، ہیومن رائٹس واچ (ایچ آر ڈبلیو) نے اپنی 95 صفحات پر مشتمل ایک رپورٹ میں الزام لگایا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی حکومت نے گزشتہ ایک دہائی کے دوران، انسانی حقوق اور جمہوری آزادیوں کے تحفظ کے لیے ملک میں قائم اداروں کو منظم انداز میں کمزور کیا، قانون کی حکمرانی کو نقصان پہنچایا اور ہندو اکثریت پسندی کو فروغ دیا ہے، رپورٹ میں اس طرز حکمرانی کو آمرانہ رجحان سے تعبیر کیا گیا ہے، یہ رپورٹ جس کا عنوان آخر ہم کس جمہوریت کی بات کر رہے ہیں؟ یہ تو ہندوستان میں مودی کا آمرانہ طرز حکمرانی ہے۔ 40 سے زائد وکلا، صحافیوں، کارکنوں، ماہرین تعلیم، ججوں اور سابق سرکاری عہدے داروں کے انٹرویو پر مبنی ہے، اس میں پارلیمنٹ کو نظر انداز کرنے، تحقیقاتی ایجنسیوں کے سیاسی استعمال، آئینی اداروں کو کمزور کرنے اور عدلیہ کی ناکامیوں کو جمہوری زوال کے اہم اسباب قرار دیا گیا ہے، رپورٹ کے مطابق 2014 سے 2019 کے دوران صرف 28 فیصد بل پارلیمانی کمیٹیوں کو بھیجے گئے، جبکہ 2019 سے 2024 میں یہ شرح گھٹ کر صرف 16 فیصد رہ گئی، حکومت نے اپوزیشن کے 146 ارکان پارلیمنٹ کو معطل کرنے کے دوران الیکشن کمشنروں کی تقرری سے متعلق قانون بھی منظور کیا، جس سے انتظامیہ کا اختیار بڑھا، منی بلز کے ذریعے ایسے قوانین منظور کیے گئے جن سے ای ڈی کے اختیارات میں اضافہ ہوا، ہیومن رائٹس واچ نے انتخابی عمل اور الیکشن کمیشن کی کارکردگی پر بھی سنگین سوال اٹھائے ہیں، رپورٹ کے مطابق انتخابی ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزیوں، نفرت انگیز تقاریر اور ووٹنگ سے متعلق بے ضابطگیوں پر حکمراں جماعت کے رہنماؤں کو جواب دہ بنانے میں کمیشن ناکام رہا ہے۔ ایس آئی آر کے ذریعے اکتوبر 2026 تک 13 کروڑ سے زائد ووٹروں کے نام حذف کیے جانے کا دعوی کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اس سے خواتین، غریبوں اور مذہبی اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کو غیر متناسب نقصان پہنچا۔ رپورٹ میں مغربی بنگال کی مثال دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اسمبلی انتخابات سے قبل 90 لاکھ نام حذف کیے گئے جو ریاست کے مجموعی ووٹروں کا 12 فیصد تھے، بعد میں اپیل کرنے والوں میں تقریبا 90 فیصد کے نام دوبارہ شامل کیے گئے، رپورٹ کے مطابق ایس آئی آر کے خلاف احتجاج کے دوران حکومت نے انٹرنیٹ خدمات معطل کیں، نقل و حرکت پر پابندیاں لگائی اور ہزاروں افراد کو حراست میں لیا، ناقدین اور اپوزیشن رہنماؤں نے اسے حق رائے دہی اور جمہوری آزادیوں پر حملہ قرار دیا ہے۔ رپورٹ میں ای ڈی کے اعداد و شمار کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ اپریل 2015 سے فروری 2025 کے درمیان 193 سیاست دانوں کے خلاف مقدمات درج کیے گئے، جن میں بیشتر اپوزیشن سے تعلق رکھتے تھے، اس کے برعکس گزشتہ دہائی میں یہ تعداد 26 تھی، ان مقدمات میں صرف دو افراد کو سزا ہوئی، رپورٹ کا الزام ہے کہ تحقیقاتی کاروائی کا سامنا کرنے والے کم از کم 23 اپوزیشن رہنماؤں کو بی جے پی میں شمولیت کے بعد راحت مل گئی، یو اے پی اے کے تحت، انسانی حقوق کے کارکنوں، صحافیوں طلبہ اور حکومت کے ناقدین کی طویل قید پر بھی تشویش ظاہر کی گئی ہے، رپورٹ میں جی این سائی بابا اور اسٹین سامی کے معاملات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ سخت قوانین کا استعمال، شہری آزادیوں کو محدود کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے، کرناٹک کے ایک مطالعے کے مطابق یو اے پی اے کے تحت مقدمات کا سامنا کرنے والوں میں 84 فیصد سے زائد مسلمان تھے، ہیومن رائٹس واچ کے مطابق قومی انسانی حقوق کمیشن سمیت نگرانی کرنے والے ادارے، حکومت کے اقدامات پر مؤثر روک لگانے میں ناکام رہے ہیں، حق اطلاعات قانون میں ترمیم کے ذریعے اطلاعاتی کمشنروں کی مدت کار اور ملازمت کی شرائط پر مرکزی حکومت کا اختیار بڑھا لیا گیا، رپورٹ نے سپریم کورٹ کے بعض فیصلوں عمر خالد اور شرجیل امام کی ضمانت مسترد کیے جانے اور جسٹس اس مرلی دھر کے تبادلے کا بھی حوالہ دیا ہے، سابق جج جسٹس مدن لوکور کے مطابق انتظامیہ نے شہری آزادیوں کے معاملے میں حد سے تجاوز کیا مگر عدلیہ اس کے خلاف کھڑی نہیں ہوئی، ہیومن رائٹس واچ کی ایشیا ڈائرکٹر ایلین پیئرسن نے کہا کہ گزشتہ ایک دہائی میں بھارت کے آزاد اداروں کو اندر سے بہت کمزور کیا گیا ہے، انہوں نے حکومت کے ناقدین کے خلاف سرکاری اداروں کے استعمال کو بند کرنے اور انتظامیہ کے اختیارات پر مؤثر قدغن بحال کرنے کا مطالبہ کیا، عالمی تنظیم نے ہندوستان کے اتحادی ممالک سے بھی اپیل کی کہ وہ دوطرفہ مذاکرات اور اقوام متحدہ سمیت بین الاقوامی فورموں پر انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا معاملہ اٹھائیں، رپورٹ کے مطابق یہ انفرادی اداروں کی الگ الگ ناکامیوں کا معاملہ نہیں ہے بلکہ ایک دوسرے کو تقویت دینے والے اقدامات کا نتیجہ ہے، اس رپورٹ پر مودی حکومت اور بی جے پی کا فوری کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا۔

کانگریس پارلیمانی پارٹی کی صدر نشیں سونیا گاندھی نے بھی دعوی کیا تھا کہ بی جے پی کی جانب سے اس ملک کی جمہوریت، ملک کے اداروں اور ملک کو 12 سالوں میں زبردست نقصان پہنچایا گیا ہے، سونیا گاندھی نے اپنی سوانح حیات کی رسم اجرائی سے ایک دن قبل ایک انگریزی روزنامہ کو انٹرویو دیتے ہوئے کئی مسائل پر اظہار خیال کیا تھا اور اپنی رائے بھی دی تھی، انہوں نے کہا تھا کہ ہندوستان میں ایمرجنسی کے دوران جمہوری حقوق کو کم کیا گیا تھا، تاہم یہ کام جمہوری انداز میں کیا گیا تھا، انہوں نے بتایا کہ اس وقت انہیں اس صورتحال کی سنگینی کا اندازہ نہیں تھا، بعد میں انہیں اس کی نوعیت کا پتہ چلا، سونیا گاندھی نے کہا کہ بی جے پی اور آر ایس ایس نے اس ملک، ملک کی جمہوریت اور ملک کے اداروں کو کافی نقصان پہنچایا ہے، سونیا گاندھی نے اس خیال سے اتفاق نہیں کیا کہ ملک میں ایمرجنسی کے نفاذ کے لیے اندرا گاندھی نے صرف سنجے گاندھی کی بات سنی تھی، سونیا گاندھی نے کہا کہ عوام میں اس طرح کا تاثر ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ کئی عوامل تھے جن کے نتیجے میں ایمرجنسی نافذ ہوئی تھی اور حالات کے مطابق فیصلے کیے گئے تھے، سونیا گاندھی نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ کانگریس میں بھی کچھ قائدین اس خیال کے حامی تھے کہ سیکولرزم پر پارٹی کو اتنا سخت موقف اختیار نہیں کرنا چاہیے لیکن وہ پارٹی کا خیال نہیں تھا، ہماری پالیسیوں اور عمل میں وہ سمجھتی ہیں کہ دستوری حقوق کے ساتھ پارٹی کھڑی ہے اور عوام کے عبادت کے حق اور ان کے مذہب پر عمل کرنے میں کوئی خوف نہیں ہونا چاہیے، سونیا گاندھی نے اس بات کا بھی اعتراف کیا کہ جس وقت شرد پوار، پی اے سنگما اور طارق انور جیسے قائدین نے ان کے خلاف بیرونی نژاد ہونے کا مسئلہ اٹھایا تھا تو انہیں تکلیف ہوئی تھی، انہوں نے کہا کہ یہ تمام ان کے ساتھی تھے اور ان پر یقین تھا تاہم انہوں نے واضح کر دیا کہ وہ مجھے اپنا نہیں سمجھتے، اس سے مجھے کافی تکلیف ہوئی تھی، انہوں نے اپنا عہدہ بھی چھوڑ دیا تھا، بعد میں انہوں نے شخصی جذبات کو پس پشت ڈال کر بڑے مقصد کے لیے سیاسی زندگی کو جاری رکھنا ضروری سمجھا تھا۔

دوسری جانب آر ایس ایس یہ دعوی کرتا رہا ہے کہ ان کا مقصد سماج اور ملک کو مضبوط بنانا رہا ہے، پچھلے دنوں ناگپور ناگرک بینک کی عمارت کا افتتاح کرتے ہوئے آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت نے کہا کہ سنگھ کے پرچارکوں، رضاکاروں کی لگن اور بے لوث خدمات کا جذبہ لوگوں کو ملک کی ترقی اور دنیا کی بہتری کے لیے کام کرنے کی ترغیب دینا چاہیے، آر ایس ایس پرچارکوں کی زندگی پر مبنی ایک کتاب کا اجرا کرنے کے لیے منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے بھاگوت نے کہا کہ سنگھ کا 100 سالہ سفر، افراد کی تعمیر کے اس کے منفرد طریقے کار کی وجہ سے آگے بڑھا ہے، اس کا وسیع مقصد سماج اور ملک کو مضبوط بنانا رہا ہے، انہوں نے کہا کہ پرچارک کسی ذاتی فائدے شہرت یا تعریف کی امید کیے بغیر اپنی پوری زندگی سنگھ کے لیے وقف کر دیتے ہیں، ان کی لگن اور مثالی طرز عمل دوسروں کے لیے تحریک اور دیگر رضاکاروں کو مضبوط بنیاد فراہم کرنا کا ذریعہ ہے، پرچارک کے کردار کی وضاحت کرتے ہوئے مسٹر بھاگوت نے کہا کہ ایسا شخص کسی عام انسان سے مختلف نہیں ہوتا لیکن وہ اپنی ذاتی خواہشات سے بڑھ کر تنظیم کی ذمہ داریوں اور سماجی خدمت کو ترجیح دے کر اپنی الگ شناخت بناتا ہے، انہوں نے کہا کہ پرچارک تنظیم کی جانب سے سونپی گئی کسی بھی ذمہ داری کو اپنی مرضی سے قبول کرتا ہے اور تنظیم کی ضرورت کے مطابق کہیں بھی کام کرنے کے لیے تیار رہتا ہے، اس کا واحد رہنما اصول اور اپنی زندگی کو سنگھ کے مقصد کے لیے وقف کرنا ہوتا ہے۔

ہیومن رائٹس واچ کی رپورٹ سے ہندوستان کے وفاقی ڈھانچے پر بھی گزشتہ برسوں میں دباؤ بڑھنے کے الزامات سامنے آئے ہیں۔ ملک کے آئین نے مرکز اور ریاستوں کے درمیان اختیارات کی واضح تقسیم کی ہے، لیکن غیر بی جے پی ریاستوں اور مرکزی حکومت کے درمیان مختلف معاملات پر کشیدگی، گورنروں کے کردار اور ریاستی حکومتوں کے اختیارات سے متعلق تنازعات نے وفاقی نظام کی روح کو متاثر کیا ہے۔ ریاستی حکومتوں کو محض سیاسی اختلاف کی بنیاد پر کمزور کرنا یا ان کے آئینی اختیارات میں غیر ضروری مداخلت کرنا جمہوری اصولوں کے منافی ہے۔

ان تمام مسائل کے درمیان سب سے زیادہ تشویش ناک پہلو ہندوستان کے سیکولر تشخص اور مذہبی اقلیتوں کے تحفظ کا ہے۔ ہندوستانی آئین ہر شہری کو مذہبی آزادی، مساوات اور بنیادی حقوق کی ضمانت دیتا ہے۔ لیکن مودی حکومت کے دور میں ہندو قوم پرستی کے سیاسی فروغ، مذہبی شناخت کی بنیاد پر بڑھتی ہوئی کشیدگی، مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز تقاریر، ہجومی تشدد، شہریت ترمیمی قانون اور بلڈوزر کارروائیوں جیسے معاملات نے ملک کے سیکولر کردار پر سنجیدہ سوالات کھڑے کیے ہیں۔ اقلیتوں میں عدم تحفظ کا احساس کسی بھی جمہوری معاشرے کے لیے نیک شگون نہیں ہو سکتا۔ جمہوریت کا مطلب اکثریت کو تمام اختیارات دے دینا نہیں، بلکہ اکثریت کے ساتھ اقلیتوں کے حقوق کی ضمانت دینا بھی ہے۔ تاہم اصل مسئلہ یہ ہے کہ جمہوریت صرف انتخابات تک محدود نہیں ہوتی۔ اگر ادارے بظاہر موجود رہیں لیکن اپنی خودمختاری، غیر جانب داری اور احتساب کی صلاحیت کھوتے جائیں تو جمہوریت کا حقیقی مفہوم متاثر ہونے لگتا ہے کسی بھی حکومت کی مقبولیت اسے آئین سے بالاتر ہونے کا اختیار نہیں دیتی۔ وزیر اعظم ہو یا وزیر اعلیٰ، حکمراں جماعت ہو یا اپوزیشن، سب کو آئین اور قانون کے سامنے جواب دہ ہونا چاہیے۔

اس سلسلے میں اپوزیشن جماعتوں کی بھی بڑی ذمہ داری ہے۔ انہیں محض سیاسی مفادات، انتخابی اتحاد اور اقتدار کی کشمکش سے بلند ہو کر آئین، جمہوری اقدار اور عوامی مسائل کے تحفظ کے لیے متحد ہونا ہوگا۔ پارلیمنٹ میں مؤثر بحث، تحقیقاتی اداروں کی غیر جانب داری، الیکشن کمیشن کی خودمختاری، عدلیہ کی آزادی اور میڈیا کے تحفظ کو قومی ترجیحات میں شامل کرنا ہوگا۔ سول سوسائٹی، دانش وروں، وکلا، صحافیوں اور نوجوانوں کو بھی آئینی شعور بیدار کرنے اور جمہوری حقوق کے تحفظ کے لیے اپنا کردار ادا کرنا ہوگا اور سب سے بڑھ کر عوام کو مذہبی و سیاسی نعروں سے متاثر ہونے کے بجائے اپنے نمائندوں کی کارکردگی، آئینی ذمہ داریوں اور عوامی مسائل کی بنیاد پر فیصلہ کرنا ہوگا۔ ہندوستان کی جمہوریت کا مستقبل کسی ایک سیاسی جماعت یا رہنما کے ہاتھ میں نہیں بلکہ ملک کے آئینی اداروں کی مضبوطی، عوامی بیداری اور جمہوری اقدار کے احترام سے وابستہ ہے۔ اقتدار کی تبدیلی جمہوریت کا ایک حصہ ہے، لیکن اداروں کی آزادی اور آئین کی بالادستی اس کی اصل روح ہے۔

آخر میں یہ سوال ملک کے ہر شہری کو خود سے کرنا چاہیے کہ کیا ہم ایسی جمہوریت چاہتے ہیں جہاں حکمرانوں سے سوال پوچھنا مشکل ہو، اختلافِ رائے کو جرم سمجھا جائے اور آئینی ادارے سیاسی اثر و رسوخ کے تابع ہوتے چلے جائیں، یا ایسی جمہوریت جہاں حکومت عوام کے سامنے جواب دہ ہو، ہر شہری کو مساوی حقوق حاصل ہوں اور آئین کی بالادستی ہر سیاسی طاقت سے مقدم ہو؟ جمہوریت کسی حکمراں کی جاگیر نہیں، یہ عوام کی امانت اور آئین کی ضمانت ہے۔ اگر اس امانت کی حفاظت نہ کی گئی تو آنے والی نسلیں ہم سے یہ سوال ضرور کریں گی کہ جب جمہوری ادارے کمزور ہو رہے تھے اور آئینی اقدار کو خطرات لاحق تھے، اس وقت ہم نے اپنے ملک کے جمہوری مستقبل کے تحفظ کے لیے کیا کردار ادا کیا تھا؟ ہمارے پاس اس کا کیا جواب ہوگا؟

☆☆☆

رابطہ: 8099695186

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے
ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

ماحولیاتی کارکن سونم وانگچک کو لیہ انتظامیہ نے طلب کرلیا

سری نگر (یو این آئی) ماحولیاتی کارکن سونم وانگچک کو لیہ انتظامیہ نے طلب کرتے ہوئے وضاحت پیش کرنے کی ہدایت دی ہے کہ آئندہ لداخ خودمختار پہاڑی ترقیاتی کونسل (ایل اے ایچ ڈی سی) انتخابات کے سلسلے میں امن و امان برقرار رکھنے کے لیے انہیں شخصی مچلکہ داخل کرنے کا حکم کیوں نہ دیا جائے۔ وانگچک نے جمعرات کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں بتایا کہ انہیں یومِ آئین کے موقع پر سمن موصول ہوا ہے اور وہ اپنا موقف پیش کرنے کے لیے مجسٹریٹ کے سامنے حاضر ہوں گے۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لیہ ڈیلیکس نمگیال کی جانب سے 25 نومبر کو بھارتیہ ناگرک سرکشا سنہتا (بی این ایس ایس)، 2023 کی دفعات 126 اور 130 کے تحت جاری نوٹس میں 23 نومبر کو لیہ کے این ڈی ایس میموریل پارک میں منعقدہ ایک اجتماع کے دوران وانگچک کی جانب سے مبینہ طور پر دیے گئے بیانات کا حوالہ دیا گیا ہے۔

نوٹس کے مطابق، وانگچک نے مبینہ طور پر سرکاری ملازمین سے اپیل کی تھی کہ وہ انتخابی مدت کے دوران اجتماعی طور پر رخصت پر چلے جائیں۔ انہوں نے لوگوں سے موسمِ سرما میں انتخابات منعقد کرنے کی مخالفت جاری رکھنے کی اپیل بھی کی تھی۔ اس کے علاوہ 26 نومبر کو عوامی اجتماع منعقد کرنے اور اس کے بعد 27 نومبر سے 4 دسمبر، یعنی پولنگ کے دن تک، بھوک ہڑتال کرنے کی اپیل کی تھی۔

ملک بھر میں جوش وخروش اور عوامی شرکت کے ساتھ یومِ آئین منایا گیا

ملک کا آئین جمہوریت، قومی اتحاد اور ملک کی اجتماعی امنگوں کی بنیادی اساس ہے: اوم برلا

نئی دہلی، (یو این آئی) آئین کو اختیار کیے جانے کے 77 سال مکمل ہونے پر جمعرات کو ملک بھر میں یومِ آئین منایا گیا۔ وزارتِ پارلیمانی امور نے بتایا کہ اس موقع پر سرکاری محکموں، تعلیمی اداروں اور مختلف تنظیموں کی جانب سے کئی پروگرام منعقد کیے گئے۔ ان میں آئین کی تمہید کو اجتماعی طور پر پڑھنا، کوئز، مضمون نویسی اور مباحثے کے مقابلے، سمینار اور ثقافتی پروگرام شامل تھے۔ یومِ آئین کے موقع پر وزارتِ پارلیمانی امور نے مائی گو پورٹل کے ذریعے 23 زبانوں میں آئین کی تمہید کو آن لائن پڑھنے کا انتظام کیا۔ اس میں 22 شیڈولڈ زبانوں کے ساتھ انگریزی بھی شامل تھی۔ ملک بھر کے شہریوں نے اس میں حصہ لیا، تمہید کو پڑھا، سرٹیفکیٹ حاصل کیے اور انہیں سوشل میڈیا پر شیئر کیا۔ وزارتِ پارلیمانی امور میں بھی صبح سکریٹری کی قیادت میں افسران اور ملازمین نے آئین کے دیباچے کو اجتماعی طور پر پڑھا۔ اس دوران انصاف، آزادی، مساوات اور بھائی چارے کی آئینی اقدار کو برقرار رکھنے کے عزم کا اعادہ کیا گیا۔ نوجوانوں کو آئین کے تئیں بیدار کرنے کے لیے محکمہ امورِ نوجوانان نے گزشتہ ہفتے مائی گو اور مائی بھارت پورٹل کے ذریعے آئین سے متعلق کوئز کا اہتمام کیا۔ اس کے علاوہ گزشتہ دو دنوں کے دوران ملک کی تمام 36 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے 786 اضلاع میں وکست بھارت یوا سمواد کا انعقاد کیا گیا۔ اس کا مقصد نوجوانوں کی شرکت بڑھانا اور انہیں مختلف موضوعات پر اپنی بات رکھنے کا موقع فراہم کرنا تھا۔

لوک سبھا اسپیکر اوم برلا نے کہا ہے کہ ہندوستان کا آئین محض ملک کا سب سے اعلیٰ قانون نہیں، بلکہ جمہوریت، قومی اتحاد اور ملک کی اجتماعی امنگوں کی بنیادی اساس ہے۔ مسٹر برلا نے یومِ آئین کے موقع پر تاریخی سمودھان سدن کے مرکزی ہال میں آج نوجوان شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آئین سازوں نے ایک مضبوط پارلیمانی جمہوریت کی بنیاد رکھی، جو ملک کے امن، خوشحالی اور ترقی کی راہ ہموار کر رہی ہے۔ آئین نے غیر معمولی تنوع کے باوجود ملک کے اتحاد اور سالمیت کو برقرار رکھتے ہوئے دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کو سمت عطا کی ہے۔ انہوں نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ آئین کو صرف پڑھنے تک محدود نہ رکھیں، بلکہ اس کے اصولوں کو اپنے خیالات، طرزِ عمل اور روزمرہ زندگی میں اپنائیں۔

انہوں نے کہا کہ جمہوریت کی مضبوطی کا انحصار صرف شہریوں کو حاصل حقوق پر نہیں ہوتا، بلکہ سماج اور ملک کے تئیں اپنے فرائض کی ادائیگی کے عزم کی بھی اتنی ہی اہمیت ہے۔ آئین ساز اسمبلی کے تاریخی کردار کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس کے ارکان نے دو سال 11 ماہ تک وسیع غور و خوض، تبادلہ خیال اور مدلل بحث کے ذریعے مختلف پیچیدہ مسائل حل کیے۔ نظریاتی اختلافات کے باوجود انہوں نے قومی مفاد کو مقدم رکھتے ہوئے اتفاق رائے کی مثال پیش کی، جو ہندوستان کی جمہوری روایت کا ایک اہم ثبوت ہے۔

لوک سبھا اسپیکر نے کہا کہ آئین زبانوں، مذاہب، روایات اور ثقافتوں کے تنوع کا احترام کرتے ہوئے ملک کے اتحاد اور سالمیت کے تحفظ کے لیے ایک مضبوط ڈھانچہ فراہم کرتا ہے۔ انصاف، آزادی، مساوات اور اخوت کے اصول تمام شہریوں کو ایک مشترکہ آئینی شناخت عطا کرتے ہیں۔ مقننہ، عاملہ اور عدلیہ کے کردار کو واضح کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مقننہ عوام کی امنگوں کو قوانین اور پالیسیوں میں تبدیل کرتی ہے، عاملہ ان پر عمل درآمد کرتی ہے اور عدلیہ آئین کا تحفظ کرتے ہوئے شہریوں کے حقوق اور انصاف کو یقینی بناتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئین سازوں نے ایک ایسا دوراندیش ڈھانچہ تیار کیا، جو بدلتے ہوئے سماجی، سیاسی اور اقتصادی حالات میں بھی ملک کی رہنمائی کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ مسٹر برلا نے نوجوانوں کو ملک کی سب سے بڑی طاقت قرار دیتے ہوئے کہا کہ سائنس، ٹیکنالوجی اور علم کے ابھرتے ہوئے شعبوں میں ان کی صلاحیتیں، اختراع اور تخلیقی قوت ترقی یافتہ ہندوستان کے عزم کو حقیقت میں بدلنے میں اہم کردار ادا کریں گی۔ انہوں نے نوجوان شرکاء سے اپیل کی کہ وہ آئین کے اصولوں اور تبدیلی کے جذبے کو اپنی ریاستوں، تعلیمی اداروں، کام کی جگہوں اور برادریوں تک پہنچائیں اور آئین کے سفیر بنیں۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کو حب الوطنی، عزم اور لگن کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرنے چاہئیں اور اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کرنی چاہیے کہ ترقی، انصاف اور مواقع کے فوائد سماج کے آخری فرد تک پہنچیں۔

آنند موہن کی قبل از وقت رہائی منسوخ، سپریم کورٹ کا ایک ماہ میں خودسپردگی کا حکم

نئی دہلی۔(ایجنسی) بہار کے سابق رکن پارلیمنٹ آنند موہن کو سپریم کورٹ سے دھچکا لگا ہے۔ سپریم کورٹ نے ان کی قبل از وقت رہائی منسوخ کر دی ہے۔ اب انہیں دوبارہ جیل جانا پڑے گا۔ عدالت نے آنند موہن کو ایک ماہ کے اندر خودسپردگی کرنے کی ہدایت دی ہے۔ آنند موہن کو گوپال گنج کے ڈی ایم کے قتل کے معاملے میں قصوروار ٹھہرایا گیا تھا۔ حالانکہ بہار حکومت نے قانون میں ترمیم کرکے آنند موہن کو قبل از وقت رہا کر دیا تھا۔ اب سپریم کورٹ نے مقتول کی اہلیہ کی عرضی پر فیصلہ سناتے ہوئے ان کی رہائی منسوخ کر دی ہے اور انہیں دوبارہ جیل بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ آنند موہن کو 1994 میں گوپال گنج کے ضلع مجسٹریٹ جی کرشنیا کے ہجوم کے ہاتھوں قتل (ماب لنچنگ) کے معاملے میں قصوروار ٹھہرایا گیا تھا۔ سپریم کورٹ نے آنند موہن کی قبل از وقت رہائی کو چیلنج کرنے والی مقتول کی اہلیہ اوما دیوی کی عرضی منظور کرتے ہوئے کئی اہم تبصرے کیے۔ عدالت نے کہا کہ قبل از وقت رہائی دینے کے لیے 2023 میں کی گئی ترمیم ایک اچانک اٹھایا گیا قدم ہے، جس کا نہ تو کوئی واضح مقصد ہے اور نہ ہی اس میں کوئی نیک نیتی دکھائی دیتی ہے۔ ریاستی حکومت کوئی معقول اور جائز عوامی مقصد ثابت کرنے میں ناکام رہی ہے، اس لیے اسے آئین کی دفعہ 14 اور 21 کی خلاف ورزی قرار دیا گیا ہے۔

عدالت نے کہا کہ اس لیے مدعا علیہ نمبر 4 کو دی گئی سزا میں چھوٹ کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا اور اسے منسوخ کیا جاتا ہے۔ سابق رکن پارلیمنٹ کو ایک ماہ کے اندر متعلقہ جیل حکام کے سامنے خودسپردگی کرنی ہوگی۔ واضح رہے کہ جولائی 2026 میں جسٹس دیپانکر دتا اور جسٹس شیل ناگو کی بنچ نے تمام فریقوں کے دلائل سننے کے بعد اس معاملے میں فیصلہ محفوظ رکھ لیا تھا۔ جسٹس دیپانکر دتا نے کہا کہ عدالت کا کام درست اور انصاف کے راستے کا انتخاب کرنا ہے۔ حقائق کا جائزہ لینے کے بعد ہم نے 5 نکات طے کیے ہیں۔ کیا ریاستی پالیسی عمر قید کی سزا میں چھوٹ دے سکتی ہے؟ کیا سزا میں چھوٹ دیے جانے سے قبل متاثرہ فریق کے اہل خانہ کو سماعت کا حق حاصل ہے؟ کیا ریاستی حکومت نے سزا میں چھوٹ دینے کے لیے درست طریقہ کار اختیار کیا؟ سپریم کورٹ نے کہا کہ انصاف کا تقاضہ ہے کہ قانون اور درست راستے کا ساتھ دیا جائے، نہ کہ محض خاموش تماشائی بن کر رہا جائے۔ رِٹ کے دائرہ اختیار کا استعمال کرنے والی اس عدالت کا فرض ہے کہ وہ فعال طور پر انصاف کی تلاش کرے۔ عدالتی جائزہ محض نگرانی کی ایک رسمی کارروائی نہیں، بلکہ منمانی کارروائیوں کے خلاف قانونی جواز، غیر جانبداری اور انصاف کو یقینی بنانے کا ایک فعال ذریعہ ہے۔

ملک میں 324 دواؤں کے نمونے جانچ میں ناکام، آکسی ٹوسن اور البینڈازول بھی فہرست میں شامل

نئی دہلی: ملک میں دواؤں کے معیار کو لے کر ایک بار پھر تشویش بڑھانے والی رپورٹ سامنے آئی ہے۔ مرکزی ادارہ برائے ادویات معیارات و کنٹرول (سی ڈی ایس سی او) کی اکتوبر ماہ کی نگرانی جانچ میں 324 دواؤں کے نمونے مقررہ معیار پر پورے نہیں اترے۔ اس کے علاوہ ایک دوا کو نقلی بھی قرار دیا گیا ہے۔ معیار کی جانچ میں ناکام ہونے والی دواؤں میں پریگابلین کیپسول، زچگی کے دوران استعمال ہونے والا آکسی ٹوسن انجیکشن اور پیٹ کے کیڑوں کے علاج میں استعمال ہونے والی البینڈازول گولیاں بھی شامل ہیں۔ ڈرگ ریگولیٹر نے بدھ کو جاری اپنی رپورٹ میں یہ معلومات دی ہیں۔ سی ڈی ایس سی او کی رپورٹ کے مطابق اکتوبر میں معیار کی جانچ میں ناکام ہونے والے 324 نمونوں میں سے 37 کی جانچ مرکزی ادویات کی تجربہ گاہوں میں کی گئی، جب کہ 287 نمونوں کو مختلف ریاستوں کی تجربہ گاہوں نے مقررہ معیار کے مطابق نہیں پایا۔

ان میں سکنیچر فائٹو کیمیکل انڈسٹریز کے پریگابلین کیپسول آئی پی 300 ملی گرام، بایومیڈیکا لیبارٹریز لمیٹڈ کے آکسی ٹوسن انجیکشن آئی پی اور الٹرا ڈرگز پرائیویٹ لمیٹڈ کی البینڈازول گولی آئی پی 400 ملی گرام شامل ہیں۔ رپورٹ میں ان دواؤں کے نمونوں میں پائی جانے والی خامیوں کی تفصیلات بھی دی گئی ہیں۔ پریگابلین کے نمونے میں وزن کی یکسانیت اور دوا میں پریگابلین کی مقررہ مقدار سے متعلق ٹیسٹ پورے نہیں ہوئے۔ وہیں زچگی کے دوران استعمال ہونے والے آکسی ٹوسن انجیکشن کا نمونہ انڈین فارماکوپیا (آئی پی) 2022 کے جراثیم سے پاک ہونے کے معیار پر پورا نہیں اترا۔ اس کے علاوہ البینڈازول گولی کا نمونہ تحلیل ہونے کی صلاحیت سے متعلق ٹیسٹ میں ناکام رہا۔ یہ جانچ اس بات کا تعین کرتی ہے کہ دوا جسم میں کس طرح اور کتنی آسانی سے تحلیل ہوتی ہے۔ معیار کے مقررہ پیمانوں پر پورا نہ اترنے والی 324 دواؤں کے علاوہ آسام کی ریاستی ڈرگ لائسنسنگ اتھارٹی نے ایک دوا کو نقلی قرار دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق الزام ہے کہ غیر مجاز مینوفیکچرر ایک دوسری کمپنی کے ملکیتی برانڈ نام کا استعمال کرکے یہ دوا تیار کر رہے تھے۔ فی الحال یہ معاملہ جانچ کے دائرے میں ہے۔ ریگولیٹری اتھارٹی نے کہا ہے کہ ڈرگز اینڈ کاسمیٹکس ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے ضابطوں کے مطابق مزید کارروائی کی جائے گی۔

مستقبل کے سلامتی چیلنجوں کے ساتھ موجودہ خطرات سے نمٹنے کی تیاری بھی ضروری: راجناتھ

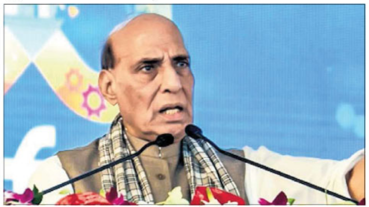

نئی دہلی، (یو این آئی) وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے کہا ہے کہ بدلتے ہوئے عالمی حالات اور جنگ کے نئے طریقوں کے پیش نظر ہندوستان کو مستقبل کے سلامتی چیلنجوں کا پہلے سے اندازہ لگانا ہوگا اور ساتھ ہی موجودہ خطرات سے نمٹنے کے لیے بھی تیار رہنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اب روایتی فوجی خطرات کے ساتھ سائبر حملوں، گمراہ کن پروپیگنڈے، اقتصادی دباؤ اور سپلائی نظام میں رکاوٹ جیسے خطرات بھی بڑھ رہے ہیں۔ ایسے میں ملک کی سلامتی کے لیے دوررس سوچ اپنانا ضروری ہے۔ مسٹر سنگھ جمعرات کو یہاں نیشنل ڈیفنس کالج (این ڈی سی) کے 66 ویں کورس کی تقسیم اسناد اور اختتامی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ دنیا میں طاقت کا توازن بدل رہا ہے، نئے ممالک اسٹریٹجک طور پر اثر و رسوخ حاصل کر رہے ہیں اور پرانے اتحادوں میں بھی تبدیلیاں آ رہی ہیں۔ جنگ کی بدلتی ہوئی نوعیت نے سلامتی کے چیلنجوں کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔

وزیر دفاع نے کہا کہ ہندوستان کا جغرافیائی محل وقوع، طویل زمینی سرحدیں، سمندری مفادات اور بڑھتی ہوئی بین الاقوامی ذمہ داریاں ملک کے سلامتی چیلنجوں کو مزید اہم بنا دیتی ہیں۔ اب اندرونی اور بیرونی سلامتی کے درمیان فرق بھی کم ہوتا جا رہا ہے۔ ایسے میں قومی سلامتی کے لیے پہلے سے تیاری کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے این ڈی سی میں ہونے والے مطالعے اور تحقیق کو ملک کی سلامتی پالیسی سے براہ راست جوڑنے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ یہاں دفاعی افواج، سول سروسز اور دوست ممالک کے سینئر افسران کے تجربات اور علم ایک جگہ جمع ہوتے ہیں۔ اس کا استعمال ملک کی سلامتی سے متعلق فیصلوں اور پالیسیوں کو بہتر بنانے کے لیے کیا جانا چاہیے۔ مسٹر سنگھ نے تجویز پیش کی کہ وزارت دفاع کے ساتھ مل کر این ڈی سی ہر کورس میں قومی سلامتی سے متعلق چند اہم چیلنجوں کی نشاندہی کرے اور ان پر تفصیلی مطالعہ کرائے۔ ان میں سرحدی انتظام، سمندری سلامتی، نئی ٹیکنالوجی، اقتصادی سلامتی، اہم بنیادی ڈھانچے کا تحفظ اور اندرونی و بیرونی خطرات شامل ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے فوج اور انتظامیہ کے سینئر افسران کو بھی ادارے میں مدعو کرکے حقیقی چیلنجوں پر تبادلہ خیال کرانے کی بات کہی۔ وزیر دفاع نے کہا کہ این ڈی سی میں ہونے والی تحقیق صرف علمی مضامین یا کلاس روم تک محدود نہیں رہنی چاہیے۔

تحقیق کی بنیاد پر ایسی رپورٹیں تیار ہونی چاہئیں، جن میں عملی تجاویز شامل ہوں۔ یہ رپورٹیں وزارت دفاع اور ضرورت کے مطابق دیگر وزارتوں کو بھی بھیجی جانی چاہئیں، تاکہ حکومت ان پر غور کر سکے۔ انہوں نے کہا کہ این ڈی سی کے ہر کورس سے تربیت یافتہ افسران کے ساتھ ملک کو سلامتی سے متعلق تحقیقی کام اور پالیسی ساز تجاویز بھی حاصل ہونی چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ قومی سلامتی کے معاملات میں فیصلہ کرنے والوں کے پاس ہمیشہ مکمل معلومات نہیں ہوتیں۔ ایسے میں دستیاب متبادل کا جائزہ لے کر سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا ضروری ہے۔

'جب ضرورت تھی تو جیل سے رہا کیا گیا اور اب جیل بھیجا جا رہا'، آنند موہن کی قبل از وقت رہائی منسوخ ہونے پر تیجسوی کا ردعمل

پٹنہ (ایجنسی) سپریم کورٹ سے سابق رکن پارلیمنٹ آنند موہن کی قبل از وقت رہائی منسوخ ہونے پر بہار اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائد اور آر جے ڈی لیڈر تیجسوی یادو کا ردعمل سامنے آیا ہے۔ انہوں نے نتیش کمار اور بی جے پی کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ جمعرات (26 نومبر) کو پٹنہ میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے تیجسوی یادو نے کہا کہ "نتیش کمار اور بی جے پی اپنی سہولت کے مطابق کام کرتے ہیں۔ جب آنند موہن کی ضرورت تھی تو انہیں جیل سے رہا کر دیا گیا اور اب جب ضرورت نہیں ہے تو انہیں جیل بھیجا جا رہا ہے۔" تیجسوی یادو نے مزید کہا کہ "اننت سنگھ کے گھر سے بہار پولیس کو اے کے-47 ملا تھا۔ جب اننت سنگھ کی ضرورت تھی تو کہا گیا تھا کہ کوئی ہتھیار نہیں ملا۔ اب اننت سنگھ نے مخالفت کی تو وہ بھی جیل جانے والے ہیں۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "نتیش جی کا نعرہ تھا نہ ہم کسی کو بچاتے ہیں اور نہ پھنساتے ہیں۔ یہ لوگ اپنی سہولت کے مطابق کسی کو پھنساتے بھی ہیں اور بچاتے بھی ہیں۔ یہی اصلیت ہے۔"

تیجسوی یادو کا یہ بھی کہنا ہے کہ "فلور ٹیسٹ کے دوران جن لوگوں نے غداری کی تھی خواہ وہ اننت سنگھ ہوں یا آنند موہن، انہیں سوچنا چاہیے تھا کہ اوپر والا بھی ہے اور نیچے عوام بھی ہے۔ تیجسوی نے جو کہا تھا وہ سچ ثابت ہوا۔ نیچے عوام تو سب دیکھ رہی ہے، کم از کم لوگوں کو اوپر والے سے ڈرنا چاہیے۔" دوسری جانب آر جے ڈی کے ترجمان اعجاز احمد نے کہا کہ یہ عدالتی کارروائی کا حصہ ہے لیکن اس میں کہیں نہ کہیں سیاسی پہلو بھی ہے۔ آنند موہن جب تک حکومت کے ساتھ تھے انہیں کچھ نہیں ہوا۔ حکومت کے خلاف گئے تو یہ معاملہ سامنے آ گیا۔ یہ بات واضح کرتی ہے کہ بہار میں حکومت کس طرح کام کر رہی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ سپریم کورٹ نے آنند موہن کی قبل از وقت رہائی منسوخ کر دی ہے اور اب انہیں دوبارہ جیل جانا پڑے گا۔ عدالت نے انہیں ایک ماہ کے اندر خودسپردگی کرنے کی ہدایت دی ہے۔ آنند موہن کو گوپال گنج کے ڈی ایم کے قتل کے معاملے میں قصوروار ٹھہرایا گیا تھا۔ حالانکہ بہار حکومت نے قانون میں ترمیم کرکے آنند موہن کو قبل از وقت رہا کر دیا تھا۔

میٹا کے ساتھ بات چیت کی خبروں کو یوتھ کانگریس نے گمراہ کن قرار دیا

نئی دہلی، (یو این آئی) انڈین یوتھ کانگریس نے میڈیا میں میٹا اور تنظیم کی قیادت کے درمیان بات چیت ہونے سے متعلق خبروں کو پوری طرح گمراہ کن قرار دیا ہے۔ تنظیم نے واضح کیا کہ میٹا کے ساتھ کوئی میٹنگ نہیں ہوئی ہے اور نہ ہی کمپنی کی جانب سے کسی تجویز یا بات چیت کے بارے میں کوئی اطلاع ملی ہے۔ یوتھ کانگریس نے ایک بیان جاری کرکے اپنے مطالبات دہراتے ہوئے جنوری 2026 سے اب تک حکومت کی جانب سے مواد ہٹانے سے متعلق دی گئی ہدایات اور میٹا کے ذریعے ہٹائی گئی پوسٹوں اور اکاؤنٹس کے مکمل اعداد و شمار عام کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ سوشل میڈیا پلیٹ فارم فیس بک اور انسٹاگرام پر عائد پابندیاں واپس لینے، سیاسی سنسرشپ کے بارے میں وضاحت دینے اور متاثرہ شہریوں، صحافیوں اور اپوزیشن کی آوازوں سے معافی مانگنے کا مطالبہ بھی کیا ہے۔

تمل ناڈو میں مرد سرکاری ملازمین کو ملے گی 15 دن کی 'پیٹرنٹی لیو'، وزیر اعلیٰ وجے کا اعلان

چنئی: (ایجنسی) تمل ناڈو حکومت نے اپنے مرد سرکاری ملازمین کے لیے 15 دن کی پیٹرنٹی چھٹی (پیٹرنٹی لیو) دینے کا اعلان کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ ایس جوزف وجے نے جمعرات کو اس فیصلے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ ریاست کے شادی شدہ مرد سرکاری ملازمین بچے کی پیدائش کے موقع پر اپنی بیوی کے ساتھ رہنے اور نومولود کی دیکھ بھال میں مدد کے لیے 15 دن کی چھٹی لے سکیں گے۔ ریاستی حکومت کے مطابق، یہ پہلی مرتبہ ہے جب تمل ناڈو میں مرد سرکاری ملازمین کے لیے اس طرح کی چھٹی کا انتظام کیا گیا ہے۔ نئے حکم نامے کے تحت اہل ملازمین بچے کی پیدائش سے 15 دن پہلے یا بچے کی پیدائش کے بعد چھ ماہ کے اندر یہ چھٹی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس فیصلے کے تحت ملازمین کو یہ سہولت دی گئی ہے کہ وہ اپنی ضرورت کے مطابق چھٹی کا وقت منتخب کر سکیں۔ وہ چاہیں تو بچے کی پیدائش سے پہلے کے دنوں میں اپنی بیوی کے ساتھ رہ سکتے ہیں یا پھر پیدائش کے بعد چھ ماہ کی مدت کے دوران کسی بھی وقت 15 دن کی چھٹی لے کر نومولود کی دیکھ بھال میں ہاتھ بٹا سکتے ہیں۔ حکومت نے بتایا کہ یہ فیصلہ سرکاری ملازمین کی جانب سے موصول ہونے والی درخواستوں کے بعد کیا گیا ہے۔ ملازمین نے حکومت سے مطالبہ کیا تھا کہ مرد ملازمین کو بھی پیٹرنٹی چھٹی دینے پر غور کیا جائے۔ حکومت نے ان کی درخواست پر ہمدردانہ غور کرتے ہوئے اس سلسلے میں نیا حکم جاری کیا ہے۔ حکومت نے اپنے بیان میں کہا کہ بچے کی پیدائش ماں اور بچے دونوں کے لیے ایک نازک مرحلہ ہوتا ہے۔ اس دوران شوہر اپنی بیوی کو جسمانی اور جذباتی مدد فراہم کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ نومولود بچے کی دیکھ بھال میں والد کا کردار بھی اتنا ہی اہم ہے۔ اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے مرد ملازمین کے لیے پیٹرنٹی چھٹی کا انتظام کیا گیا ہے۔ تمل ناڈو حکومت کے اداروں میں خواتین ملازمین کو پہلے سے ہی 365 دن کی زچگی کی چھٹی (میٹرنٹی لیو) دی جاتی ہے۔ حکومت نے کہا کہ خواتین ملازمین کو ملنے والی یہ سہولت ماں اور بچے کی صحت و بہبود کے تئیں ریاستی حکومت کی سنجیدگی کو ظاہر کرتی ہے۔ پیٹرنٹی چھٹی کا نیا فیصلہ بھی اسی پالیسی کا حصہ ہے، جس کا مقصد خاندان اور بچوں کی فلاح و بہبود کو اہمیت دینا ہے۔ حکومت کے مطابق، جو ملازمین بچے کی پیدائش کے بعد چھٹی لینا چاہتے ہیں، انہیں چھ ماہ کی مدت دی گئی ہے تاکہ وہ خاندان کی ضرورت کے مطابق فیصلہ کر سکیں کہ والد کی گھر پر موجودگی کب زیادہ ضروری ہے۔

ممبئی میں میئر اور بی ایم سی کمشنر کو بم سے اڑانے کی دھمکی، پونے کی عدالت بھی نشانے پر

ممبئی (ایجنسی) مہاراشٹر میں بم دھماکوں کی دھمکیوں کے مسلسل سامنے آنے والے واقعات نے سکیورٹی ایجنسیوں کی تشویش بڑھا دی ہے۔ ممبئی میں میئر ریتو تاوڑے اور برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کی کمشنر اشونی بھیڑے کو دھمکی آمیز ای میل موصول ہوئی ہے۔ اس میں میئر کے دفتر سمیت شہر کے کئی اہم مقامات کو بم سے اڑانے کی وارننگ دی گئی ہے۔ دوسری جانب پونے کے شیواجی نگر میں واقع ضلع وسیشن عدالت کو بھی بم دھماکے سے اڑانے کی دھمکی دی گئی ہے۔ دونوں واقعات کے بعد پولیس اور سکیورٹی ایجنسیاں الرٹ ہو گئی ہیں۔ ممبئی میں جمعرات کو موصول ہونے والے دھمکی آمیز ای میل میں میئر ریتو تاوڑے کے دفتر کو نشانہ بنانے کی بات کہی گئی ہے۔ ای میل میں شہر کے کئی عوامی مقامات پر دھماکہ خیز مواد نصب کیے جانے کا دعویٰ بھی کیا گیا ہے۔ ان مقامات میں مہالکشمی، سائنس اور آچاریہ میٹرو اسٹیشنوں کے علاوہ جوہو میں واقع اداکار امیتابھ بچن کا بنگلہ 'جلسہ' بھی شامل ہے۔ دھمکی ملنے کے بعد ممبئی پولیس اور سکیورٹی ایجنسیوں نے متعلقہ مقامات پر تلاشی اور جانچ شروع کر دی ہے۔ بی ایم سی کے دفاتر اور میٹرو اسٹیشنوں کی سکیورٹی بھی بڑھائی جا رہی ہے۔ اطلاعات کے مطابق رواں سال ممبئی کی میئر کے دفتر کو اس طرح کی دھمکی پانچویں مرتبہ موصول ہوئی ہے۔ دوسری جانب پونے میں شیواجی نگر واقع ضلع وسیشن عدالت کو بھی ای میل کے ذریعے بم سے اڑانے کی دھمکی دی گئی ہے۔ اطلاع ملتے ہی عدالت کے احاطے میں افراتفری کا ماحول پیدا ہو گیا۔ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے بم ڈٹیکشن اینڈ ڈسپوزل اسکواڈ (بی ڈی ڈی ایس) کی ٹیم موقع پر پہنچی اور پورے احاطے کی تلاشی شروع کر دی۔ احتیاطی طور پر عدالت کے احاطے کو خالی کرانے اور سکیورٹی انتظامات سخت کرنے کی کارروائی بھی کی گئی۔ رپورٹس کے مطابق شیواجی نگر عدالت کو نومبر میں اس سے پہلے بھی بم کی دھمکی مل چکی ہے۔ 2 نومبر کو موصول ہونے والی دھمکی جانچ کے بعد فرضی ثابت ہوئی تھی، جبکہ 23 نومبر کو بھی اسی عدالت کو دھمکی آمیز ای میل موصول ہوا تھا، جس کے بعد احاطے کی تلاشی لی گئی تھی۔ پولیس کے مطابق دھمکی آمیز ای میل ہیتا مائر کے نام سے بنائی گئی جی میل آئی ڈی سے بھیجا گیا ہے۔ اس میں مبینہ طور پر 'خالصتان نیشنل آرمی' اور 'ببر خالصہ (پرمارت-کینیڈا)' جیسی تنظیموں کے ناموں کا ذکر کیا گیا ہے۔

دلوں اور ذہنوں کی آلودگی ختم کرنے کے لیے مکالمے کے ساتھ عملی جدوجہد ناگزیر

جمعیۃ سدبھاؤنا منچ کے زیر اہتمام نئی دہلی میں منعقد بھارت سنواد میں نفرت کو جڑ سے اکھاڑنے کا عزم: چھ ماہ کے اندر ملک بھر میں دو ہزار بھارت سنواد منعقد ہوگا

نئی دہلی۔ جمعیۃ علماء ہند کے مرکزی دفتر، نئی دہلی میں جمعیۃ سدبھاؤنا منچ کے زیرِ اہتمام یومِ آئین کے موقع پر منعقدہ 'بھارت سنواد' میں ملک کے مختلف شعبوں سے وابستہ دانشوروں، سماجی رہنماؤں، سیاسی شخصیات اور ماحولیات کے کارکنوں نے شرکت کی۔ پروگرام میں ملک کی موجودہ سماجی صورتِ حال، فرقہ واریت، آئینی اقدار اور ماحولیات کے تحفظ جیسے اہم موضوعات پر تفصیلی غور و خوض کیا گیا۔ مکالمے میں اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ سماج میں بڑھتی نفرت اور تعصب کا خاتمہ مشترکہ کوششوں، مسلسل رابطوں اور عملی جدوجہد کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ اس موقع پر جمعیۃ سدبھاؤنا منچ نے اعلان کیا کہ آئندہ چھ ماہ میں ملک کے مختلف حصوں میں دو ہزار سے زائد 'بھارت سنواد' منعقد کیے جائیں گے، جب کہ گزشتہ نو ماہ کے دوران 416 بھارت سنواد منعقد ہو چکے ہیں۔

جمعیۃ علماء ہند کے صدر اور پروگرام کے داعی مولانا محمود اسعد مدنی نے اپنے خطاب میں کہا کہ آلودگی صرف پانی اور ہوا میں نہیں، بلکہ انسانوں کے دلوں اور ذہنوں میں بھی پیدا ہو چکی ہے، اس لیے ہمیں ہر طرح کی آلودگی کو ختم کرنے کی جدوجہد کرنی ہوگی۔ انہوں نے باہمی روابط کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ شادی بیاہ، خوشی اور غم کے مواقع پر ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے ہونا ہماری صدیوں پرانی سماجی روایت ہے، جسے کمزور نہیں ہونے دینا چاہیے۔ مختلف مذاہب اور طبقات کے لوگوں کو قریب لانے کے لیے ایسے مشترکہ مواقع تلاش کیے جائیں جن میں سب آسانی سے شریک ہو سکیں۔ مولانا مدنی نے دیوبند کے علاقے میں واقع کالی ندی کی ابتر حالت کا ذکر کرتے ہوئے اسے دوبارہ زندہ کرنے کی خواہش ظاہر کی اور شرکاء سے اپیل کی کہ اس کی بحالی کا کام کوئی بھی شروع کرے، سب کو اس کی حمایت اور تعاون کرنا چاہیے۔

انڈو پیسیفک پیس فورم کے چیئرمین ڈاکٹر مارکنڈے رائے نے محبت، باہمی احترام اور انسانی رواداری کو روحانیت کے ذریعے فروغ دینے پر زور دیا۔ انہوں نے تین بنیادی عہد کرنے کی اپیل کی: دینے کا جذبہ اپنائیں، غیر مشروط محبت کریں اور خدمت کے جذبے کو فروغ دیں۔ عالمی سطح پر امن و رواداری کے فروغ کے لیے مختلف مذاہب کے رہنماؤں پر مشتمل مشترکہ فورم قائم کرنے کی تجویز بھی پیش کی۔ جمعیۃ علماء اتر پردیش کے صدر مولانا مفتی سید محمد عفان منصور پوری نے کہا کہ ہندوستان جیسے کثیر مذہبی ملک میں باہمی مکالمہ ناگزیر ہے، تاہم حقیقی کامیابی تبھی حاصل ہوگی جب ہم ہم خیال حلقوں سے نکل کر ان لوگوں تک بھی پہنچیں جو ہمارے خیالات سے اتفاق نہیں کرتے ہیں۔ انہوں نے نوجوانوں اور سوشل میڈیا کے ذریعے مثبت پیغام عام کرنے پر زور دیا۔

سوشلسٹ رہنما وجے پرتاپ نے کہا کہ سماجی و سیاسی تبدیلی ایک طویل تاریخی عمل ہے، اس لیے ہمیں امید اور حوصلے کے ساتھ مسلسل کوشش کرتے رہنا چاہیے۔ انہوں نے ہندوتوا کی سیاست سے ہندو دھرم کی بنیادی شناخت پر پڑنے والے اثرات پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اس صورتِ حال کی ذمہ داری تمام مذاہب کے ماننے والوں پر عائد ہوتی ہے۔ انہوں نے ہندوستانی مسلمانوں سے قرآن کے حقیقی پیغام کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کی اپیل کی اور آئینی اقدار پر بڑھتی ہوئی گفتگو کو خوش آئند قرار دیا۔

آئی آئی ٹی دہلی کے سابق پروفیسر وپن ترپاٹھی نے کہا کہ ہتھیاروں کے زور پر حکومتیں تو چلائی جا سکتی ہیں، لیکن اس کا خمیازہ عام عوام کو بھگتنا پڑتا ہے۔ سدبھاؤنا کا اصل کام حقائق اور سچائی کو اجاگر کرنا ہے، جس کے لیے مذہبی رہنماؤں، مزدوروں، کسانوں اور ہر طبقے کو ساتھ لینا ضروری ہے۔ پروگرام میں جن دیگر معزز شخصیات نے اپنے خیالات کا اظہار کیا، ان میں صحافی آدتیہ مینن، اسسٹنٹ پروفیسر خوشبو اختر ہرمندر پال، انوپم، مسٹر سدیپ جین، ڈاکٹر مرتضیٰ خان اور نشابلا تیاگی، یونائیٹڈ ریلیجنز انیشی ایٹو سے وابستہ مصدق ریاض، جینت جگیاسو، جگیاسا گلاٹھی یونائیٹڈ ریجلیس انی شیٹو شامل ہیں۔ پروگرام کی نظامت جمعیۃ سدبھاؤنا منچ کے کنوینر مولانا مفتی مہدی حسن عینی نے کی، جب کہ مہمانوں کا شکریہ جمعیۃ علماء ہند کے سکریٹری مولانا عظیم اللہ صدیقی نے ادا کیا۔ اس موقع پر معروف سماجی رہنما ڈاکٹر جون دیال، جمعیۃ علماء ہند کے ناظم تنظیم مولانا مفتی ذاکر حسین قاسمی، مولانا عمر قاسمی، اویس سلطان، مولانا حسین احمد مدنی (سکریٹری جمعیۃ علماء اتر پردیش) اور سدبھاؤنا منچ و جمیم کے دیگر ذمہ داران اور کارکنان بھی موجود تھے۔

شاہراہ پر فوجی طیاروں کی لینڈنگ تاریخی کامیابی: گڈکری

نئی دہلی، (یو این آئی) سڑک ٹرانسپورٹ اور شاہراہوں کے وزیر نتن گڈکری نے گجرات میں امرتسر-جام نگر اقتصادی راہداری (قومی شاہراہ-754 اے) پر ہندوستانی فوج کے چار طیاروں کی کامیاب لینڈنگ اور پرواز کو تاریخی کامیابی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے قومی شاہراہوں کی اسٹریٹجک اور عملی افادیت کا بھی مظاہرہ ہوا ہے۔ مسٹر گڈکری نے جمعرات کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا کہ ہندوستانی فوج کی ٹیم ماؤنٹین ایگلز کے چار طیاروں نے ونگز آف ویلر اینڈ یونٹی ایکسپیڈیشن کے تحت گجرات میں قومی شاہراہ کے 946 سے 949 کلومیٹر کے درمیان کامیابی کے ساتھ لینڈنگ اور ٹیک آف کیا۔ یہ فوج اور نیشنل ہائی ویز اتھارٹی آف انڈیا (این ایچ اے آئی) کے درمیان تال میل کی ایک تاریخی مثال ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کامیابی سڑک ٹرانسپورٹ اور شاہراہوں کی وزارت نیز این ایچ اے آئی کے عالمی معیار کا شاہراہ بنیادی ڈھانچہ تیار کرنے کے عزم کی عکاسی کرتی ہے۔ اس طرح کا بنیادی ڈھانچہ رابطے کی سہولیات کو مضبوط بنانے اور اقتصادی ترقی کو رفتار دینے کے ساتھ مسلح افواج کی اسٹریٹجک اور عملی ضروریات بھی پوری کرتا ہے۔

ریلوے اسٹیشن پر کلنکر اتارے جانے کے خلاف احتجاج

دیوبند، 26/نومبر (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند روڈ کی ریلوے لائن پر واقع بہیڈا ریلوے اسٹیشن پر کلنکر (کچا سیمنٹ) اتارے جانے کے خلاف گاؤں کے لوگوں نے احتجاج کیا اور ایس ڈی ایم کو ایک میمورنڈم سونپا۔ کسان مزدور سنگھٹن کی قیادت میں گاؤں کے لوگوں نے کلینکر کی اوورلووڈنگ بند کرانے کا مطالبہ کرتے ہوئے احتجاجی مظاہرہ کئے جانے کا انتباہ دیا۔ تنظیم کے ضلع نائب صدر پرنس رانا کی قیادت میں گاؤں کے لوگ سب ڈیویزنل مجسٹریٹ کے دفتر پہنچے اور ایس ڈی ایم پرنس ورما کو میمورنڈم پیش کیا۔ گاؤں والوں کا کہنا تھا کہ ریلوے اسٹیشن پر کلینکر اتارنے سے آس پاس کے رہائشیوں کو تکلیف ہوگی۔ کلنکر سے نکلنے والی دھول لوگوں کی صحت اور کھیتوں میں فصلوں کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ انہوں نے مٹی کی زرخیزی کے متاثر ہونے کا خدشہ بھی ظاہر کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ بھاری ڈمپر کلنکر لے جاتے ہیں اگر وہ گاؤں کی آبادی سے گزریں تو حادثات کا خطرہ بڑھ جائے گا۔

میرٹھ میں وکیلوں کا احتجاج: کاشی ٹول پلازہ کی تمام 18 لین مفت

میرٹھ: 26نومبر (پی این ایس) بار ایسوسی ایشن کے صدر انوج شرما اور جنرل سکریٹری پرویز عالم کے ساتھ مبینہ بدسلوکی کے خلاف جمعرات کو وکیلوں کا غصہ سڑکوں پر نکل آیا۔ وکلاء کی بڑی تعداد گاڑیوں اور گاڑیوں کے قافلے کے ساتھ کورٹ ہاؤس سے کاشی ٹول پلازہ پر پہنچی اور تمام 18 لین کو صاف کیا۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ (سٹی) ونائک گوپال بھونسلے اور انتظامی عہدیدار وکلاء کو پرسکون کرنے اور بات چیت کے ذریعہ صورتحال کو حل کرنے کے لئے جائے وقوعہ پر پہنچے۔ میرٹھ: بار ایسوسی ایشن کے صدر انوج شرما اور جنرل سکریٹری پرویز عالم کے ساتھ مبینہ بدسلوکی کے خلاف جمعرات کو وکلاء کا غصہ سڑکوں پر نکل آیا۔ وکیلوں کی ایک بڑی تعداد عدالت سے کاشی ٹول پلازہ پر پہنچی، گاڑیوں کے ایک قافلے اور ’نیا رتھ‘ اور دیگر گاڑیوں کے ساتھ، اور تمام 18 لین کو صاف کیا۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ (سٹی) ونائک گوپال بھونسلے اور انتظامی عہدیدار وکیلوں کو پرسکون کرنے اور بات چیت کے ذریعہ صورتحال کو حل کرنے کے لئے جائے وقوعہ پر پہنچے۔ ٹول پلازہ پر وکیلوں کے ساتھ بدسلوکی کے الزامات جاری ’نیائے یاترا‘ (انصاف یاترا) اور مغربی اتر پردیش میں ہائی کورٹ بنچ کی مانگ کرنے والی تحریک کے دوران سامنے آئے۔ جمعرات کی صبح وکلاء عدالت کے احاطے میں جمع ہوئے اور تمام فریقین سے احتجاج میں شامل ہونے کی اپیل کی اور بسوں اور نجی گاڑیوں میں کاشی ٹول پلازہ کی طرف روانہ ہوئے۔ وکلاء نے میرٹھ-دہلی روٹ کی تمام 18 لین (7 میرٹھ سے دہلی اور 11 دہلی سے میرٹھ) کو صاف کر دیا، گاڑیوں کو بغیر ٹول فیس کے گزرنے کی اجازت دی۔ دوپہر 12 بجے سے شام 5 بجے تک ٹول فری مدت کے اعلان کے بعد، تمام لین کو مبینہ طور پر صبح 11:45 بجے کے قریب کھول دیا گیا، جب کہ ٹول پلازہ پر پولیس، اے ڈی ایم اور ٹول انتظامیہ کے افسران کے درمیان بات چیت جاری رہی۔ ٹول کمپنی کے نمائندے نے اس واقعہ پر افسوس کا اظہار کیا اور سی سی ٹی وی فوٹیج کی جانچ اور اگر کوئی قصوروار پایا تو کارروائی کا یقین دلایا۔

ایس پی سٹی ونائک گوپال بھونسلے نے بتایا کہ ٹول سے گزرتے ہوئے وکلاء اور ٹول کارکنوں کے درمیان جھگڑا اور جھگڑا ہوا، جو وکلاء نے الزام لگایا کہ یہ غیر مہذب تھا۔ انہوں نے کہا کہ جائے وقوعہ پر امن و امان قائم ہے۔ پولیس، اے ڈی ایم اور ٹول انتظامیہ کے افسران کے ساتھ تمام پہلوؤں کے بارے میں مسلسل بات چیت کی جا رہی ہے، جس میں وائرل ویڈیو میں نظر آنے والے کارکن کی طرف سے سی سی ٹی وی فوٹیج اتارے جا رہے ہیں، اور مجرموں کے خلاف کارروائی کرنے کی یقین دہانی کرائی گئی ہے۔ میرٹھ بار ایسوسی ایشن کے صدر انوج شرما اور عہدیداروں نے کہا کہ غیر مہذب سلوک پوری قانونی برادری کی عزت کا مسئلہ ہے۔ وکلا کی جانب سے ٹول ملازمین پر بدتمیزی اور ہراساں کرنے کا الزام لگاتے ہوئے احتجاج درج کرایا، قصوروار ملازمین کے خلاف سخت کارروائی اور معافی مانگنے کا مطالبہ کیا۔

چیئرمین ششی جین کا کمال امروہی کی تاریخی حویلی کا دورہ

ادبی شخصیات نے کیا شاندار میوزیم، استقبالیہ گیٹ اور پدم اعزاز کا مطالبہ

امروہہ: امروہہ کی ادبی و ثقافتی تاریخ کے عظیم شخصیت اور ہندوستانی سنیما کے سنہرے دور کے نامور فلم ساز کمال امروہی کی تاریخی حویلی اور ان کی یادوں پر مشتمل ذاتی میوزیم کا گذشتہ شام میونسپل کونسل کی چیئرپرسن ششی جین نے دورہ کیا۔ حویلی آمد پر کمال امروہی کی صاحبزادی رخسار کمال امروہی نے ان کا پرتپاک استقبال کیا اور دونوں شخصیات کے درمیان پہلی ملاقات کے باوجود انتہائی اپنائیت اور گرمجوشی کا ماحول دیکھنے کو ملا۔ اس موقع پر ششی جین نے حویلی کی دیواروں پر آویزاں نایاب تصاویر اور دیگر نوادرات کا گہری دلچسپی سے مشاہدہ کرتے ہوئے کمال امروہی کی فنی وادبی خدمات کو امروہہ شہر کی آن، بان اور شان قرار دیا۔ ملاقات کے دوران رخسار کمال امروہی نے نہایت جذباتی انداز میں اپنے والد کے فلمی سفر، ان کے سخت اصولوں اور امروہہ کی مٹی سے ان کی والہانہ محبت کے یادگار واقعات سنائے۔ انہوں نے ملکۂ جذبات مینا کماری سے ممبئی میں اپنی پہلی ملاقات اور بعدازاں مینا کماری کی امروہہ میں درگاہ شاہ ولایت پر حاضری کے غیر معروف پہلو بھی حاضرین کے سامنے رکھے، جسکو حاضرین نے بغور سنا، اس دوران کمال امروہی فنکاری، عالمی پیمانہ پر پاکیزہ کو پھر حاصل ہورہی شہرت اور اس حویلی کی تاریخ سے وابستہ اہم قصے بھی انہوں نے سنائے، جسکو سنکر مہمانان نے اصرار کیا کہ ان یادگار قصوں کو یکجا کیا جائے تاکہ آنے والی نسلیں کمال امروہی کی خدمات سے وابستہ ہوسکے۔ بعدازاں رخسار کمال نے ششی جین کو حویلی کے اس حصے کا معائنہ کرایا جہاں کمال امروہی سے منسوب قیمتی یادگاریں محفوظ کی گئی ہیں، جن میں مشہور زمانہ فلم پاکیزہ میں استعمال ہونے والا پاندان، فلم محل میں پہنی گئی کیپ، کمالیستان اسٹوڈیو کی یادگار اشیا، ان کے زیرِ استعمال قلم دوات، ذاتی تحریری کلام اور تاریخی تصاویر شامل تھیں۔ تقریب کے اختتامی مرحلے میں ادبی و سماجی تنظیم کاروانِ خلوص کے صدر سید محبوب زیدی اور رخسار کمال نے امروہہ کے سابق ایس پی کنور انوپم سنگھ (آئی پی ایس) کی کمال امروہی کی شخصیت اور فن پر تحریر کردہ کتاب جناب اتل جین اور چیئرپرسن ششی جین کو پیش کی۔ اس موقع پر تنظیم کے عہدیداران نے چیئرپرسن سے پُرزور مطالبہ کیا کہ کمال امروہی کی یاد کو ہمیشہ زندہ رکھنے کے لیے شہر میں ان کے نام سے ایک شاندار میوزیم اور استقبالیہ گیٹ تعمیر کرایا جائے، جبکہ شہر کے دانشوروں اور ادیبوں نے متفقہ طور پر حکومت سے کمال امروہی کو ملک کے باوقار پدم اعزاز سے نوازنے کا مطالبہ بھی دہرایا۔ اس یادگار نشست میں نامور صحافی سراج نقوی، سابق چیئرمین اتل جین، معروف نثر نگار ڈاکٹر مصباح احمد صدیقی، ماہر تعلیم نواب مراد علی خان، پروفیسر ناشر نقوی، بی جے پی لیڈر مٹو یادو، سردار راجندر سنگھ، صحافی علی عابدی، حکیم سید محمد، سعید نقوی، مسرت امروہوی، شہزاد ممبر اور کونسلر فہیم شاہنواز سمیت شہر کی متعدد معزز ادبی و سماجی شخصیات شریک رہیں۔

نئی نسل کو اردو زبان سے جوڑنا چاہئے: ڈاکٹر محمد غالب

تلسی پور میں ”ایک شام زبانِ اردو کے نام“، اردو زبان کی تہذیبی وراثت پر ڈالی گئی روشنی

تلسی پور، (بلرام پور) ادبی سنگم تلسی پور اور سب کی آواز فاؤنڈیشن کے زیرِ اہتمام گزشتہ شام مشہور شاعر شاہ رخ ساحل تلسی پوری کی رہائش گاہ پر ”ایک شامِ زبانِ اردو کے نام“ کے عنوان سے ایک شاندار محفلِ مشاعرہ کا انعقاد کیا گیا۔ اس ادبی محفل میں علاقے کے نامور شعراء، ادیبوں اور اردو ادب سے محبت رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ محفل کی صدارت مشہور ادیب ڈاکٹر محمد غالب (عنبر یزدانی) نے کی جبکہ نظامت کی ذمہ داری تنویر ثاقب نے بخوبی انجام دیئے۔ قاری محمد احمد نے نعتِ پاک پیش کر کے محفل کا آغاز کیا۔

اس موقع پر مہمانانِ خصوصی عدنان فیروز، چیئرمین نمائندہ نگر پنچایت تلسی پور اور عظمت اللہ بھائی راجو (اے آئی ایم آئی ایم، نگر صدر تلسی پور) نے شرکت کی۔ دونوں مہمانوں نے شعراء کے کلام کو سراہا اور ان کی حوصلہ افزائی کی۔ اپنے صدارتی خطاب میں ڈاکٹر محمد غالب نے اردو زبان کی اہمیت اور نئی نسل کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اردو محض ایک زبان نہیں، بلکہ ہماری تہذیب، ثقافتی وراثت اور شاندار ادبی تاریخ کی پہچان ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی نئی نسل کو اردو زبان سے جوڑیں۔ بچوں کو اردو پڑھنے، لکھنے اور بولنے کی ترغیب دیں۔ موبائل اور سوشل میڈیا کے اس دور میں نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی قیمتی زبان اور ادبی وراثت کو نظرانداز نہ کریں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اردو آنے والی نسلوں تک زندہ و تابندہ رہے تو ہمیں اس کی ابتدا اپنے گھروں سے ہی کرنی ہوگی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ادبی محفلیں صرف شعر و شاعری کا ذریعہ نہیں، بلکہ زبان، تہذیب، بھائی چارے اور باہمی محبت کو فروغ دینے کا بہترین وسیلہ بھی ہیں۔ محفل میں شعرائے کرام نے اپنے بہترین اشعار اور تخلیقات سے سامعین کو خوب محظوظ کیا۔ پیش ہیں چند منتخب اشعار:

ہے ڈگر پنگھٹ کی مشکل، ہے پتا ہم کو مگر
ہم وطن تیرے لیے جاں سے گزر ہی جائیں گے
عنبر یزدانی

گر جاگے نہیں سوتے رہے، سوتے رہیں گے
دشواریوں کا بوجھ سدا ڈھوتے رہیں گے
ڈاکٹر اوم پرکاش مشرا

دوستو سے ڈر گیا ہوں میں یہ منظر دیکھ کر
دوستی کی پیٹھ میں پیوست خنجر دیکھ کر
اویس مونس

زخمی تڑپ رہا ہے سڑک پر پڑا ہوا
اور لوگ ہیں کہ ریل بنانے میں لگے ہیں
عطاءاللہ خان صادق

مرا دعویٰ ہے ساحل، ہارنا اُس کا مقدر ہے
کسی بھی ٹیم کا کم ظرف گر کپتان ہو جائے۔
شاہ رخ ساحل

زمانے بھر کو سناتے رہنا اُسی کے قصے
زمانے بھر سے یہ کہتے رہنا، اُسے نہ کہنا
سراج عالم زخمی

اکرم کی کاوشوں پہ تمہیں کیوں یقین ہے
سب جا چکے، تمہیں بھی چلے جانا چاہیے
ڈیاز اکرموقت نے زخم وہ دیے ثاقب
دل لگانے کا حوصلہ نہ رہا
تنویر ثاقب

آنسوؤں کی شام ہوگئی، بولے یوں سویرے ہیں
پیار کی شمع جلائیے، ہر طرف اندھیرے ہیں
کنہیالال مدھر

پوری دنیا نہیں واقف مرے درد سے مرشد
ساری دنیا کو میں یہ درد سناؤں کیسے
مرشد انصاری

اس کے علاوہ پرشانت مشرا، دھرم راج اوجھا اور عمران بلرام پوری نے بھی اپنی تخلیقات کے ذریعے محفل کو ادبی رنگوں سے سرشار کیا۔ اس یادگار ادبی محفل میں فراز طالب، ابرار خان، جاوید، عارف، ہربھجن، ندیم، معروف، ارشد سمیت بڑی تعداد میں ادب نواز اور شائقینِ شاعری موجود رہے۔ آخر میں مشاعرے کے کنوینر شاہ رخ ساحل نے تمام مہمانوں، شعراء، ادیبوں اور موجود سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ اس طرح یہ ادبی شام اردو زبان سے محبت، باہمی بھائی چارے اور ادبی ہم آہنگی کی خوبصورت یادیں چھوڑتے ہوئے اپنے اختتام کو پہنچی۔

ہم چاہے کتنا ہی ایڈوانس ہوجائیں آنے والا کل کتابوں کا ہی ہوگا: پروفیسر صغیر افراہیم

شعبہ اردو سی سی ایس یونیورسٹی میں ”تعلیم کے فروغ میں لائبریری کا حصہ“ موضوع پر آن لائن پروگرام کا انعقاد

im
ISA and Deptt. Urdu, C
rsity, Meerut

میرٹھ 26/نومبر 2026ء موجودہ وقت میں لائبریرین کی ذمہ داری بڑھ گئی ہے۔ اب بیشتر، لائبریری ایسے ہی طالب علم آتے ہیں جن کو یہ سمجھ اور شعور ہوتا ہے کہ اس کے نصاب کے اچھے مصنفین کون ہیں۔ لائبریری کی اہمیت جتنی اب سے سو سال قبل تھی اس سے بھی زیادہ آج ہے۔ یہ الفاظ تھے صدر شعبۂ لائبریری سائنس چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی میرٹھ کے پروفیسر جمال احمد صدیقی کے جو شعبۂ اردو اور ایوسا کے زیر اہتمام منعقد ”تعلیم کے فروغ میں لائبریری کا حصہ“ موضوع پر اپنی تقریر کے دوران ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم چاہے اے آئی کا کتنا ہی استعمال کر لیں مگر جب تک ذہن کا استعمال نہیں ہوگا ہمارا کام درست نہیں ہوگا۔ آج کے وقت میں طالب علم کو صحیح انفارمیشن کی ضرورت ہے۔ اس سے قبل پروگرام کا آغاز سعید احمد نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ پروگرام کی سرپرستی معروف ناقد و افسانہ نگار پروفیسر اسلم جمشید پوری نے فرمائی اور صدارت کے فرائض معروف ادیب و ناقد پروفیسر صغیر افراہیم نے انجام دیے۔ مہمانان کے بطور پروفیسر جمال احمد صدیقی [صدر شعبۂ لائبریری سائنس، سی سی ایس یونیورسٹی، میرٹھ] پروفیسر نشاط فاطمہ [علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ] اور ڈاکٹر فرقان سردھنوی نے آن لائن شرکت کی۔ مقالہ نگار کے بطور شعبۂ اردو کی ریسرچ اسکالر سیدہ مریم الٰہی شریک ہوئیں۔ اس دوران لکھنؤ سے ایوسا کی صدر پروفیسر ریشما پروین موجود رہیں۔ استقبالیہ کلمات نمرہ انصاری، نظامت ڈاکٹر ارشاد سیانوی اور شکریے کی رسم محمد ندیم نے ادا کی۔ پروگرام کا تعارف پیش کرتے ہوئے پروفیسر اسلم جمشید پوری نے کہا کہ آج کا موضوع بڑا اہم ہے۔ لائبریری سے انسان صرف کتابیں ہی حاصل نہیں کرتا بلکہ ایک سلیقہ بھی سیکھتا ہے۔ وہاں کا ماحول، تہذیب اور سلیقہ قارئین پر اثر ڈالتا ہے۔ ہمارے یہاں بھی بڑی بڑی لائبریریاں موجود ہیں۔ مثلاً اے ایم یو کی لائبریری، خدا بخش لائبریری، پٹنہ، رضا لائبریری، رام پور وغیرہ۔ ہر یونیورسٹی اور کالجز میں لائبریری کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ آپ کسی بھی لفظ کے معنی کو کسی بھی زبان میں جان سکتے ہیں۔ عام انسان بھی لائبریری سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ ڈاکٹر فرقان سردھنوی نے کہا کہ لائبریری کے ذریعے جہالت کو دور کر کے علم کی روشنی پھیلائی جا سکتی ہے۔ عہد قدیم سے دور حاضر تک لائبری نے علم کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ لائبریری کے ذریعے علم ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقل کیا جاسکتا ہے۔ لائبریری ہماری ترقی کی ضامن ہے۔ لائبریری میں ہر مذہب کی کتابیں ملتی ہیں اور قارئین اپنی ضرورت کے مطابق یہاں سے کتابیں حاصل کر کے اپنے علم میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ لائبریری تعلیم عامہ کے لیے بے حد اہم وسیلہ ہے۔ یہ عوام کے لیے ”دار العلوم“ ہے۔ پروفیسر نشاط فاطمہ نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ لائبریری فارمر اور انفارمر تعلیم میں بہت مدد کرتا ہے۔ اس کا رول سوسائٹی کے لوگوں کو سماج کے لیے تیار کرنا ہوتا ہے۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی لائبریری میں یہ خصوصیت موجود ہے کہ یہاں لوگوں کی مدد کی جاتی ہے۔ ہم عوام کی خاص خدمات کرنا چاہتے ہیں۔ آج کل ڈیجیٹل انفارمیشن کا دور ہے جن کو ہم فروغ دے رہے ہیں۔ ہمارے یہاں جو کتابیں ہیں ہم ان کو ڈیجیٹائلز بھی کر رہے ہیں۔ مستقبل میں طالب علموں کو مزید آسانیاں فراہم کرنا چاہتے ہیں تاکہ وہ کتابوں کے ذریعے اپنے اسکل کو ڈیولپ کر سکیں۔ آج بہت سی پبلک لائبریریاں عوام کی ڈیجیٹل خدمات انجام دے رہی ہیں۔ اب تو اچھے کیفے یا ہوٹل میں بھی چھوٹی چھوٹی لائبریریاں کھل رہی ہیں۔

گورکھپور: اقتدار کی لڑائی میں خواجہ سرا کے شوہر کا قتل، 6 ملزمان گرفتار

گورکھپور: 26نومبر (پی این ایس) پولس نے ضلع کے گگہا تھانہ علاقے میں ٹرانسجینڈر بجلی کے شوہر روپیکیش گوتم پر حملہ اور قتل کے معاملے میں چھ ملزمان کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس کے مطابق قتل علاقائی تسلط اور تقسیم پر جاری تنازعہ کی وجہ سے ایک سازش تھی۔ گرفتار ملزمان کے قبضے سے دو پستول، پانچ کارتوس، چار موبائل فونز اور وارداتوں میں استعمال ہونے والی فور وہیلر اور ٹو وہیلر برآمد کر لیے گئے۔ سازش اور حملے کے دیگر پہلوؤں سے بھی تفتیش کی جا رہی ہے۔ پولیس کے مطابق، 19 نومبر 2026 کو بھینسہ بازار گاؤں سے واپس آتے ہوئے، ایک کار میں سوار نامعلوم حملہ آوروں نے خواجہ سرا بجلی، اس کے شوہر روپیکیش گوتم، اور ان کے ساتھ آنے والے لوگوں پر کالانی موڑ کے قریب فائرنگ کی۔ گولی لگنے سے روپیکیش گوتم کی موت ہوگئی، جب کہ بجلی زخمی ہوگیا۔ واقعے کے بعد گگہا پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کر کے ملزمان کی تلاش شروع کر دی گئی۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ (جنوبی) دنیش پوری کے مطابق، انسپکٹر انچارج، گگہا، راج کمار سروج کی ٹیم نے سرویلنس، سوات، ایس او جی، اور اینٹی تھیفٹ ٹیموں کی مدد سے واقعے کی تحقیقات کی اور چھ ملزمان کو گرفتار کیا۔ گرفتار ملزمان کی شناخت دھرم پرکاش عرف انکت کمار ساکن مہرو پور، تھانہ جیون پور، اعظم گڑھ کے طور پر کی گئی ہے۔ کرن کمار، ساکن محمد آباد گوہنا، ماؤ؛ درگیش کمار عرف لالو ساکن کوڑا ماؤ۔ سورج کمار، کوڑا ماؤ کے رہنے والے؛ منچلی عرف سنی کنر، ساکن کھٹکانہ محلہ، گولا، گورکھپور؛ اور اجے شرما عرف درگیش شرما، ساکن سونانچا، تھانہ گگہا، گورکھپور ہے۔ پولس کی جانچ سے پتہ چلا کہ منچلی عرف سنی کنر کا بجلی کنر کے ساتھ علاقہ کی تقسیم پر جھگڑا تھا۔ اس تنازعہ کی وجہ سے منچلی نے اجے شرما عرف درگیش شرما کے ذریعے شیرو عرف متر پال سے رابطہ کیا اور بجلی کنر اور روپیکیش گوتم کے قتل کا منصوبہ بنایا۔ پولیس کے مطابق حملہ اسی سازش کے تحت کیا گیا۔ مقدمے میں ملزمان کے کردار، واقعے میں ملوث دیگر افراد اور پورے سازشی نیٹ ورک کی تفتیش کی جارہی ہے۔ گرفتار ملزمان کے قبضے سے 2.32 بور پستول، 5 زندہ کارتوس اور 4 موبائل فون برآمد ہوئے۔ پولیس نے واقعہ میں استعمال ہونے والی ایک فور وہیلر اور ایک دو پہیہ گاڑی بھی ضبط کر لی ہے۔ گرفتاریوں اور ضبطیوں کی بنیاد پر کیس میں آرمز ایکٹ کی دفعات شامل کی گئی ہیں۔ پولیس ملزمان کے خلاف مزید قانونی کارروائی کر رہی ہے۔ تفصیلات یہ بھی سامنے آئی ہیں کہ دھرم پرکاش عرف انکت کمار کے خلاف 2022 میں اعظم گڑھ کے مبارک پور پولیس اسٹیشن میں اغوا اور دیگر دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ منچلی عرف سنی کنر کے خلاف گولا پولیس اسٹیشن میں 2023 میں حملہ اور دیگر دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔

این ٹی پی سی ٹانڈہ میں یوم آئین کی تقریب

راجیو سنہا کی قیادت میں افسران اور ملازمین نے آئینی اقدار پر عمل کرنے کا عہد کیا

प्रशासनिक भवन
ADMINISTRATIVE BUILDING
CONSTITUTION DAY
संविधान दिवस
भारत का संविधान

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) یوم آئین کے موقع پر این ٹی پی سی ٹانڈہ کے انتظامی بھون میں ہندوستانی آئین کی تمہید کا اجتماعی مطالعہ کیا گیا۔ پروگرام کی قیادت پروجیکٹ سربراہ راجیو سنہا نے کی۔ اس موقع پر افسران، ملازمین اور دیگر شرکاء نے آئین کی تمہید پڑھتے ہوئے اس میں شامل انصاف، آزادی، مساوات اور بھائی چارے کے اصولوں پر عمل کرنے کا عہد کیا۔ اس موقع پر راجیو سنہا نے کہا کہ ہندوستانی آئین ملک کے جمہوری نظام کی بنیاد ہے۔ اس میں درج اقدار نہ صرف ہمارے حقوق کی رہنمائی کرتی ہیں بلکہ ہمیں اپنے فرائض کے تئیں بھی ذمہ داری کا احساس دلاتی ہیں۔ انہوں نے تمام ملازمین سے اپیل کی کہ وہ اپنی عملی زندگی میں آئینی اصولوں کو اپنائیں۔ پروگرام میں این ٹی پی سی کے افسران، ملازمین اور دیگر شرکاء نے سرگرمی سے حصہ لیتے ہوئے آئین کے تئیں اپنے احترام کا اظہار کیا۔

اعظم گڑھ میڈیکل کالج میں سی ٹی اسکین کی لاگت ہے 600

جس سے 1 کلوگرام سے کم وزن کے 150 نوزائیدہ بچوں کو ملتی ہے نئی زندگی

SPECIAL
आजमगढ़
मेडिकल कॉलेज
गरीबों के लिए वरदान

اعظم گڑھ: 26نومبر (پی این ایس) ضلع میں صحت کی دیکھ بھال کی خدمات کو بہتر بنانے کے مقصد سے قائم کیا گیا سرکاری میڈیکل کالج اب آس پاس کے کئی اضلاع کے مریضوں کے لیے امید کا ایک بڑا مرکز بن رہا ہے۔ سی ٹی اسکین اور اسپیشل نیو بورن کیئر یونٹ (SNCU) جیسی سہولیات خاص طور پر معاشی طور پر پسماندہ خاندانوں کو خاصا راحت فراہم کر رہی ہیں۔ جدید مشینوں اور ماہرین کی نگرانی میں کم قیمت پر سنگین بیماریوں کی تشخیص کی جا رہی ہے۔ قبل از وقت پیدا ہونے والے اور کم وزن والے بچوں کو بہتر علاج کے ذریعے نئی زندگی دی جا رہی ہے۔ گورنمنٹ میڈیکل کالج کیمپس میں واقع SNCU وارڈ کم وزن والے، قبل از وقت، اور شدید بیمار نوزائیدہ بچوں کو خصوصی دیکھ بھال فراہم کرتا ہے۔ جدید آلات کی مدد سے بچوں کی صحت کی مسلسل نگرانی کی جاتی ہے۔ زندگی بچانے والا علاج آکسیجن، درجہ حرارت کنٹرول اور دیگر ضروری طبی سہولیات کے ذریعے فراہم کیا جاتا ہے۔ 2009 میں قائم کیا گیا، میڈیکل کالج میں SNCU وارڈ 2024 سے PGI کی صحت خدمات کے تحت کام کر رہا ہے۔ اس وارڈ کے قیام پر تقریباً ایک کروڑ روپے خرچ ہوئے۔ آج تک، یہاں 1 کلوگرام سے کم وزن کے 150 سے زیادہ نوزائیدہ بچوں کا کامیابی سے علاج کیا جا چکا ہے۔ یہ بچے علاج کے بعد صحت یاب ہو کر گھروں کو لوٹ گئے ہیں۔ یہ ان خاندانوں کے لیے ایک بڑی راحت ہے جو اپنے نوزائیدہ بچوں کا نجی ہسپتالوں میں علاج کروانے میں مالی طور پر مشکل محسوس کرتے ہیں۔ میڈیکل کالج میں روزانہ اوسطاً 10 سے 15 بچے پیدا ہوتے ہیں۔ کچھ قبل از وقت ہوتے ہیں، جبکہ دیگر کا پیدائشی وزن بہت کم ہوتا ہے۔ ان بچوں کو خصوصی دیکھ بھال کے لیے SNCU اور NICU میں داخل کرنا پڑتا ہے۔ مزید برآں، نازک حالات والے نوزائیدہ بچوں کو قریبی ہسپتالوں سے یہاں ریفر کیا جاتا ہے۔ میڈیکل کالج میں نوزائیدہ بچوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے مقابلے میں محدود بستر ہیں۔ یہاں کے ایس این سی یو میں چھ بستر ہیں، جبکہ نیشنل ہیلتھ مشن (این ایچ ایم) کے تحت چلنے والے این آئی سی یو میں 12 بستر ہیں۔ اس سے دونوں سہولتوں کے بستروں کی کل گنجائش 18 ہو جاتی ہے۔ مریضوں کی زیادہ تعداد اور دوسرے ہسپتالوں سے نوزائیدہ بچوں کو ریفر کرنے کی وجہ سے اکثر بستروں کی کمی ہوتی ہے۔

اسلامیہ کالج آف لاء دیوبند میں یوم دستور منایا گیا

فوٹو۔منعقدہ پروگرام کا منظر

دیوبند، 26/نومبر (ڈاکٹر فیروز خان) اسلامیہ کالج آف لاء دیوبند میں منعقدہ یوم دستور کے پروگرام میں آئینی حکمرانی، ادارہ جاتی جوابدہی، اور شہریوں کے حقوق کے تحفظ پر زور دیا گیا۔ پروگرام کی نظامت ندیم احمد نے کی۔ ندیم احمد نے کہا کہ باہمی احترام اور احتساب آئینی جمہوریت کے لیے ضروری ہے۔ شعبہ کی سربراہ ڈاکٹر بشریٰ شفیق نے کہا کہ عام شہریوں کے ساتھ انتظامیہ کا سلوک، ان کی شکایات سننے کا موقع اور حکومتی اختیارات کے من مانی استعمال پر پابندی آئین کے عہد کی عکاسی کرتی ہے۔ پروگرام میں ڈاکٹر محمد اخلاق، مجیب اللہ اور اسلامیہ ڈگری کالج دیوبند کے یونس ہاشمی مہمان خصوصی کے طور پر موجود تھے۔

طلبا حاصل ہونے والی معلومات اور تعلیمات کو عملی زندگی میں اپنائیں: وبھو جین

جتن سروپ پی جی کالج سکندرآباد میں شخصیت سازی اور ابلاغی صلاحیتوں پر لکچر کا انعقاد

بلندشہر 26نومبر (پریس ریلیز) جتن سروپ پوسٹ گریجویٹ (جے ایس پی جی) کالج سکندرآباد میں جمعرات کو کامرس ڈپارٹمنٹ اور متعلقہ شعبہ کے مشترکہ زیر اہتمام شخصیت سازی اور ابلاغی صلاحیتوں (کمیونیکیشن اسکلز) کے موضوع پر ایک خصوصی لیکچر کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کا افتتاح کالج کے پرنسپل پروفیسر وبھو جین اور مہمان خصوصی ڈاکٹر پرکاش جھا نے ماں شاردا کے سامنے چراغ روشن کر کے کیا۔ اس موقع پر مہمان مقرر ڈاکٹر پرکاش جھا نے طلبہ کو بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کے مختلف طریقے بتائے۔ انہوں نے کئی دلچسپ واقعات اور مثالوں کے ذریعے اپنی بات پیش کی، جس سے طلبہ کی توجہ آخر تک برقرار رہی۔ وہیں کالج کے پرنسپل پروفیسر وبھو جین نے طلبہ و طالبات سے اپیل کی کہ وہ پروگرام کے دوران حاصل ہونے والی معلومات اور تعلیمات کو عملی زندگی میں اپنائیں۔ انہوں نے کہا کہ زندگی میں اچھی عادتوں کو شامل کرنے سے شخصیت میں نکھار آتا ہے اور زندگی بہتر ہوتی چلی جاتی ہے۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر نوین کمار نے کامیابی کے ساتھ انجام دی۔ اس موقع پر ڈاکٹر بھارت بھوشن شرما، ڈاکٹر ورون تیاگی اور نیرج کمار کا بھی اہم تعاون رہا۔ تقریب میں ڈاکٹر اروند چوہان، ڈاکٹر پردیپ گوئل، ڈاکٹر الکا چودھری، ڈاکٹر شیوتا شرما، ڈاکٹر ندھی سارسوت، نیتی بھٹناگر سمیت کالج کا تمام تدریسی عملہ اور کثیر تعداد میں طلبہ و طالبات موجود رہے۔

ضلع میں جاری تمام ترقیاتی اور تعمیراتی کام مقررہ مدت میں مکمل کرائے جائیں

کلکٹریٹ میں منعقدہ میٹنگ کے دوران ڈی ایم نے کاموں کی پیش رفت کا جائزہ لیا

بلند شہر 26 نومبر (پریس ریلیز) ضلع مجسٹریٹ کمار ہرش کی صدارت میں آج کلکٹریٹ آڈیٹوریم میں ضلع میں جاری سڑکوں کی تعمیر اور مختلف زیر تعمیر ترقیاتی منصوبوں میں محکمہ جنگلات اور محکمہ بجلی سے متعلق درپیش مسائل کے حل کے سلسلے میں ایک جائزہ میٹنگ منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں ضلع مجسٹریٹ نے متعلقہ محکموں کے افسران سے سڑکوں کی تعمیر اور مختلف ترقیاتی منصوبوں کی پیش رفت کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کیں۔ اس دوران محکمہ جنگلات سے متعلق این او سی، درختوں کی کٹائی اور منتقلی نیز محکمہ بجلی سے متعلق بجلی کے کھمبوں اور لائنوں کی منتقلی سمیت دیگر زیر التواء معاملات کا جائزہ لیا گیا۔ ضلع مجسٹریٹ نے ہدایت دی کہ جن تعمیراتی کاموں میں محکمہ جنگلات کی اجازت یا دیگر رسمی کارروائیوں کی وجہ سے رکاوٹیں پیش آ رہی ہیں، ان معاملات کو ضابطے کے مطابق ترجیحی بنیاد پر حل کیا جائے۔ تمام متعلقہ افسران باہمی تال میل قائم کرتے ہوئے ضروری کارروائی مقررہ وقت میں مکمل کریں، تاکہ ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل میں غیر ضروری تاخیر نہ ہو۔ انہوں نے محکمہ بجلی کے افسران کو ہدایت دی کہ سڑکوں کی تعمیر اور دیگر منصوبوں کی راہ میں حائل بجلی کے کھمبوں، تاروں اور بجلی کی لائنوں کی منتقلی سے متعلق معاملات کا موقع پر معائنہ کرتے ہوئے جلد از جلد حل کیا جائے۔ جن مقامات پر بجلی سے متعلق کام زیر التواء ہیں، وہاں متعلقہ تعمیراتی اداروں کے ساتھ تال میل قائم کر کے ضروری کارروائی مکمل کی جائے۔ ضلع مجسٹریٹ نے واضح ہدایات دیتے ہوئے کہا کہ ضلع میں جاری تمام ترقیاتی اور تعمیراتی کام مقررہ مدت کے اندر معیاری طریقے سے مکمل کرائے جائیں۔ کسی بھی محکمے کے درمیان تال میل کی کمی یا غیر ضروری تاخیر کی وجہ سے عوامی مفاد سے وابستہ منصوبے متاثر نہیں ہونے چاہئیں۔ انہوں نے متعلقہ افسران کو زیر التواء مسائل ترجیحی بنیاد پر حل کرنے اور کاموں کی پیش رفت کا باقاعدگی سے جائزہ لینے کی ہدایت دی۔

یومِ آئین پر یوگی آدتیہ ناتھ کا خطاب، آئین کو 145 کروڑ ہندوستانیوں کا رہنما قرار دیا

3955 مقامات پر امبیڈکر مجسمہ ڈیولپمنٹ اسکیم کے تحت ترقیاتی کاموں کا افتتاح

لکھنؤ: 26 نومبر۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ ہندوستان کا آئین ہمارا فخر ہے اور 145 کروڑ ہندوستانیوں کے لئے رہنما ہے۔ ہمارا آئین نہ صرف ہمیں ہمارے حقوق کی یاد دلاتا ہے بلکہ ملک کے تئیں ہمارے فرائض اور ذمہ داریوں سے بھی آگاہ کرتا ہے۔ یہ تمام ہندوستانیوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ آئین کے وقار کو برقرار رکھیں۔ وزیر اعلیٰ آج یہاں لوک بھون میں یوم آئین کے موقع پر منعقدہ ریاستی سطح کے پروگرام سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر انہوں نے آئین کے تمہید کا بڑے پیمانے پر مطالعہ کیا اور ڈاکٹر بی آر کے تحت 3955 مقامات پر خوبصورتی کے کاموں کا افتتاح کیا۔ امبیڈکر مجسمہ ڈیولپمنٹ اسکیم۔ پروگرام کے دوران قومی گیت وندے ماترم اور قومی ترانہ جن گن من گایا گیا۔ وزیر اعلیٰ نے بھارت ماتا اور بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی تصویروں پر پھول چڑھائے۔ انہوں نے آئین کی اقدار اور نظریات سے متعلق موضوعات پر ضلعی سطح پر منعقد ہونے والے مباحثے اور مضمون نویسی کے مقابلوں کے جیتنے والوں کو یادگاری اسناد اور سرٹیفکیٹس سے نوازا۔ پروگرام کے دوران آئین ہند سے متعلق ایک مختصر فلم کی نمائش کی گئی۔ یوم دستور کے موقع پر ریاست کے عوام کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے آئین کے معمار بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر اور دستور ساز اسمبلی کی تمام عظیم شخصیات کو یاد کیا اور انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آج ہم آئین کے ان عظیم سازوں کو یاد کر رہے ہیں، جن کی ترغیب سے ہر شہری خود کو آئین ہند کے حقیقی محافظ کے طور پر قائم کرنے کے قابل بنا سکتا ہے۔ ہر شہری کہہ سکتا ہے کہ وہ آئین ہند کے محافظ کے طور پر کام کرنے کی حمایت کرتے ہیں، کیونکہ آئین ہمیں ہمارے حقوق کے ساتھ ساتھ ہماری ذمہ داریوں سے بھی آگاہ کرتا ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جو بھی “نیشن فرسٹ” پر یقین رکھتا ہے وہ آئین کی روح کا حقیقی حامی ہے۔ آج کا دن ہم سب کے لیے ایک قابل فخر دن ہے، ہندوستان کے آئین کے معمار بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر اور اس کی تخلیق سے جڑی تمام عظیم شخصیات کو یاد کیا جا رہا ہے۔ ان عظیم انسانوں نے ہندوستان کی آزادی اور آئین سازی کے وقت قوم کے جذبات کو سمجھتے ہوئے دنیا کا سب سے جامع آئین فراہم کیا۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جب ہندوستان میں دستور ساز اسمبلی کی تشکیل ہوئی اور آئین کے مسودے کی تیاری کا عمل شروع ہوا تو آئین بنانے والوں کو اس سوال کا سامنا کرنا پڑا کہ آئین کو کیسے آگے بڑھایا جائے۔ اس وقت بابائے قوم مہاتما گاندھی کے اس خیال کو ذہن میں رکھا گیا تھا کہ ہندوستان کی سیاسی تقدیر کا فیصلہ ہندوستان کے لوگ خود کریں گے۔ ہندوستان کا آئین اسی جذبے کے مطابق تیار کیا گیا تھا۔ بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے ڈرافٹنگ کمیٹی کے چیئرمین کی حیثیت سے کلیدی کردار ادا کیا اور 26 نومبر 1949 کو آئین کو اپنایا گیا۔

ہمیں فخر ہونا چاہیے کہ پہلے دن سے، ہندوستان کے آئین نے ہر بالغ ہندوستانی ووٹر کو بلا تفریق ووٹ دینے کا حق دیا۔ دنیا بھر میں بہت سے ممالک جمہوریت کے حامی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، پھر بھی ایک طویل عرصے تک وہاں کے لوگوں کو ذات، رنگ اور جنس کی بنیاد پر مساوی حقوق سے محروم رکھا گیا۔ شروع سے ہی، ہندوستان کے آئین نے تمام شہریوں کو مساوی حقوق فراہم کیے ہیں۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہندوستان دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہے جس کی آبادی 145 کروڑ ہے۔ اتنے وسیع ملک میں متنوع ذاتوں، زبانوں، کھانے کی عادات اور طرز زندگی کے باوجود، ہندوستانی آئین تنوع میں اتحاد کا پیغام دیتا ہے۔ آئین نے مشکل حالات اور چیلنجوں میں بھی ہر ہندوستانی کی رہنمائی کی ہے۔ یہ ہندوستان کی سب سے بڑی طاقت ہے۔

2015 میں، وزیر اعظم نریندر مودی نے بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے 125 ویں یوم پیدائش کے موقع پر 26 نومبر کو یوم دستور کے طور پر منانے کا فیصلہ کیا۔ یہ دن محض رسمی نہیں بلکہ آئین کے تئیں اظہار تشکر اور اس کے فراہم کردہ حقوق اور ہمارے فرائض کو تسلیم کرنے کا موقع ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی میں سب سے زیادہ ارکان اتر پردیش کے تھے۔ 15 میں سے چار خواتین ممبران کا تعلق اتر پردیش سے تھا۔ نامور شخصیات جیسے محترمہ سوچیتا کرپلانی، پنڈت گووند بلبھ پنت، اور راجرشی پورشوتم داس ٹنڈن نے بھی آئین کی تشکیل میں انمول شراکت کی۔ آئین ہند کی اصل کاپی میں آچاریہ نندلال بوس اور جناب رام منوہر سنہا کی تخلیق کردہ تصویریں ہندوستان کے بھرپور ثقافتی ورثے کو ظاہر کرتی ہیں۔ اصل کاپی میں بھگوان شری رام، ماں سیتا، لکشمن اور ہنومان کے پشپک ویمان میں ایودھیا پہنچنے کے مناظر، کروکشیتر کے میدان جنگ میں ارجن کو بھگوان کرشن کی تبلیغ کرنے کی ایک تصویر، اور بھگوان بدھ اور شہنشاہ اشوک کی تصویریں شامل ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہندوستانی آئین ملک کے ثقافتی ورثے کا مکمل احترام کرتا ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آئین کے تمہید کے ابتدائی الفاظ، “ہم ہندوستان کے لوگ” بولتے ہیں۔ ہندوستان کی خودمختاری کسی فرد، خاندان یا ذات کے ساتھ نہیں بلکہ عام شہری کے پاس ہے۔ ہندوستان کا ہر شہری ملک کا حقیقی محافظ ہے۔ کوئی فرد یا خاندان یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس نے ہندوستان کو بنایا ہے یا اس کا مالک اور سرپرست ہے۔ آئین ہر شہری کو حق اور ذمہ داری دیتا ہے کہ وہ ہندوستان کے حقیقی محافظ کے طور پر اپنے فرائض کو پورا کرے۔

ہمارا آئین نظام کے تین اہم ستون فراہم کرتا ہے: مقننہ، ایگزیکٹو اور عدلیہ۔ جب ان تینوں میں توازن ہوگا تب ہی نظام تیزی سے ترقی کرے گا۔ دوسرے ممالک کے آئین کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستانی آئین میں بہت سی ایسی دفعات موجود ہیں جو آج بھی دنیا بھر کے لوگوں کے لیے تجسس اور حیرت کا باعث ہیں۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اگر کوئی فرد، معاشرہ، برادری یا ملک اپنے عظیم انسانوں اور ورثے پر فخر نہ کرے اور اپنے حال کو شاندار بنانے میں ناکام ہو جائے تو اس کا مستقبل بھی تاریک ہو جاتا ہے۔ ہمیں ان لوگوں کی کوششوں سے چوکنا رہنا چاہیے جو قوم کو گمراہ کرتے ہیں اور اپنے مفادات کے لیے آئین کی بنیادی روح سے چھیڑ چھاڑ کرتے ہیں۔ ہمیں آئین اور ہندوستان کی جمہوریت کو کمزور کرنے کی سازشوں سے بچنا چاہیے۔ ہماری اصل طاقت ہندوستان کی جمہوریت میں ہے، اور جمہوریت کی اصل طاقت ہندوستان کے آئین میں ہے۔ آئین کے وقار کو برقرار رکھنا ہر ہندوستانی کی ذمہ داری ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 2014 میں وزیر اعظم کا عہدہ سنبھالنے کے فوراً بعد وزیر اعظم نے سب سے پہلے ہندوستانی پارلیمنٹ اور آئین کی مقدس کتاب کو خراج عقیدت پیش کیا۔ جب نیا پارلیمنٹ ہاؤس بنایا گیا تو آئین کی اصل کاپی سر پر رکھ کر باعزت طریقے سے نئے پارلیمنٹ ہاؤس میں نصب کر دی گئی۔ جو کوئی بھی آج ہندوستان کے نئے پارلیمنٹ ہاؤس کا مشاہدہ کرے گا وہ سب سے پہلے ہندوستانی آئین کے لیے احترام اور شکر گزاری کا احساس کرے گا۔

وزیر اعظم نے آئین کے شکر گزاری کی اس تحریک کو آگے بڑھایا ہے۔ وراثت اور ترقی کا قابل ذکر انضمام بھی اسی جذبے کی عکاسی کرتا ہے۔ شری کاشی وشوناتھ دھام میں لوک ماتا اہلیا بائی ہولکر کے دیوائی مجسمے کی تنصیب، ایودھیا میں شری رام جنم بھومی پر بھگوان رام للا کا ظہور، پران پرتیشٹھا کی دیوی تقریب، اور ایودھیا میں بین الاقوامی ہوائی اڈے کا نام مہارشی والمیکی کے نام پر رکھنا مثالیں ہیں۔

یومِ آئین پر یوپی کے 1.42 کروڑ طلبہ نے تمہیدِ دستور کا اجتماعی مطالعہ کیا

ریاست کے 1.33 لاکھ کونسل اسکولوں میں آئینی اقدار، جمہوری روایات اور شہری فرائض سے متعلق تقریبات کا انعقاد

لکھنؤ، 26 نومبر۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت اور ریاستی وزیر برائے بنیادی تعلیم (آزادانہ چارج) جناب سندیپ سنگھ کی رہنمائی میں، ریاستی حکومت طلباء کو معیاری تعلیم فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں آئینی اقدار، جمہوری روایات اور شہری فرائض سے جوڑنے پر خصوصی زور دے رہی ہے۔ اسی سلسلے میں جمعرات 26 نومبر 2026 کو یوم دستور کے موقع پر ریاست کے کونسل اور سیکنڈری اسکولوں میں شاندار اور خصوصی تقریبات کا اہتمام کیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی دارالحکومت لکھنؤ واقع بیسک ایجوکیشن ڈائریکٹوریٹ اور ڈائریکٹوریٹ آف سیکنڈری ایجوکیشن کے پروجیکٹ آفس میں بھی یوم آئین پورے جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا، جہاں افسران اور اہلکاروں نے آئین کی تمہید پڑھ کر آئینی اقدار سے اپنی وفاداری کا اظہار کیا۔

ریاست بھر کے 33.1 لاکھ کونسل اسکولوں کے 42.1 کروڑ طلباء نے یوم دستور کے پروگراموں میں جوش و خروش سے حصہ لیا۔ صبح کی مجلس (دعا) میں طلباء اور اساتذہ نے اجتماعی طور پر ہندوستانی آئین کی تمہید پڑھی۔ اس موقع پر بچوں کو بتایا گیا کہ انصاف، آزادی، مساوات اور بھائی چارہ ہندوستانی جمہوریت کی مضبوط بنیادیں ہیں اور یہ ہر شہری کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان آئینی نظریات کا احترام کرے اور انہیں اپنے روزمرہ کے طرز عمل میں اپنائے۔ اسکولوں میں منعقدہ خصوصی مباحثوں اور تعلیمی سرگرمیوں کے ذریعے طلبہ کو دستور ساز اسمبلی کے کردار، اس کے اراکین کی انمول شراکت اور آئین کی تشکیل کے شاندار تاریخی سفر سے روشناس کرایا گیا۔ تقریب کو انتہائی پرکشش اور شرکت پر مبنی بنانے کے لیے، بچوں نے جوش و خروش سے تخلیقی سرگرمیوں میں حصہ لیا جیسے پوسٹر سازی، پینٹنگ، بک مارکنگ، بیج بنانا، اور کولیج بنانا۔ طلباء نے اپنے فنی اظہار کے ذریعے آئین کے بنیادی اصولوں، شہری حقوق اور قومی اقدار کو موثر انداز میں پیش کیا۔ پروگراموں کے دوران طلباء کو ان کے بنیادی حقوق کے ساتھ ساتھ ان کے شہری فرائض سے بھی آگاہ کیا گیا۔ بچوں کو سماجی ہم آہنگی، تنوع میں اتحاد، ملکی سالمیت اور جمہوری نظام کے احترام کا پیغام دیا گیا۔ ریاست بھر کے اسکولوں میں منعقد ہونے والی ان تمام سرگرمیوں کی تفصیلات اور طلباء کی وسیع پیمانے پر شرکت کو بھی ڈیجیٹل طور پر ریکارڈ کیا گیا۔ یوگی حکومت کے اس اقدام نے اسکولوں میں تعلیم کے ساتھ آئینی شعور اور ذمہ دار شہریت کے فروغ کو ایک نئی تحریک فراہم کی ہے۔

شاہجہاں پور میں کربھکو فرٹیلائزر پلانٹ کی یوریا پیداواری صلاحیت میں 45.15 فیصد اضافے کو منظوری

9 ہزار کروڑ روپے کی سرمایہ کاری سے صنعتی ترقی اور روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے

لکھنؤ: 26 نومبر۔ اتر پردیش کے مالیات اور پارلیمانی امور کے وزیر جناب سریش کمار کھنہ کی خصوصی کوششوں کی بدولت شاہجہاں پور ضلع کو صنعتی ترقی اور سرمایہ کاری کے میدان میں ایک بڑا تحفہ ملا ہے۔ حکومت ہند نے 25 نومبر 2026 کو شاہجہاں پور واقع کربھکو فرٹیلائزر لمیٹڈ کی یوریا کی پیداواری صلاحیت کو بڑھانے کی تجویز کو منظوری دی۔ منصوبے کے نفاذ سے پلانٹ کی یوریا کی پیداواری صلاحیت 1.1 ملین میٹرک ٹن سے بڑھ کر 1.27 ملین میٹرک ٹن ہو جائے گی۔ کربھکو فرٹیلائزرس لمیٹڈ کے مینجنگ ڈائریکٹر نے یوریا اور متعلقہ کھادوں کی پیداواری صلاحیت کو بڑھانے کے لیے حکومت ہند کو ایک تجویز پیش کی۔ ملک میں کھادوں کی بڑھتی ہوئی مانگ، کسانوں کی ضروریات اور کھاد کی پیداوار میں ہندوستان کو خود کفیل بنانے کے مقصد کے پیش نظر، وزیر خزانہ جناب سریش کمار کھنہ نے کیمیکل اور کھاد کے مرکزی وزیر جناب جے پی نڈا سے اس تجویز کو منظور کرنے کے لیے خصوصی درخواست کی۔ مرکزی وزیر نے وزیر خزانہ کو پیداواری صلاحیت میں توسیع کے سلسلے میں مثبت کارروائی کا یقین دلایا۔ یوریا کے لیے قومی سرمایہ کاری پالیسی (NIPU)-2026 کے تحت حکومت ہند کی اس تجویز کی منظوری کھاد کی پیداوار میں خود انحصاری کے ہندوستان کے عزم کو پورا کرنے کی طرف ایک اہم قدم ہے۔ اس منصوبے سے یوریا کی پیداواری صلاحیت میں 70.1 لاکھ میٹرک ٹن یا تقریباً 45.15 فیصد اضافہ ہوگا۔ مسٹر کھنہ نے کہا کہ تقریباً 9000 کروڑ روپے کی مجوزہ سرمایہ کاری شاہجہاں پور کی صنعتی اور اقتصادی ترقی کو ایک نئی تحریک فراہم کرے گی۔ اس سے بالواسطہ اور بلاواسطہ روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے اور ساتھ ہی مقامی تجارت اور ذیلی صنعتوں کو فروغ ملے گا۔ یہ منصوبہ کسانوں کو کھادوں کی آسانی سے دستیابی کو یقینی بنانے اور کھاد کی درآمدات پر ملک کا انحصار کم کرنے میں بھی مدد کرے گا۔ جناب سریش کمار کھنہ نے شاہجہاں پور میں کربھکو فرٹیلائزر لمیٹڈ کی پیداواری صلاحیت میں توسیع کی منظوری دینے کے لیے وزیر اعظم جناب نریندر مودی، کیمیکل اور کھاد کے مرکزی وزیر جناب جے پی نڈا اور اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔

او ٹی ایس اسکیم سے شہریوں کو ٹیکس بقایا جات پر 100 فیصد چھوٹ

لکھنؤ میونسپل کارپوریشن نے اسکیم کی مدت 15 دسمبر تک بڑھا دی

टैक्स से राहत,
समृद्ध प्रयागराज
अब बकाया करों से पाएं पूरी मुक्ति
एकमुश्त समाधान योजना (OTS)
अब बकाया करों से पाएं पूरी मुक्ति
योजना अवधि
15 अगस्त से 15 दिसंबर 2026
लाभार्थी
छूट का प्रावधान
ब्याज एवं सरचार्ज पर 100% छूट
कर जिन पर लागू
गृहकर (House Tax)
जलकर (Water Tax)
सीवरकर (Sewer Tax)
लाभ कैसे लें?
TAX
OTS
स्वच्छ शहर, सुंदर नगर!
मा. उमेश चन्द
गणेश केसरवानी
महापौर प्रयागराज
सीलम साईं तेजा
आई.ए.एस.
नगर आयुक्त, प्रयागराज
नगर निगम, प्रयागराज

لکھنؤ، 26 نومبر۔ شہری ترقیات اور توانائی کے وزیر جناب اے کے۔ شرما نے محکمہ شہری ترقیات کے ذریعہ چلائی جانے والی ون ٹائم سیٹلمنٹ (OTS) اسکیم کے تحت لگائے گئے کیمپوں کا معائنہ کیا اور اس اسکیم کے فوائد اور ان کے تجربات کے بارے میں جاننے کے لیے شہریوں سے بات چیت کی۔ لکھنؤ میونسپل کارپوریشن نے OTS اسکیم کو 15 دسمبر 2026 تک بڑھایا، وزیر نے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے بقایا ٹیکس ادا کرنے اور سود اور سرچارج پر 100 فیصد چھوٹ حاصل کرنے کے لیے اس موقع کا فائدہ اٹھائیں۔ وزیر جناب اے کے شرما نے سب سے پہلے اندرا نگر کے منشی پلیا کے قریب زون 7 میں منعقدہ او ٹی ایس کیمپ کا معائنہ کیا۔ انہوں نے وہاں موجود شہریوں سے بات کی اور اسکیم پر ان کے رد عمل کا اندازہ لگایا۔ رہائشیوں نے اطلاع دی کہ OTS اسکیم ان کے بقایا ٹیکس کی ادائیگی میں اہم ریلیف فراہم کر رہی ہے۔ خاص طور پر، سود اور سرچارجز پر 100 فیصد چھوٹ نے سالوں سے زیر التواء ٹیکسوں کی ادائیگی کو آسان بنا دیا ہے۔ وہاں موجود شہریوں نے اس عوام دوست اقدام پر وزیر کا شکریہ ادا کیا اور اسکیم کی تعریف کی۔ اس کے بعد وزیر مسٹر شرما اندرا نگر کے شری جھولے لال ٹرسٹ بھون میں منعقد او ٹی ایس کیمپ پہنچے۔ وہاں انہوں نے شہریوں سے خطاب کیا، انہیں اسکیم کے فوائد سے آگاہ کیا اور ان سے بات چیت کی اور ان کی رائے لی۔ کیمپ میں موجود شہریوں نے اس سکیم کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ اس قسم کی ریلیف اسکیم پہلی بار دیکھنے میں آئی ہے جس کی وجہ سے وہ شہری جو عرصہ دراز سے بقایا ٹیکس کی ادائیگی کے حوالے سے پریشان تھے انہیں کافی ریلیف ملا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ سود اور سرچارج کی مکمل چھوٹ کی وجہ سے اب وہ اپنے واجبات آسانی سے جمع کرا سکیں گے۔ وہاں موجود لوگوں نے وزیر جناب اے کے شرما کا شکریہ ادا کیا۔ وزیر جناب اے کے شرما نے شہریوں سے 15 دسمبر 2026 تک لکھنؤ میونسپل کارپوریشن کی توسیعی OTS اسکیم کا فائدہ اٹھانے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ شہری اپنے بقایا ہاؤس ٹیکس، واٹر ٹیکس اور سیوریج ٹیکس کا تصفیہ کر کے سود اور سرچارج پر 100 فیصد چھوٹ حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ اسکیم شہریوں کو مالی ریلیف فراہم کرنے اور میونسپل کارپوریشن کے محصولات کی وصولی کو بہتر بنانے کے لیے ایک اہم اقدام ہے۔ وزیر شرما نے کہا کہ حکومت اور میونسپل کارپوریشن کا مقصد شہریوں کو راحت فراہم کرنا، ان کے مسائل کو حل کرنا اور شہر کو صاف ستھرا، خوبصورت اور اچھی طرح سے آراستہ کرنا ہے۔ OTS اسکیم شہریوں کے لیے اپنے بقایا ٹیکسوں کو حل کرنے کا ایک اچھا موقع ہے، اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

انو ریل انڈیا-2026 نمائش کا آر ڈی ایس او لکھنؤ میں شاندار افتتاح

لکھنؤ۔ انڈین انڈسٹری کنفیڈریشن (سی آئی آئی) کے تعاون سے ریسرچ ڈیزائنز اینڈ اسٹینڈرڈز آرگنائزیشن (آر ڈی ایس او) کے زیر اہتمام *انو ریل انڈیا-2026* نمائش کا افتتاح 26 نومبر 2026 کو آر ڈی ایس او اسٹیڈیم گراؤنڈ، مانک نگر، لکھنؤ میں کیا گیا۔ تین روزہ بین الاقوامی نمائش اور کانفرنس کا موضوع “اختراعات، ڈیزائن اور پروٹوٹائپس” ہے۔ اس پروگرام میں 10 سے زائد ممالک کے 200 سے زیادہ نمائش کنندگان اور ٹیکنالوجی کے ماہرین شرکت کر رہے ہیں، جو ریل ٹرانسپورٹ کے مستقبل کو نئی شکل دینے والی جدید ترین ٹیکنالوجیز اور اختراعات کی نمائش کر رہے ہیں۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی ریلوے بورڈ کے رکن (آپریشنز و بزنس ڈیولپمنٹ) ڈاکٹر منوج سنگھ نے نمائش کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر آر ڈی ایس او کے ڈائریکٹر جنرل شری پربھاس دنسنا خصوصی مہمان کے طور پر موجود رہے۔ پروگرام میں آر ڈی ایس او کے سینئر افسران اور سی آئی آئی کے نمائندے بھی شریک ہوئے۔ افتتاحی کانفرنس میں ریلوے اور صنعتی شعبے کی ممتاز شخصیات نے ریل ٹرانسپورٹ کی بدلتی ہوئی ضروریات، اختراعات اور تکنیکی ترقی کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ شری پربھاس دنسنا نے ریلوے تحقیق، تکنیکی معیار بندی اور جدید ریلوے ٹیکنالوجیز کی ترقی میں آر ڈی ایس او کے اہم کردار پر روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر منوج سنگھ نے اپنے افتتاحی خطاب میں ہندوستانی ریلوے کے مستقبل کو بہتر بنانے کے لیے اختراعات، صنعتی شعبے کی شراکت داری اور تکنیکی تعاون کی اہمیت پر زور دیا۔ کانفرنس میں ریلوے کے ماہرین، صنعتی شعبے کے نمائندوں، ٹیکنالوجی فراہم کرنے والوں اور محققین کو تکنیکی تبادلۂ خیال، تجربات کے تبادلے اور باہمی گفتگو کا موقع حاصل ہوا۔ مختلف شریک تنظیموں نے جدید مصنوعات، پروٹوٹائپس، جدید ریلوے ٹیکنالوجیز اور حل کی نمائش کی، جن میں براہ راست مظاہرے بھی شامل تھے۔ ڈاکٹر منوج سنگھ اور شری پربھاس دنسنا نے دیگر سینئر افسران کے ساتھ آر ڈی ایس او کے اسٹال سمیت نمائش کے مختلف اسٹالوں کا دورہ کیا اور شریک تنظیموں کی جانب سے پیش کی گئی جدید ٹیکنالوجیز اور اختراعات کا مشاہدہ کیا۔ اس کے علاوہ بڑی تعداد میں لوگوں نے آر ڈی ایس او کے اسٹال کا دورہ کیا اور وہاں پیش کی گئی جدید ترین ٹیکنالوجیز، مصنوعات اور اختراعات میں گہری دلچسپی ظاہر کی۔ انو ریل انڈیا-2026 کے دوسرے دن، 27 نومبر 2026 کو دو اہم تکنیکی اجلاس منعقد کیے جائیں گے۔ ان میں “اگلی نسل کے اسمارٹ رولنگ اسٹاک کی تیاری” اور “ریلوے ویلیو چین میں ابھرتے ہوئے مواقع۔ کاروباری اداروں کے لیے کاروبار” کے موضوعات پر تبادلۂ خیال ہوگا۔ ان اجلاسوں میں جدید ریلوے کوچز اور رولنگ اسٹاک ٹیکنالوجی، ہائیڈروجن ٹرین، مصنوعی ذہانت (اے آئی) پر مبنی حل، ریلوے کے بنیادی ڈھانچے کی جدید کاری، ڈیجیٹل تبدیلی، حفاظتی نظام اور جدید مواصلاتی ٹیکنالوجیز جیسے اہم موضوعات پر گفتگو کی جائے گی۔ اس کے ساتھ سوال و جواب کے اجلاس اور نیٹ ورکنگ پروگرام بھی منعقد ہوں گے، جن کے ذریعے ریلوے اور صنعتی شعبے سے وابستہ متعلقہ فریقوں کے درمیان علم، تجربات اور تکنیکی تعاون کو فروغ ملے گا۔ 10 سے زائد ممالک کی شرکت، 200 سے زیادہ نمائش کنندگان اور 10 ہزار سے زیادہ پیشہ ورانہ شعبے سے وابستہ زائرین کی متوقع آمد کے ساتھ *انو ریل انڈیا-2026* علم اور تکنیکی تبادلے، کاروباری روابط اور صنعتی شعبے کے ساتھ تعاون کو فروغ دینے کا ایک اہم پلیٹ فارم ثابت ہو رہی ہے۔

اتر پردیش اردو اکادمی کی مجلسِ عاملہ تشکیل، کیف الوریٰ انصاری چیئرمین نامزد

لکھنؤ: 26 نومبر۔ ریاستی حکومت نے اتر پردیش اردو اکادمی کی مجلسِ عاملہ کی تشکیل کی منظوری دے دی ہے۔ اس مجلسِ عاملہ میں گورکھپور کے چودھری کیف الوریٰ انصاری کو چیئرمین/غیر سرکاری رکن نامزد کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ محکمۂ مالیات، محکمۂ زبان اور محکمۂ تعلیم کے پرنسپل سکریٹری/سکریٹری، اتر پردیش ہندی سنستھان کے عاملہ کل وقتی صدر، اردو تعلیمی نظامت کے ڈائریکٹر اور اتر پردیش اردو اکادمی کے سکریٹری کو بھی اس مجلس کے عہدے کے لحاظ سے رکن بنایا گیا ہے۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، بنارس ہندو یونیورسٹی، الہ آباد یونیورسٹی، پنڈت دین دیال یونیورسٹی اور چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی کے شعبۂ اردو کے صدورِ شعبہ کو بھی اس مجلس کا عہدے کے لحاظ سے رکن بنایا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی لکھنؤ کے محمد نعیم، بجنور کے ڈاکٹر عمران سلمانی، پیلی بھیت کی محترمہ فرح ناز، فتح پور کے شری معین احمد خان، بلند شہر کے شری ندیم اختر، سنت کبیر نگر کے شری جرغام خان، رام پور کے شری وسیم خان، امروہہ کے شری محمود حسن عرف ببّو منصوری، امبیڈکر نگر کی محترمہ چاندنی بانو، مئو کے شری ذوالقرنین انصاری، لکھنؤ کے شری خورشید عالم اور شری شاداب عالم کو اس مجلس کا غیر سرکاری رکن نامزد کیا گیا ہے۔

یومِ آئین کی 77 ویں سالگرہ کے موقع پر کوئز اور مباحثے کے مقابلوں کا انعقاد، ائین کی تمہید اور مختصر نسخے تقسیم کیے گئے

لکھنؤ، 26 نومبر 2026۔ آج یومِ آئین کی 77 ویں سالگرہ کے موقع پر دو روزہ پروگرام کے تحت شیعہ کالج کے طلبہ و طالبات میں آئینی اقدار کے تئیں بیداری مہم کے ذریعے آئین کی تمہید اور آئین کے مختصر نسخے ڈاکٹر رابن ورما کے ہاتھوں تقسیم کیے گئے۔ پہلے دن کوئز پروگرام کا انعقاد کیا گیا، جس میں آئین سے متعلق سوالات پوچھے گئے۔ دوسرے دن مباحثے کے مقابلے، آئین کی تمہید کی اجتماعی قرأت اور آئین کے مختصر نسخے تقسیم کیے گئے۔ ڈاکٹر ورما نے طلبہ و طالبات سے یومِ آئین کو ایک تہوار کے طور پر منانے کی بات کہی اور بتایا کہ یہ دن آئین پر یقین رکھنے والے، انصاف پسند اور تحریکِ آزادی کے شہداء کے خوابوں کا ہندوستان تعمیر کرنے میں تعاون دینے والے تمام لوگوں کے لیے ایک تحریک کا دن ہے۔

زبان کا تعلق مذہب سے نہیں بلکہ تہذیبی شعور اور عوامی جذبات سے ہوتا ہے: پروفیسر فخر عالم

لینگویج یونیورسٹی کے شعبۂ اردو کی جانب سے میں جشن اردو کا انعقاد

DEPARTMENT OF URDU
Khwaja Moinuddin Chishti Language University
JASHN-E-URDU
جشن اردو

لکھنؤ۔ خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبہ اردو کی جانب سے مولانا ابوالکلام آزاد اکیڈمک بلڈنگ میں جشن اردو کے عنوان سے مختلف تقریبات کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر شعبۂ اردو کے صدر پروفیسر ثوبان سعید نے اپنی افتتاحی کلمات میں مہمانوں شکریے کے ساتھ جشن اردو کے انعقاد کی اہمیت اور معنویت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ نومبر کا مہینہ اردو زبان و ادب کی دو عظیم اور ہمہ جہت شخصیات علامہ اقبال اور مولانا ابوالکلام آزاد سے خصوصی نسبت رکھتا ہے۔ ان دونوں عظیم شخصیات نے اپنی علمی، ادبی، فکری اور ملی خدمات کے ذریعے اردو زبان و ادب کو ایک نئی شناخت اور وسعت عطا کی۔ لہٰذا اس مہینے میں ان شخصیات کو یاد کرنا اور ان کے افکار و نظریات سے نئی نسل کو روشناس کرانا ہماری علمی و ادبی ذمہ داری ہی نہیں بلکہ ایک طرح کا فرض بھی ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ جشن اردو محض ایک رسمی تقریب نہیں بلکہ اردو زبان کی تہذیبی، ثقافتی اور ادبی روایت سے وابستگی کے اظہار کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ ایسے پروگراموں کے انعقاد سے طلبہ میں اردو زبان کے تئیں دلچسپی پیدا ہوتی ہے اور انہیں اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے لیے ایک بامعنی پلیٹ فارم میسر آتا ہے۔ بیت بازی، ادبی کوئز اور مقالہ خوانی جیسے مقابلے طلبہ کے ادبی ذوق، مطالعے کے رجحان اور علمی استعداد کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ پروفیسر فخر عالم نے اپنے کلیدی خطبے میں اردو زبان کی اہمیت، اس کی تہذیبی و ثقافتی معنویت اور موجودہ عہد میں درپیش چیلنجز پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اردو محض ایک زبان نہیں بلکہ ہماری مشترکہ تہذیبی وراثت اور گنگا جمنی تہذیب کی امین ہے۔ اس زبان نے ہندوستان کی قومی یکجہتی، سماجی ہم آہنگی اور آزادی کی جدوجہد میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ آج بعض سیاسی عیاریوں اور مفاد پرستانہ رویوں کے تحت زبانوں کو مذہبی اور سیاسی شناختوں میں تقسیم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جب کہ زبان کا تعلق کسی مذہب یا مخصوص طبقے سے نہیں بلکہ عوام کے تہذیبی شعور اور جذبات سے ہوتا ہے۔ وائس چانسلر پروفیسر اے تنیجا نے اپنے صدارتی کلمات میں اردو زبان سے اپنی دلچسپی اور قلبی وابستگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اردو ایک نہایت شیریں، خوب صورت اور تہذیبی اقدار سے مالا مال زبان ہے۔ اس کی شیرینی، شائستگی اور ادبی لطافت ہر زبان کے بولنے والے کو اپنی جانب متوجہ کرتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ زبانیں معاشرے کو جوڑنے اور مختلف تہذیبوں کے درمیان رابطے کا ذریعہ ہوتی ہیں۔ اردو زبان نے ہندوستان کی مشترکہ تہذیب اور گنگا جمنی روایت کو مستحکم کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس موقع پر مختلف علمی، ادبی اور تعلیمی پروگراموں کا انعقاد کیا گیا، جن میں بیت بازی، ادبی کوئز اور مقالہ خوانی قابلِ ذکر تھے۔ ان پروگراموں میں طلبہ اور ریسرچ اسکالرز نے نہایت جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیتے ہوئے اپنی علمی و ادبی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔

یوگی حکومت نے اردو اکادمی اور فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی تشکیل دے دی

لکھنؤ۔ اسمبلی انتخابات سے عین قبل ریاست کی یوگی حکومت نے اتر پردیش اردو اکادمی اور فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی کی تشکیل کی ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے گورکھپور کے رہنے والے اپنے قریبی چودھری کیف الوریٰ انصاری پر دوبارہ اعتماد ظاہر کرتے ہوئے انہیں اکادمی کا چیئرمین مقرر کیا ہے۔ ریاستی حکومت نے نو تشکیل شدہ اردو اکادمی میں رکن کی حیثیت سے محکمۂ مالیات، محکمۂ زبان اور محکمۂ تعلیم کے پرنسپل سکریٹری/سکریٹری، اتر پردیش ہندی سنستھان کے کارگزار کل وقتی صدر، اردو تعلیم ڈائریکٹوریٹ کے ڈائریکٹر، اکادمی کے سکریٹری، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، بنارس ہندو یونیورسٹی، الہ آباد یونیورسٹی، پنڈت دین دیال یونیورسٹی اور چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی کے شعبۂ اردو کے سربراہان وغیرہ کو اکادمی کا عہدے کے اعتبار سے رکن بنایا ہے۔ اس کے علاوہ اکادمی میں غیر سرکاری ارکان کی حیثیت سے لکھنؤ کے محمد نعیم، لکھنؤ کے خورشید عالم اور شاداب عالم، بجنور کے ڈاکٹر عمران سلمانی، پیلی بھیت کی فرح ناز، فتح پور کے معین احمد خان، بلند شہر کے ندیم اختر، سنت کبیر نگر کے جیرغام خان، رام پور کے وسیم خان، امروہہ کے محمود حسن عرف ببّو منصوری، امبیڈکر نگر کی چاندنی بانو اور مئو کے ذوالقرنین انصاری کو رکن بنایا گیا ہے۔ ندیم اختر اور شاداب عالم سابقہ اکادمی میں بھی رکن تھے۔ اسی طرح فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی کا چیئرمین بی جے پی اقلیتی مورچہ کے سابق ریاستی صدر شفعت حسین کو نامزد کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ سہارنپور کے ایم۔ آزاد انصاری، لکھنؤ کے طاہر حسین، پریاگ راج کی سبینہ یاسین اور ہردوئی کے اخلاق خان کو غیر سرکاری رکن نامزد کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی محکمۂ زبان کے پرنسپل سکریٹری/سکریٹری کو کارگزار صدر/عہدے کے اعتبار سے رکن بنایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ محکمۂ تعلیم اور محکمۂ مالیات کے پرنسپل سکریٹری/سکریٹری اور فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی کے سکریٹری کو عہدے کے اعتبار سے سکریٹری، جبکہ آکاش وانی لکھنؤ کے ڈائریکٹر اور دوردرشن لکھنؤ کے ڈائریکٹر کو عہدے کے اعتبار سے رکن نامزد کیا گیا ہے۔